نے الفور یہ کہیں گے۔ کہ ایک فرد کا نام اپنے پرلیکر کیونکر کوصریح طور پر قبول کیلئے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے۔ جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔ اور آج یہ پہلا دن ہے۔ کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو پیش کرتا ہون۔ کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہین۔ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہین ڈرتے۔ اب واضح ہو۔ کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا۔ جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہین پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اوترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور با اقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں مین بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پر تھا۔ اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا۔ کہ آخری زمانہ مین اس کا بروز یعنے اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے .... ظہور سے پورا ہوا۔ مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا۔ کہ ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا مین لکھی گئی ہے۔ سو مین کرشن سے محبت کرتا ہون۔ کیونکہ مین اس کا مظہر ہون۔ اور اس جگہ ایک اور راز درمیان مین ہے۔ کہ جو صفات کرشن کی طرف منسوب کی گئے ہین (یعنے پاپ کا نشٹ کرنے والا اور غریبون کی دلجوئی کرنے والا اور ان کو پالنے والا) یہی صفات مسیح موعود کے ہین۔ پس گویا۔ روحانیت کی رو سے کرشن اور مسیح موعود ایک ہی ہین۔ صرف قومی اصطلاح مین تغایر ہے۔

اور بہ حیثیت کرشن ہونے کے آریون کو ان کی غلط اعتقادی پر اطلاع دی۔ اور نجات کا سیدھا راستہ پیش کیا۔ اس کے بعد حقیقی معرفت کی حقیقت بتلائی۔ کہ جس کے بغیر انسان گناہون سے نہین بچ سکتا۔ اور پھر آخر مین اپنے دعاوی کے دلایل ایسے اجمال سے بیان فرمائے۔ جو کہ درحقیقت ایک لطیف تفصیل تھی۔ آخر مین براہین کی پیشگوئی یاتیک من کل فج عمیق یاتون من کل فج عمیق۔ کا ذکر فرماتے ہوئے سیالکوٹ کی زمین سے اپنی محبت کا ذکر ان الفاظ مین فرمایا۔

پس اب سوچو۔ اور ذرا غور کرو۔ کہ میری کتاب براہین احمدیہ میں اس شہرت اور رجوع خلائق سے چوبیس سال پہلے میری نسبت ایسے وقت میں پیشگوئی کی ہے۔ کہ جب کہ مین لوگوں کی نظر مین کسی حساب مین نہ تھا۔ اگرچہ مین جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے۔ براہین کی تالیف کے زمانہ کے قریب اسی شہر میں قریباً سات سال رہ چکا ہون۔ تاہم آپ صاحبون مین ایسے لوگ کم ہونگے جو مجھ سے واقفیت رکھتے ہون۔ کیونکہ مین اس وقت ایک گمنام آدمی تھا۔ اور احد من الناس تھا۔ اور میری کوئی عظمت اور عزت لوگوں کی نگاہ مین نہ تھی۔ مگر وہ زمانہ میرے لئے نہایت شیرین تھا۔ کہ انجمن مین خلوت تھی۔ اور کثرت مین وحدت تھی اور شہر مین مین ایسا رہتا تھا۔ جیسا کہ ایک شخص جنگل مین۔ مجھے اس زمین سے ایسی ہی محبت ہے۔ جیسا کہ قادیان سے۔ کیونکہ مین اپنے اوایل زمانہ کی عمر مین سے ایک حصہ اس مین گذار چکا ہون۔ اور اس شہر کی گلیون مین بہت سا پھر چکا ہون۔ میرے اس زمانہ کے دوست اور مخلص اس شہر مین بزرگ ہین۔ یعنی حکیم حسام الدین صاحب جن کو اس وقت بھی مجھ سے بہت محبت رہی ہے۔ وہ شہادت دے سکتے ہین کہ وہ کیسا زمانہ تھا۔ اور کیسی گمنامی کے گڑھے مین میرا وجود تھا۔ اب مین آپ لوگون سے پوچھتا ہون۔ کہ ایسے زمانہ مین ایسی عظیم الشان پیشگوئی کرنا کہ ایسے گمنام کا آخر کار یہ عروج ہوگا۔ کہ لاکھون لوگ اس کی تابع اور مرید ہو جاوین گے۔ اور فوج در فوج لوگ بیعت کرین گے۔ اور باوجود دشمنون کی سخت مخالفت کے رجوع خلائق مین فرق نہین آئے گا۔ بلکہ اس قدر لوگون کو کثرت ہوگی۔ کہ قریب ہوگا۔ کہ وہ لوگ تھکا دین کیا یہ انسان کے اختیار مین ہے۔ اور کیا ایسی پیشگوئی کوئی مکار کر سکتا ہے۔

اس کے بعد آتھم وغیرہ کی پیشگوئیون پر اعتراضون کا جواب دیتے ہوئے گورنمنٹ انگریزی کا سچے دل سے شکریہ کا بیان ذیل کے الفاظ مین فرما کر لیکچر کا خاتمہ کیا۔

اخیر پر ہم اس گورنمنٹ انگریزی کا سچے دل سے شکر کرتے ہین۔ جس نے اپنی کشادہ دلی سے ہمین مذہبی آزادی عطا فرمائی۔ یہ آزادی جس کی وجہ سے ہم نہایت ضروری دینی علوم کو لوگون تک پہونچاتے ہین۔ یہ ایسی نعمت نہین ہے جس کی وجہ سے معمولی طور پر ہم اس گورنمنٹ کا شکر کرین۔ بلکہ تہِ دل سے شکر کرنا چاہیئے۔ اگر یہ گورنمنٹ عالیہ ہمین کئی لاکھ کی جاگیر دیتی۔ تو مگر یہ آزادی نہ دیتی۔ تو ہم سچ سچ کہتے ہین۔ کہ وہ جاگیر اس کے برابر نہ تھی۔ کیونکہ دنیا کا مال فانی ہے۔ مگر یہ وہ مال ہے۔ جس کو فنا نہین۔ ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہین۔ کہ اس محسن گورنمنٹ کے سچے دل سے شکر گزار رہین۔ کیونکہ جو انسان کا شکر نہین کرتا۔ وہ خدا کا بھی نہین کرتا۔ .... ایک انسان وہی ہے۔ کہ جیسے اللہ تعالےٰ کا شکر کرتا ہے۔ اس انسان کا بھی شکر کرے۔ جس کے ذریعہ اس منعم حقیقی کی کوئی نعمت اس کو پہونچی ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدےٰ۔

لیکچر کے خاتمہ پر پھر حضرۃ حکیم نورالدین صاحب نے اوٹھ کر تقریر فرمائی۔ جسے ہم انشاء اللہ دوسرے موقعہ پر درج کرین گے۔ اور جلسہ کا خاتمہ ہوا۔

---

۵ ؍ نومبر ۱۹۰۴ء بعد مغرب

طاعون کے ذکر پر فرمایا۔ کہ کسوف اور خسوف کے ساتھ ہی تو قرآن شریف مین این المفر آیا ہے۔ جس سے یہی مراد ہے۔ کہ طاعون اس کثرت سے ہوگی۔ کہ کوئی جگہ پناہ کی نہ رہے گی۔ میرا الہام عفت الدیار محلہا ومقامہا کے بھی یہی معنے ہین +

حضرت مسیح علیہ السلام کا وجود باعث ابتلا

حضرت مسیح علیہ السلام کے وجود کی نسبت فرمایا۔ کہ ان کا وجود دنیا کے لئے ابتلا ہی ثابت ہوا ہے۔ یعنے ابتلا اور حضرت مسیح علیہ السلام کے وجود کا گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ جو منکر ہوئے وہ بھی دوزخی بنے۔ اور جو ان پر ایماندار ہین۔ وہ بھی دوزخ کے کندے ہین۔ جیسے کہ عیسائیون کے عقاید اور عملی حالت سے واضح ہے۔ پھر مسلمان بھی اُن پر ایمان رکھتے تھے۔ وہ بھی غلو کرکے اور آسمان پر بٹھا کر مغضوب ہوئے۔ پس صرف مسیح .... کا وجود ہی اس قسم کا ہے۔ کہ جس کا دوست بھی جہنم مین اور دشمن بھی جہنم مین۔ اس قسم کا ابتلا کسی اور نبی کے وجود کے ساتھ نہین ہے!

غیر احمدی کے پیچھے نماز ادا کرنے پر فتوے حضور مبارک

عام طور پر بعض احمدی احباب کا یہ خیال ہے۔ کہ ہر ایک شخص جو احمدی جماعت مین داخل نہ ہو۔ اس کے پیچھے نماز نہین ہو سکتی۔ آج ایک استفسار کے جواب مین جو کچھ حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ اس امر مین جس تشدد سے کام لیا گیا ہے۔ وہ بالکل غلط ہے۔ اور صرف اسی شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔ جو کہ باوجود اتمام حجت ہونے کے پھر بھی شرارت اور فساد اور بغض و عناد سے قبول حق سے انکار کرتے ہین۔ استفسار یہ تھا۔ کہ ایک شخص نے بذریعہ خط کے دریافت کیا کہ مین حج کو جانے والا ہون۔ وہان غیر احمدیون کے پیچھے نماز ادا کرنے کا کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ وہ ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہین۔ کیونکہ ان لوگون پر ابھی اتمام حجت پورے طور پر نہین ہوا۔ اور وہ بے خبر ہین۔ جب اتمام حجت ہو لیگا۔ اور وہ انکار کرین گے۔ اور اس قسم کی مشکلات پیش آوینگے۔ تو خود اللہ تعالےٰ کوئی راہ پیدا کر دیگا۔

لیکچر جو کہ حضرت اقدس نے سیالکوٹ مین دیا تھا۔ وہ چودھری مولا بخش صاحب احمدی ہٹی ساکن سیالکوٹ سے بہ قیمت ۲ مع محصولڈاک ملسکتا ہے

اور وہ یہ ہے۔ کہ میرا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے۔ کہ اسلام کے سوا باقی سب مذاہب کی بنیاد ہی جھوٹ پر رکھی گئی ہے۔ (دیکھو میگزین جلد صفحہ ۳۵۳ سطر ۱۱) اور اب جبکہ حضرت اقدس کا لیکچر تو سیالکوٹ میں پڑھا گیا۔ تو سب سے اول غلطی کو صاف کر دیا گیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کیجاوے۔ تو معلوم ہوگا کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے اور یہ اس لئے نہیں۔ کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتدا سے جھوٹے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی۔

اور آپ نے ثابت کیا۔ کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے ساتھ الٰہی تائیدات ہر زمانہ میں شامل حال ہیں۔ مسیحی تعلیم کی نسبت فرمایا۔ کہ اگرچہ وہ تعلیم قرآنی تعلیم کے مقابل پر ناقص تھی۔ کیونکہ ابھی کامل تعلیم کا وقت نہ آیا تھا۔ اور کمزور استعدادیں اس لائق بھی نہ تھیں۔ تاہم وہ تعلیم اپنے وقت کے مناسب حال نہایت عمدہ تعلیم تھی۔ لیکن حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد مسیحیوں کا خدا ایک اور خدا بنگیا۔ جس کا توریت میں نام و نشان بھی نہ تھا۔ اور توریت کے احکام تبدیل کر دئے گئے .... اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ کہ خدا اسلام جیسے عالمگیر مذہب کو دنیا میں قائم کرے۔

آریوں کے ابطال میں ایک لطیف دلیل یہ اور فرمائی۔ کہ اگر خدا صفت خالقیت میں جو اس کی ذات میں قدیم سے ہے انسان کی طرح مادہ کا محتاج ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ وہ اپنی صفت شنوائی اور بینائی وغیرہ میں انسان کی طرح کسی مادہ کا محتاج نہ ہو اور جیسے انسان بلا ہوا کے سن نہیں سکتا۔ اور روشنی کے دیکھ نہیں سکتا ایسے ہی خدا بھی بغیر ہوا اور روشنی کے دیکھ اور سن نہ سکتا ہو۔ اور اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ کسی شے کا محتاج نہیں۔ بلکہ اپنی ہستی کی قوت سے ایک اور ہستی پیدا کر لیتا ہے۔ اس کے بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر تین دلائل تھے۔ اور پھر دنیا کی عمر کا ذکر تھا۔ جو کہ سات ہزار برس ہے۔ ہر ہزار سال کا ایک دور ہدایت کا اور ایک گمراہی کا رہا ہے۔ اسی ترتیب سے چھٹا ہزار ضلالت کا دور تھا۔ اور یہ ساتواں ہدایت کا ہے۔ جس کا تعلق حضرت مسیح موعودؑ سے ہے۔ اور آپ کے بعد اب کوئی اور امام اور مسیح ہرگز نہیں ہے۔ سوائے اس کے جو آپ کے ظل کے ماتحت ہو۔ اور آپ خدا کے فضل سے اس صدی کے مجدد بھی ہیں۔ اور مجدد الف آخر بھی ہیں۔ اور اس ساتویں ہزار کے بعد دنیا کی صف لپیٹ دی جاویگی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ یہ خیال غلط ہے۔ کہ قیامت کا علم کسی کو نہیں ہے۔ اگر نہیں تھا تو قرب قیامت کے آثار قرآن شریف اور احادیث میں کیوں بیان کئے گئے ہیں۔ اور قرآن شریف میں جو یہ ذکر ہے۔ کہ قیامت کی گھڑی کا علم کسیکو نہیں۔ اس کے ..... یہ معنے نہیں ہیں کہ کسی وجہ سے بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ اس خاص گھڑی کی کسی کو خبر نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ قادر ہے۔ کہ ہزار سال گذرنے کے بعد چند صدیاں اور زیادہ کرے۔ کیونکہ کسر شمار میں نہیں آتی۔ جیسے کہ حمل کی کیفیت ہوتی ہے۔ کہ وقت مقررہ سے کچھ ایام بعض حالت میں بڑھ جاتے ہیں اور اگرچہ اسکی مدت مقرر ہوتی ہے۔ مگر تاہم دردزہ کی گھڑی کا علم کسی کو نہیں کہ کب شروع ہو۔ یہی حال قیامت کی گھڑی کا ہے۔ اللہ تعالےٰ خود بھی وتر ہے۔ اور وتر کو دوست رکھتا ہے۔ اسی لئے اس نے دنیا کی عمر سات ہزار برس کی کی۔

پھر سلسلہ محمدیہ کو سلسلہ موسویہ سے مشابہت کا بیان فرما کر اپنے مسیح موعود علیہ السلام ہونے کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ موسوی سلسلے کے آخر میں ایک نبی جہاد کا مخالف پیدا ہوا تھا ویسے ہی اس وقت کے مسیح موعود علیہ السلام کے لئے حرمت جہاد کا ہونا ضروری ثابت کیا۔ اس صحیح حدیث کی تطبیق کہ آخری زمانہ میں اکثر حصہ اہل اسلام کا یہودیوں سے مشابہ ہو جاویگا۔ سورہ فاتحہ سے اس طرح کی۔ کہ اس میں ایسے یہودی بننے سے محفوظ رکھے جانے کی دعا تعلیم کی گئی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں مخالف تھے اور جن پر اسی دنیا میں عذاب نازل ہوا تھا۔ اور یہ عادت اللہ ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کسی قوم کو کوئی حکم دیتا ہے۔ یا ان کو کوئی دعا سکھلاتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ ضرور اس گناہ کے مرتکب ہوں گے۔ اور اس طرح سے مسیح موعودؑ کی خبر سورہ فاتحہ میں ثابت ہوتی ہے۔ اس اعتراض کا جواب کہ اگر مسیح موعودؑ اسی امت میں سے تھا۔ تو احادیث میں عیسےٰ کیوں نام رکھا۔ یہ فرمایا۔ کہ خدا کی عادت اس طرح کی ہے۔ کہ بعض کو بعض کا نام دیا جاتا ہے۔ جیسے ابوجہل کا نام فرعون۔ نوح کا نام آدم ثانی۔ اور یوحنا کا ایلیا رکھا گیا مسیح علیہ السلام کے رفع الی اللہ پر بحث کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جھگڑا رفع روحانی کے بارے میں نہ تھا۔ تو قرآن شریف نے اس رفع کے جھگڑے کو کیوں چھیڑا۔ اور رفع تو خدا کی طرف ہوا۔ یہ لوگ آسمان کا نام کیوں لیتے ہیں۔ کیا خدا دوسرے آسمان پر ہے اور وہ مجسم اور محدود ہے۔ اور فرمایا۔ کہ کیا حضرت ابراہیم۔ اسماعیل۔ اسحاق۔ یعقوب۔ موسےٰ علیہم السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ خدا کی طرف نہیں اٹھائے گئے۔ کسی اور طرف اٹھائے گئے تھے۔ میں اس جگہ زور سے کہتا ہوں کہ اس آیت کی حضرت مسیح سے تخصیص سمجھنا۔ یعنے رفع الی اللہ اونہی کے ساتھ خاص کرنا۔ اور دوسرے انبیاء کو اس سے محروم کرنا کلمہ کفر ہے۔ اور اس سے بڑھکر اور کوئی کفر نہ ہوگا۔ مرنے کے بعد ہر ایک مومن کا رفع ہوتا ہے۔ اور اسکے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ جیسے کہ متقیوں کے لئے .. مفتحۃ لھم الابواب وارد ہے۔ اور کفار کے لئے آسمان کے دروازہ نہیں کھلتے۔ جیسے کہ لا تفتح لھم ابواب السماء آیا ہے۔ ہاں جن لوگوں نے مجھ سے پیشتر اس بارے میں غلطی کی ہے۔ ان کو وہ غلطی معاف ہے۔ کیونکہ ان کو یاد نہیں دلایا گیا تھا۔ اور نہ حقیقی معنے خدا کی کلام کے سمجھائے گئے تھے۔ مگر میں نے تم کو سمجھا دیا۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو غلطی کے لئے رسمی تقلید کا ایک عذر تھا۔ لیکن اب کوئی عذر باقی نہیں۔

دعا کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے کہا۔ کہ اس میں روح خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے۔ اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی اور نماز اپنے ارکان کے ساتھ دراصل اس روحانی نماز کا ظل ہے روح کا قیام یہ ہے۔ کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے میں۔ مستعدی ظاہر کرتی ہے۔ اور اس کا رکوع یہ ہے۔ کہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے۔ اور یہ سجدہ یہ ہے۔ کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلی کھو دیتی ہے۔ جسمانی عبادات کی غرض یہ بیان فرمائی۔ کہ روح اور جسم میں باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں حضرۃ احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو ... ... اور اس طرح سے جب روح القدس کا نزول انسان پر ہوتا ہے۔ تو اس میں ایک طرف تو اللہ تعالےٰ کی ذاتی محبت ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف بنی نوع انسان کی ہمدردی اور اصلاح کا ایک عشق ہوتا ہے۔ ایک طرف تو وہ خود خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف نوع انسان کی مستعد طبائع کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جیسے کہ آفتاب زمین کے طبقات کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ اور خود بھی ایک طرف کھچا جا رہا ہے اور ایسے مقام پر پہونچ کر اصطلاح اسلام میں وہ شخص۔ نبی۔ رسول اور محدث کہلاتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے اپنے وجود مبارک کو اہل ہنود کے لئے ایک برکت اور خیر ان الفاظ میں پیش کیا۔

آخیر پر یہ بھی واضح ہو۔ کہ میرا اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں۔ کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہوگئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے۔ اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے۔ کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن۔ اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ جاہل مسلمان اس کو سنکر

فیضان احمدی

شیریں مقال ستودہ خصال سرو قد خورشید خد نور بخشائی چشم بینائی گلشن یکرنگی و چہرۂ تابان گلزار جاودانی تعشق افزائے روحانی و حدیقۂ خوبی و کامرانی و گل گلستان محبوبی سیدنا و مولانا نور الہدا امام الورا مہدی دوران مسیح موعود جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور زاد مجدکم۔

تسلیم۔ بہر نیاز مندی واسطے آداے رسم خادمانہ آستانہ درگاہ معلی پر خم کر کے باادب ملتمس ہوں کہ جب اللہ جلشانہ اپنے کسی بندے پر اپنا فضل کرنا چاہتا ہے تو اپنی غیبی آواز سنا کر اپنے مامور کی شان نمائی سے اطلاع فرمایا کرتا ہے چنانچہ مختصر یہ ہے کہ ایک روز مولوی سید محمد تفضل حسین صاحب کے مکان پر حضور کے مخالف اپنی جانوں کے دشمن فضول بحث کرنے کو آئے لیکن ناکام واپس گئے اور مجھکو اسی شب یعنی مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۴ء بوقت ۱۱ بجے رات کے جبکہ میں بعد نماز عشا کے آرام کر رہا تھا میرے مکان میں ایک آواز قدرتی جیسے کہ مولوی سید تفضل حسین صاحب کی تھی آئی وہ آواز یہ تھی کہ

اے خدا تجھپر فضل خدا ہوا اور مرزا صاحب کا دامن پکڑ

وہ آواز کیا تھی گویا مجھ کو راہ راست پر لانیوالی رہبر تھی جس سے تابعدار کو ایک خوشی ظاہر ہوئی والی تھی کمرہ میں اسوقت دوسرا کوئی شخص نہ تھا مگر احتیاطاً میں اٹھا اور کمرہ دیکھا اور باہر کمرہ کے بھی دیکھا کوئی شخص نہ ملا تو یقین کامل ہو گیا کہ یہ آواز غیبی ہے اور جناب مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی آخرزمان برحق ہیں صبح کو میں مولوی سید تفضل حسین صاحب کے مکان پر گیا ان سے رات کا واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا کہ واقعی تمہارا خواب بہت ٹھیک ہے انشاء اللہ بہت جلد تم عمدہ درجہ پر ہو گے اور بہت سی نصیحت کی باتیں بیان کیں جس سے میرا خیال خام جو اس سے پہلے تھا وہ جاتا رہا اور عقیدہ درست ہو گیا اور مولوی صاحب نے نماز کے بارے میں ہدایت کی قاعدہ نماز کے بتلائے جس کی تعمیل میں نوراً کرنے لگا اور تادم مرگ کرتا رہوں گا اور روز بلا ناغہ مولوی صاحب ممدوح کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا رہا اور ان سے وعظ نصیحت وغیرہ سنتا رہا۔ میں مولوی صاحب ممدوح کا از حد درجہ کا شکر گذار و ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے چند کتابیں بیری وا تصنیفت کو مفت نظر کیں کیونکہ میں آجکل بیکاری کی وجہ سے از حد سخت افلاس میں مبتلا ہوں جس کا حال سوائے خداوند عالم کے اور کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ ....

اب دوسرے خواب کا حال مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء یوم جمعہ درمیان گیارہ بجے رات کے عالم رویا میں جو دیکھا ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک شخص عمامہ باندھے اور قبا پہنے نورانی صورت میرے پاس آئے جس سے مجھکو معلوم ہوا کہ یہ کوئی بزرگ مقبول خدا ہیں کیونکہ ان کے چہرے سے نور برستا تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ اٹھ میں بموجب ارشاد اٹھا وہ میرا ہاتھ پکڑ کے ایک سمت کو روانہ ہوئے چلتے چلتے ایک شہر کے قریب پہونچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ شہر کے مینار و گنبد و کلس سبز سبز درختوں میں دکھلائی دے رہے تھے جو ایسے خوشنما معلوم ہوتے تھے کہ میرا ہی جی جانتا ہے جن کی تعریف میں بیان نہیں کر سکتا کیا کہوں جو میری حالت اسوقت تھی سوائے خداوند عالم کے اور کوئی نہیں جانتا ہے میرے اور شہر کے درمیان ایک دریا صاف و شفاف پانی کا رواں تھا میں اور میرے ساتھی دریا عبور کر کے شہر میں داخل ہوئے اور شہر کی سیر کرتے ہوئے ایک جگہہ پہونچے جہاں کہ مجلس وعظ ہو رہی تھی ایک بزرگ نورانی صورت گندمی رنگ عمامہ باندھے ہوئے اور قبا پہنے وعظ کر رہے تھے میں اور میرے ساتھی اس مجلس میں جا کر بیٹھ گئے دل میں خیال کیا کہ دیکھوں اس مجلس میں میرا کوئی ملاقاتی بھی ہے یا نہیں جس سے یہ دریافت کروں کہ یہ کون مقام ہے اور یہ واعظ کون حضرت ہیں جب میں چاروں طرف دیکھنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ممبر کے قریب مولوی تفضل حسین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور مختلف جگہوں پر مولوی محمد صادق حسین صاحب وکیل اٹاوہ اور دیوان عبد المجید صاحب اور ابن حسین یوسف علی اور بھی چند آدمی جنکو میں نے دیکھا تو ہے مگر نام معلوم نہیں چند دوست اور دکھلائی دیئے اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ اسوقت کی حالت کچھ بیان نہیں کر سکتا ہوں، دل خود بخود خوش اور دل کو ایک قسم کی تازگی تھی اس حالت میں یہ غزل وردزبان تھی جو میں نے کبھی نہ سنی تھی اور نہ لکھی ہوئی دیکھی تھی:-

خدایا نشۂ عرفاں کرامت کن وہا غم را
بموج بادۂ بیرنگ دریا کن ایاغم را
دلم از ظلمت عصیاں شمع کشتہ میماند
بنور احمد مرسل فروغے دہ چراغم را

اور بہت سے اشعار تھے جو میں یاد نہ رکھ سکا جو تحریر کئے جاتے اور اب یہ غزل وردزبان ہے غزل یہ ہے۔

میرے ہر دم دھیان میں تو ہے
دل میں رہتا ہے جان میں تو ہے
کونسی جا ترا نہیں ہے نشاں
لامکاں اور مکان میں تو ہے
گاہ سلطان و گہ فقیر غریب
ہر طرح تازہ شان میں تو ہے
لفظ معنی میں تو ہے جلوہ نما
میرے ہر دم میں دھیان میں تو ہے
ہے یقین میں ترا اگرچہ ظہور
نفس الحقیقت گمان میں تو ہے
تجھکو پوشیدہ کیوں کرے کوئی
ایک ظاہر جہان میں تو ہے

میں نے فجر کو مولوی سید تفضل حسین صاحب سے یہ خواب جا کر بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر تم ان کو دیکھو تو پہچان سکتے ہو میں نے کہا ہاں پہچان سکتا ہوں تب دوسرے روز حضور والا کی تصویر دکھلائی تو میں نے فوراً پہچان لیا لہذا اب ملتمس ہوں کہ مجھکو آپ اپنے خادموں اور غلاموں میں داخل کریں چونکہ اسوقت میری حالت کمزور ہے لہذا میں چندہ ایک روپیہ سال ادا کرتا رہونگا۔ جسوقت مجھکو استطاعت ہووے گی میں سر کے بل حضور کے آستانہ پر گروں گا عریضہ ختم کرتا ہوں زیادہ حد ادب مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۴ء۔

مسائل

(۱) سر کے بال کتروانا مستفسر قاضی فتح حسین صاحب کوٹیہ حضرت اقدس کے موئے مبارک تو کانوں تک ہیں اور قریب ۱۰ سال سے میں نے آپ کے بال کترے ہوئے نہیں دیکھے حضرۃ مولوی نورالدین۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحبان اور نیز صاحبزادہ میاں محمود صاحب کے بال کترے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔

حکیم نور الدین صاحب فرماتے ہیں کہ سنن ابو داؤد میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بال کترواتے تھے اور کسی نے آپ پر اعتراض نہیں کیا اور نہ قرآن و حدیث میں اسکی ممانعت ہے

(۲) اگر کتا کپڑوں سے لگ جاوے یا کپڑوں کو سونگھ لیوے تو کپڑا ناپاک ہوتا ہے کہ نہیں؟ مستفسر ابو محمد حسین میانمیر۔

جواب۔ اگر کتا پانی میں تر نہ ہو اور اس کا جسم خشک ہو تو کپڑے کے ساتھ لگ جانے سے یا اسے سونگھ لینے سے کپڑا پلید نہیں ہوتا۔

یہہ وہ دو صفحات ہیں جو کہ مئی میں ناظرین کو خالی پہونچے تھے اور ان کے دینے کا وعدہ کیا تھا+

نور افشاں کی ظلمت افشانی

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۱۵ جلد ۳

دس "تم زندہ خدا پر ایمان ہے" کون سے زندہ خدا پر وہی جو یہودیوں کے ہاتھ سے کوڑے کھاتے صلیب لٹکایا جا کر بقول آپکے موت کا شکار ہو گیا نہ صرف موت کا شکار بلکہ کچھ دن جہنم میں بھی رہا۔ لاحول ولاقوۃ خدا ہو تو ایسا ہو ؛

دص "جو آج اور کل اور ابد تک یکساں ہے" اگر یکسانیت پر ایمان ہے تو آپکو ماننا پڑیگا کہ وہ خدا ہمارے کس کام آسکتا ہے جو باوجود خدا ہونیکے دعا مانگتا ہے اور پھر باوجود دعا کو انتہائی درجہ کے پہنچانے کے اپنے تئیں بچا نہ سکا اور دنیا میں اپنا کوئی گھر بھی نہ بنا سکا اور وہ اسپر افسوس بھی کرتا رہا کہ جانوروں کے لئے آشیانے ہیں مگر ابن آدم کے لئے سر رکھنے کو جگہہ نہیں پھر انجیر کے درخت پر سے کھانے کیلئے کچھ پھل نہ پاکر بیجان درخت پر لعنت کرتا ہے جس سے اس کی غیب دانی اور قدرت کا حال کھلتا ہے امید ہے آپ غور فرماویں گے۔

(۴) آپنے تسلیم کر لیا کہ مسیحیت کی بنیاد مسیح کی الوہیت اس کی موت اور اسکی قیامت ہے" اور ہم نے ثابت کر دیا کہ بقول مسٹر ہارود ے اکثر عیسائیوں نے اس عقیدہ کو ترک کر دیا ہے اور جو شخص ایسا عقیدہ شایع کرے وہ جاہل سمجھا جاتا ہے تو پھر آپ خود ہی فرمائیے۔ کہ کسر صلیب ہو چکی یا نہیں۔

(۲) بیٹے کو مان لینے میں کونسی گواہی ہے آپنے ذرا کھول کر بتایا تو ہوتا جبکہ یسوع نے خدائی تو درکنار ایک کامل انسان کا نمونہ بھی نہیں بتایا تو وہ اپنے معتقدوں کے دلوں میں کونسی تسلی دیسکتا ہے اسکو اپنے نیک ہونے سے انکار ہے جبکہ وہ فرماتا ہے تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے وہ دوسروں کو کہاں تک نیک بنائے خود موت سے ڈر کر مایوسی کی حالت میں ایلی ایلی لما سبقتنی پکارتا ہے تو دوسروں کو کیا اطمینان دیسکتا ہے۔ ہاں زبانی تسلی تو ایک آریہ اور ایک دہریہ بھی رکھتا ہے حالانکہ دل کا حال پوچھو تو انتہا درجہ کا اضطراب پاؤ گے میرے سترحق دوست آؤ میں تجھے بتاؤں موت پر حقیقی فتح کسنے پائی وہ تمام جہان کا سردار جس کی بشارت حضرت عیسے دے گئے اور اپنے جانے کی بھی علت غائی ٹھیرائی) حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے وہ تو دعا کرتا ہے ہر طرح کی کامیابی حاصل کرنے

کے بعد "اللھمّ بالرفیق الاعلیٰ" اسی احمدؐ کے غلام علیہ السّلام کا غلام مولوی عبد اللطیف اسی موت پر فتح پانیکی نظیر میں پیش کیا جاسکتا ہے جسکو حق چھوڑنے کے لئے بار بار کہا گیا۔ مگر وہ مرد خدا برابر اپنی بات پر قائم ہے اور کہتا ہے کہ میں سچ کو نہیں چھوڑ سکتا اور پھر بڑی خوشی سے انا للہ کہتا ہوا جان دیتا ہے ذرا ان آخری لفظوں کا مقابلہ کر کے دیکھو اور غور کرو اور خوب سمجھو کہ حقیقی طمانیت کونسی دل میں تھی اور کس کا اسوہ حسنہ قابل پیروی ہے

(ب) "ہر مشکل میں ایلی کہنا" ہم مان لیتے ہیں۔ اگر آپ ہمارے ساتھ تسلیم کر لیتے کہ وہ اپنی مشکل کشائی کے وقت ذرا نہ گھبرایا اور صلیب پر موت واقعہ نہ ہوئی۔ ایسا ہی دعاؤں کا سننے والا بھی جبکہ اسکی اپنی دعا قبول ہو جاتی اور وہ پیالہ ٹل جاتا ؛؛

(ج) یہ بیہودہ نکتہ چینی نہیں بلکہ خود تمہاری تسلیم کردہ باتیں پیش کی گئی ہیں (۱) آپ نے تسلیم کر لیا کہ المسیح نے فرمایا تھا "میں صرف اسرائیل کے پاس بھیجا گیا ہوں" اور یہ کہ وہ غیر اقوام کو تبلیغ کرنے نہیں آیا تھا تو سب ہمارا دعوےٰ ثابت ہو گیا اور آپ نے اقبال ڈگری دیدی کہ مسیح اسرائیل کے پاس بھیجا گیا اور اس نے غیر اقوام کو تبلیغ نہیں کی۔ جو کام استاد نے نہیں کیا شاگردوں کا کیا منصب ہے کہ اس میں دخل دیں اگر اس کے خلاف آپ کوئی آیت انجیل کی پیش کرتے ہیں تو میرے خیال میں اس کے کلام الٰہی ہونے سے رہا سہا یقین بھی اٹھاتے ہیں کیونکہ کلام الٰہی میں تو درکنار ایک معتبر عاقل شخص کی کلام میں بھی تناقض یا اختلاف نہیں ہونا چاہئیے۔ پس ایسی تمام آیات کو الحاقی سمجھا جاوے گا یا ان کی ایسی تاویل کی جاویگی جو پہلی ورس کے خلاف نہ ٹھیریں اور یہاں مطلب صاف ہے تمام دنیا میں جہاں کہیں اس انجیل کی منادی ہے یہ ضرور ثابت نہیں ہے تا کہ غیر اقوام میں بھی منادی ہو بلکہ مقصود یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے مختلف فرقے جہاں کہیں ہوں ان میں منادی کیجاوے یہ اس لئے کہ آپ کو معلوم تھا کہ کئی فرقے شام سے ہجرت کر کے چلے گئے ہیں چنانچہ آپ خود بھی انہی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں روانہ ہوئے۔

(۲) "زمین اور آسمان کا اختیار" کہاں تک صحیح ہے جبکہ اتنی جد و جہد سے جو بارہ حواری بنے ان میں سے بعض نے عین وقت پر دغا دی۔ آفرین ہے سیدنا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر بھیڑ بکری کیطرح اپنے آقا کے لئے ذبح ہو گئے وہ اُف تک نہ کی۔ ....

(ب) "جن کا میں نے تم کو حکم دیا عمل کریں" تم خود ہی انصاف کرو کہ ان پر کون عمل کر رہا ہے آپ کسی کا نام تو لیں۔ کون دائیں گال پر تھپڑ کھا کر بایاں بھی آگے کر دیتا ہے اور کون ایک میل جانے پر مجبور کیا گیا ہو۔ تو دو میل چلا جاتا ہے اور کون ہے ایسا کہ جس کا کوئی کوٹ چھین لے تو چوغہ بھی اتار دے اور کون ہاتھوں سے گناہ کا ارتکاب ہونے پر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالتا ہے اور کون آنکھ کے گناہ کرنے پر آنکھ کو باہر نکال پھینکتا اور اپنے تمام بدن کو جہنم میں جانے سے بچا لیتا ہے ؛

(ج) ہم نے یہ انوکھا پیار کبھی نہیں سنا کہ زید کے بدلے میں بکر مارا جاوے اور بے وجہ بلا سبب اور پھر بے گناہ

(د) بیشک ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ ہوا تیری نسل پر دنیا کے تمام گھرانے برکت پائیں گے وہ پورا ہوا۔ بنی اسمٰعیل میں سے حضرت محمد رسول اللہ صلعم سا رحمۃ للعالمین نبی مبعوث ہوا جس نے اپنی رحمانی رحیمی صفت کا جلوہ دکھایا۔ اور پھر بنی اسحاق سے مرزا غلام احمد مسیح موعود سا واجب التعظیم انسان پیدا کیا جس نے سب گھرانوں کو ہلاکت کے گڑھے سے نکالنے کا بیڑا اٹھایا۔ اللھمّ انصرہ وایدہ

(ہ) اگر کہیں حج کے رستہ میں لوٹ مار ہوتی ہو۔ تو ہوتی رہے اسلامی احکام اور قرآنی تعلیم میں کوئی ایسی بات دکھلانی چاہئیے جس میں ایسا کرنے کی اجازت دی گئی ہو ہاں تو انسان تو درکنار۔ حرم میں کسی دوسرے جانور کو ایذا دینے یا ذبح کرنے کا حکم نہیں وہ پہلے بکسر الصلیب و بقتل الخنزیر کے فرض کو تو ادا کر لیں پھر باوجود موجبات حج۔ حج بھی کیا جاوے گا

(ب) ٹرکی نے کون سے غریب مسیحوں پر ظلم کیا ہے حضرت انصاف کیجئیے کیا آپ نے مسٹر عبد الاحد کو نیلم کی تقریر نہیں پڑھی۔ ضرور پڑھئیے۔ اسمیں ایسے تمام متعاند خیالات کا کافی جواب ہے۔ اور انگلستان کے وزیر اعظم کا قول اس پر شاہد ہے کہ مقدونیہ کی بغاوت میں مظالم کا بہت سا حصہ باغیوں کی طرف سے ہے پس حکومت کا کیا قصور خود کردہ را علاجے نیست کیا وہی غریب مسیحی جن کی غربتی سرویا میں یہ رنگ لائی کہ اپنے بادشاہ ہی کو معہ ملکہ کے قتل کر ڈالا اور پھر اس کا کسی نے قصاص تک طلب نہ کیا روسی جو عیسائی ہیں مظالم کی داستان ذرا یہودیوں سے پوچھئیے۔

(ج) خدا تعالےٰ کے فرشتے اپنا کام کر رہے ہیں پس مسیح موعود علیہ السلام کو ہرات یا کابل جانے کی ضرورت نہیں کابل کی سنگلاخ زمین پر خون کی روشنائی سے اشتہار دیا گیا ہے ....

دارالامان کی خبریں

حضرۃ حجۃ اللہ المسیح الموعود کی طبیعت ہفتہ مختتمہ ۱۲ نومبر میں بہت علیل رہی۔ پیشاب کثرت سے دن بھر میں پچاس ساٹھ بار آتا رہا اور دوران سر اور برد اطراف وغیرہ کی بھی شکایت رہی۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے۔

اصحاب کبار حضرت مولوی صاحبان کو بھی تاحال صحت کامل حاصل نہیں ہے اگرچہ اپنے اپنے فرائض کو بجا لا رہے ہیں۔

مقدمات کی اپیل دائر ہوگئی ہے۔ ۲۶ نومبر تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

حضرت حکیم نورالدین صاحب نے علاوہ درس قرآن شریف کے درس براہین احمدیہ بھی شروع فرمایا ہے جس کو مدرسہ کے بعض ماسٹر اور دیگر احباب بڑے شوق سے سنتے ہیں۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ اور کیا عمدہ ہو کہ یہ کتابیں کسی نہ کسی رنگ میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے کورس میں بھی رکھی جاویں۔

قادیان میں ماہ رمضان کا چاند بروز بدھ ۹۔ نومبر کو دیکھا گیا اور ۱۰ نومبر بروز جمعرات اول روزہ رکھا گیا۔

ہمارے مکرم مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر و مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز تاحال لاہور میں ہی ہیں۔

مظہر الغرائب نامی ایک کتاب در رد شیعہ پر ریویو کسی گذشتہ نمبر البدر میں شایع ہوا تھا جس میں قیمت نہیں بتلائی گئی تھی لہذا واضح ہو کہ اس کتاب کی قیمت ۱۲؍ معہ محصول ڈاک ہے اور منشی انتظام الدین صاحب تاجر کتب قاضی گلی متصل مسجد قاضی آگرہ سے مل سکتی ہے کتاب واقعی عمدہ ہے۔

توسیع اشاعت خط و کتابت

امدادی فنڈ۔ حافظ غلام رسول صاحب داگر وزیر آباد حافظ نور احمد صاحب اکولہ۔ میاں محمد حسین صاحب کلکتہ اور منشی محمد حنیف خان صاحب بھی ۱ معاونت سے اس تجویز کو منظور فرماتے ہیں کہ حسب شرائط چٹھی نمبر اول ۱۹۰۶ء کی قیمت ان سے وصول کرلی جاوے۔

سفر سیالکوٹ میں بعض احباب نے زبانی فرمایا۔ کہ انکو تجویز سے اتفاق ہے خط لکھنے کی فرصت نہ ہوئی۔

توسیع اشاعت۔ مولوی محمد یٰسین صاحب کی تحریک سے سید حیات علی شاہ صاحب نے دو اخبار خرید فرمائی ہیں۔

منشی ایس ایم یوسف صاحب افسوس فرماتے ہیں کہ دو کی چٹھی مندرجہ البدر پر دوستوں نے توجہ نہیں فرمائی اور منشی صاحب موصوف نے خود ع۸ روپیہ بطور امداد کے ارسال کردئے ہیں۔

منشی مولوی محمد حسین صاحب احمدی پٹیالہ سے تجویز فرماتے ہیں کہ اگر ۲ میں کارخانہ کا کام نہیں چلتا تو قیمت سے پیشگی نہ کردیکھا جاوے لیکن میری رائے یہ ہے۔ کہ عام قیمت تو ۲ یا ۲ ہی رہے ہاں جو صاحب استطاعت رکھتے ہیں انکی مرضی پر منحصر ہے۔ کہ بجائے .... مقررہ قیمت کے چندہ سے روپیہ سالانہ دلویں جیسے کہ بعض احباب نے منظور بھی فرمایا ہے۔ منشی محمد حسین صاحب کلرک دفتر سرکاری ریل لاہور کی یہ تجویز بہت خوب ہے کہ ۲ کی بجائے ع۴ سالانہ چندہ ہو۔ یہ گراں نہیں گذرتا۔

چٹھیاں۔ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب نے ابھی تک ہماری نمبروار چٹھیاں مطالعہ نہیں فرمائیں اور جوں جوں وہ مطالعہ میں آتی ہیں احباب ان سے اتفاق رائے کرتے ہیں لہذا امید ہے کہ جن احباب نے (مطالعہ) فرمائی ہیں وہ دوسرے احباب کو ضرور مطالعہ کرادیں خواہ اصرار سے ہی کیوں نہ ہو۔

ایک سوال

۲۹ اکتوبر کے ہفتہ وار پیسہ اخبار میں کوئی صاحب مولوی ہدایت اللہ راولپنڈی سے ایک سوال مندرجہ ذیل بغرض سہولت فیصلہ درج کراتے ہیں یہ عنوان لکھکر مولوی ہدایت اللہ صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں کہ مخفی نہیں ہے کہ کئی سال سے مرزا غلام احمد قادیانی اور مسلمانوں میں اشد اختلاف اور عداوت برپا ہو رہی ہے جانبین سے رسائل لکھے گئے بحثیں ہوئیں مگر ہنوز روز اول ہے۔ اگرچہ ان مسلمانوں سے متعدد مسائل میں اختلاف ہے گروہ اور انکے متبعین ہر وقت اور ہر جگہہ عیسیٰ کی حیات و ممات کا مسئلہ زیر بحث رکھنے کا اشتیاق ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسی پر ہمارے دین کا مدار ہے اور بتاتے ہیں کہ قرآن شریف سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی موت ثابت ہوتی ہے اور اب تک ساری امت غلط فہمی میں مبتلا رہی ہے مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن مجید سے انکی حیات ثابت ہوتی ہے اور مرزا جی نے غلط کہا ہے چونکہ ہر فریق اپنے مخالف پر غلط فہمی کا الزام ثابت کرتا ہے۔ اسلئے مسئلہ کے متعلق ایک علم فہم سوال جسکے ضمن میں کئی سوال ہیں لکھا جاتا ہے۔ امید کہ اسکا جواب مرزا صاحب یا ان کے کوئی باضابطہ قایم مقام دیں گے۔

سوال۔ قرآن کریم کے نازل ہونے سے پہلے یہود اور نصارےٰ کے درمیان اس مسئلہ میں کچھ اختلاف تھا یا نہیں سکوت تھا۔ یا اتفاق تھا۔ تو موت پر تھا یا حیات پر۔ اگر اختلاف تھا تو قرآن مجید نے نازل ہو کر اسکا کچھ فیصلہ کیا یا نہیں اگر کیا تو وہ فیصلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھا یا نہ سمجھا۔ اور اگر سمجھا تو کسیکو بھی سمجھایا تھا یا نہیں اگر سمجھایا تھا تو فی زمانہ اگر کوئی اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خود سمجھنے اور دوسرے کو سمجھانے کی کیفیت دریافت کرنی چاہے تو اس کیواسطے کوئی سبیل ہے یا نہیں اور اگر ہے تو وہ کیا ہے۔ جواب کی بناء مسایل کے مسلمات پر ہونی چاہئے۔

ہمیں سمجھ نہیں آتا۔ کہ اس سوال میں کونسی ایسی بات ہے۔ جس کے لئے خود حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کو قلم برداشت کرنیکی ضرورت ہو۔ اور نہیں معلوم کہ سائل کے نزدیک حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے کسی **باضابطہ قائم مقام** کے کیا معنے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ کسی دوسرے کا جواب پسند نہیں کرتے۔ اسلئے ہمیں اسپر لکھنے کی ضرورت نہیں ہے اگر مولوی صاحب کو صرف حق اور راستی سے مطلب ہوتا۔ تو اس قید کی کیا ضرورت تھی۔ خواہ انکو کسیکے ذریعہ سے ملجاتا۔ جیسے کہ احادیث میں بھی آیا ہے کہ حکمت مومن کی کھوئی ہوئی بات ہے جس سے ملجاوے۔ لے لیوے اور اسکا شکر گذار ہو۔ پھر جب شرط مندرجہ سوال اول مسلمات کا فیصلہ

ایک چھوٹا سا مجاہدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرۃ حکیم نورالدین کے خطبوں اور تقریروں میں اب سننے پڑتا ہوگا۔ کہ ہر ایک کام کے ابتدا میں اول یہ سوال نفس پر ہونا چاہئے۔ کہ آیا یہ کام خدا تعالےٰ کے حکم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہے کہ نہیں۔ کھانا اسلئے کھاؤ کہ کلوا کا حکم ہے اور پانی اسلئے پیو۔ کہ اشربوا کا حکم ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک آسان بات ہے۔ لیکن تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ آسان ہرگز نہیں ہے۔ کھانے پینے میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ابتدا میں یہ سوال اور نگہداشت ضرور بھول جاتی ہے اس لئے اس پر مشق اور مداومت اختیار کرنیکے لئے میرے ذہن میں یہ تجویز آئی ہے۔ کہ اسے جلی قلم سے لکھکر نشست و برخاست کی جگہہ پر لگا دیا جاوے کہ ہر وقت نظر پڑتی رہے بعض احباب کی بھی یہ آرزو دیکھکر اسے چھپوا دیا گیا تھا جو کہ دراصل ۲۹ اکتوبر کی اخبار کے ہمراہ ارسال ہونا تھا۔ مگر غلطی سے رہگیا۔ اور اب ارسال ہے

اس میں خوردو نوش کی جگہہ خوردو نوش صحیح کرلیا جاوے

برلن میں ایک گھوڑے کی نمائش ہو رہی ہے جو کہ ریاضی کے معمولی جمع تفریق ضرب تقسیم کے سوال حل کرتا ہے مہینے کے دن اور تاریخیں بتلاتا ہے۔ فوٹو کی شناخت کرتا ہے۔ رنگوں اور باجوں کی سروں میں تمیز کرتا ہے واللہ اعلم۔

(از ہندوستان)

البدر نمبر ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹ کارخانہ کے ذمہ باقی ہے جو کہ چھپ رہا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب ارسال ہوگا۔

TRADEMARK.

اعلیٰ درجہ کا مصفّی اور مقوّی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر۔

طلسمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک کیس چار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کرکے تمام عملی اور جلدی بیماریوں کو جڑسے دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں۔ چار مہوچار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کیلئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوہر چوب چینی وغیرہ۔ چاروں جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ و طاعون کھانسی و بخار پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے آتشک۔ سوزاک۔ گٹھیہ۔ خارشت۔ داد۔ اکوتہ۔ پھوڑا پھنسی۔ سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا بواسیر۔ بواسیر۔ گنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کرکے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات۔

متفرق جڑی بوٹی اور تمام مفید پھلوں و میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ و ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و پیچش بھوک پیدا کرنیوالا اور خون صالح بافراط پیدا کرکے از سر نو طاقت بخشنے والا۔ لڑکے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا درمی جگر ہو بہت جلد دفع کرکے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنیوالا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے سب اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل نمک استعمال کرکے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ خوراک ایک روپیہ۔ پیکنگ محصولڈاک ۶ قیمت ۲ شیشی عہ اور تین شیشی ۱۲ پانچ شیشی ۶ شیشی للعہ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ علاوہ قیمت فی بوتل جسمیں ۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ محصولڈاک پیکنگ عہ۔ ہزارہا آدمیوں نے فائدہ کامل حاصل کیا ہو آپ بھی تجربہ کیجئے اور فائدہ اوٹھائیے۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا کمی اشتہا یعنی بھوکھ کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ و بار بار پاخانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ پیچش اسہال درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیہ درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریان یعنی دھات نکلی جھکر بہنا سوداوی امراض مثل آتشک و سوزاک اور جلدی امراض مثل خارش و داد و سفید داغ اور عورتوں کے اجراء خون ماہواری و ماؤ گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے

کیجاتیمین نہایت ہی مفید ہے۔ دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاصکر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کرکے انکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کا استعمال کیجاوے۔ تو قریب ڈہائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عمواً بدن انسان میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلّم ہے کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا۔ کیونکہ پورے ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے

طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت۔

یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کرکے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کرکے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کیلئے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس جسمیں ۳۰ خوراک دوا رہتی ہے۔ پانچ روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۱۲ار۔

گٹھیہ کی اکسیر دوا یعنی روغن اوجاع

کیسی ہی سخت تکلیف دہ گٹھیہ یا عرق النسا یا درد کمر۔ یا درد شانہ وغیرہ ہو چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۶ر۔

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری

اصلی ماميرا اور ایک سو مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ ماڑا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پروال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کرکے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے۔ چند روز کے استعمال میں آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کیلئے قائم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ر۔

دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن

دانت اور آنکھ یہ افضل دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر ان میں کوئی خرابی آ گئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اسلئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چار روز ملئے پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائیگا۔ تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و پیپ بہنے اور منہ و زبان کے پکنے کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵ر۔ علاوہ ان کے آتشک و سوزاک۔ جریان۔ پیچش اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم اور پھوڑے کیلئے مرہم اور نیز مخصوص کیلئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں جنکا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسہ کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔ جسمیں کل دواؤں کا تفصیلی حالات معہ طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام اور پتہ و نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے۔ اور اگر کوئی ریلوے اسٹیشن قریب ہو تو اسکو بھی لکھئے۔ ہمارا پتہ ہے۔ حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج شہر بنارس

نوٹ۔ ہم کو مندرجہ بالا دواؤں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ خط بھیجکر طے کر لیں۔

راستی کا اظہار

کارخانہ کو یہ منظور نہیں ہے جا بچنے کو ٹے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ لکھنے پر مفت بھیجا جاوے اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو

سونے چاندی کی گولیاں

یہ جوہر باسم با مسمی ہیں یہ مقوی دل و دماغ معدہ و باہ۔

میں اور اون پوشیدہ کا دروائیوں سے جو خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں نکلنی دور ہیں۔ یہ خوب خاصکر خلق میں اور تم ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور بالعموم بے اولاد کو با اولاد۔ اور کم زور کو دل۔ راحد جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو با کار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت ۴۰ حبوب صرف عا

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف سرمہ کا ہی نہیں ہے بلکہ ... کر مرد ادیلیجا

طبی ادویات سے مخلوط کرکے تیار کیا ہے۔ جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا دھند پھولا دھند شب کوری۔ ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے۔ بینائی کا محافظ بھی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے آزمائیے۔ قیمت عا فی تولہ۔

المشتہر

حکیم سرفراز حسین محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ ادویہ ابٹہ ضلع ایٹہ

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل صاحب پرنٹر شائع ہوا

ماہ رمضان اور روزہ

چونکہ ماہ رمضان قریب ہے۔ اس لئے مین نے ضروری سمجہا ہے کہ اس کے متعلق ضروری ہدایات اور پند ونصائح عوام کی ..... واقفیت کے لئے درج اخبار کرتے جاوین۔ کیونکہ یہ ایک بابرکت مہینہ ہے۔ اور اللہ تعالٰے کے انوار اور فیوض ..... خصوصیت سے اس مین نازل ہوئے ہین۔ اور تقوےٰ کی ... راہون کے طے کرنے کے لئے جسقدر قدرت مومن کو اس ماہ مین حاصل ہوتی ہے۔ وہ دوسرے مہینون مین کم ملتی ہے حضرت حکیم نور الدین صاحب اور حضرت اقدس کی تقریرون سے بہی یہ امر واضح ہے۔ کہ حصول تقوےٰ کے لئے یہ مہینہ ایک غیر مترقبہ نعمت خداوندی ہے۔ گویا روزہ ایک تریاق ہے۔ جو سموم نفسانیہ کے دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور نفس کے سرکش گہوڑے کو اس ماہ مین تنبیہ دے کر سال بہر کی سواری کے لئے درست کر لیا جاتا ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین۔ کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کہول دئے جاتے ہین۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہین۔ اور شیاطین کو زنجیرون سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس حدیث سے بہی ظاہر ہے۔ کہ اوفعال جنت کے بہت سے اسباب اس ماہ مین میسر ہوتے ہین

اب ... ذیل مین اختصار کے ساتہہ روزہ کے ظاہری وباطنی آداب لکہے جاتے ہین۔ ظاہری آداب مین سے یہ باتین ہین کہ روزہ کے وقت مین دیدہ دانستہ کسی شے کو کسی ذریعہ سے اپنے پیٹ مین نہ پہنچاوے۔ جماع اور اخراج منی نکرے اگرچہ بیوی کا بوس وکنار ..... کرنا روزہ دار کے لئے ممنوع نہین لیکن جس شخص کو یہ خوف ہو۔ کہ وہ لذوذ نفسانیہ کا مغلوب ہو کر حد سے گذر جائے گا۔ یا اوس کی منی خارج ہو جاوے گی۔ اسے بوس وکنار سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص جنبی ہے۔ یا احتلام ہو گیا ہے۔ اور اس نے روزہ رکہہ لیا ہے اور اسی حالت ناپاکی مین صبح ہو گئی ہے۔ تو اس کے روزہ مین کسی قسم کا فرق نہ آویگا۔ وہ صبح کو غسل کرے۔

حاملہ اور دودہ پلانے والی عورت اور مریض ومسافر اور ہر ایک ایسا شخص جس کو روزہ رکہنے کی قوت نہ ہو تو وہ روزہ نہ رکہے۔ پہر قضا کرے۔

سحری کو دیر کر کے کہانا۔ خرما یا پانی سے افطار کرنا۔

افطار مین جلدی کرنا۔ کثرت سے اس ماہ مین خیرات کرنی۔

تلاوت قرآن۔ دس روز اعتکاف اور تہجد وغیرہ دیگر عبادات ونوافل کا انتظام اس ماہ مین زیادہ کرنا چاہیئے۔

سفر مین روزہ کی نسبت اگرچہ اخبارات الحکم والبدر مین یہ بہی شایع ہو چکا ہے۔ کہ روزہ کا رکہہ لینا حرج نہین۔ لیکن بعد کے فیصلون سے یہی فیصلہ قطعی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حالت سفر مین روزہ رکہنا اللہ تعالٰے کے احکام کی بے حرمتی ہے۔ کیونکہ مومن کو بذات خود تو عبادتون کی ان صورتون سے کوئی تعلق نہین ہے۔ صرف احکام خداوندی کی تعمیل اور بجا آوری اس کا کام ہے۔ اور مسافر کے لئے ارشاد خداوندی جو خاص ماہ رمضان کے لئے ہے۔ یہ ہے

فمن شهد منكم الشهر فليصمه ومن كان مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر پ ۲ ر ۲۳

ان آیات مین جو خاص ماہ رمضان کے لئے ہین۔ ارشاد خداوندی یہی ہے۔ کہ مسافر روزہ نہ رکہے۔ اور اس کمی کو بعد مین پورا کرے۔

روزہ رکہنے کے باطنی آداب

صاحب حقیقت اکابر دین نے جن کو اللہ تعالٰے نے نور فراست عطا کیا ہے۔ روزہ کو تین قسمون مین منقسم کیا ہے ایک ان مین سے عوام کا روزہ ہے۔ کہ ان کو روزہ سے سوائے اس کے اور کچہہ حاصل نہین ہوتا۔ کہ پیٹ اور شرمگاہ کو ان کی خواہشون اور آرزون کے پورا کرنے سے روکے رکہین دوسرا خاص آدمیون کا روزہ ہے۔ جن کی چشم بصیرت ... عوام کی نسبت زیادہ کہلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ گویا معرفت کے چشمے کے قریب پہنچے ہوئے ہوتے ہین۔ ان کا روزہ یہ ہوتا ہے۔ کہ آنکہہ۔ کان۔ زبان۔ ہاتہہ۔ پاؤن اور تمام اعضاء کو ان کے متعلق ہر ایک قسم کے گناہون سے روکتے ہین۔ مثلاً نظر کو نیچا رکہتے ہین۔ کہ وہ کسی غیر محرم عورت پر یا ایسی شے پر جس کا دیکہنا حرام ہے۔ یا وہ فحش خیالات کی محرک ہے۔ نہ پڑ جاوے۔ زبان کو بیہودہ باتون۔ جہوٹھ غیبت۔ چغلی۔ فحش گوئی۔ جہگڑے تسخر اور بات کاٹنے سے باز رکہتے ہین۔ اور سوائے کلمہ خیر کے منہ سے نہین نکالتے اسی طرح کانون سے کوئی بری بات یا ایسی آواز جو خدا سے غافل کر دینے والی ہو۔ نہین سنتے جیسے ایسی مجلسون اور موقعون سے پرہیز کرتے ہین۔ جہان انکے کانون مین ایسی باتین پڑ سکین۔ اور ایسی ہی اپنے ہاتہہ۔ پاؤن۔ دیگر اعضاء کو محفوظ رکہتے ہین۔ اور ان سے کوئی ایسا کام نہین لیتے۔ جس سے اللہ تعالٰے کے احکام کی تعظیم اور تعمیل مین فرق آوے۔ تیسری قسم روزہ کی وہ ہے جو کہ اخص خواص لوگ رکہتے ہین۔ گویا کہ وہ بحر معرفت کے تیراک ہین۔ کہ جہان چاہتے ہین۔ غوطہ لگا کر تفویض توکل رضا بہ قضا اور رضوان من اللہ کے بیش بہا خالص موتی جہولیان بہر بہر کے آتے ہین۔ اُن کا روزہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے دل اور دماغ مین کوئی بری ہمت اور دنیوی افکار ہرگز آنے نہین دیتے۔ صرف اللہ تعالٰے کی ... رضامندی اور آخرۃ کی فکر مین محو رہتے ہین۔ اون کا مراقبہ اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ اور روزہ سے اصل مقصد یہی ہے کہ اون تمام کمالات کو انسان حاصل کرے۔ اور اپنی نفسانی خواہشات اور آرزون پر حکمرانی کرنے کی اُسے عادت حاصل ہو۔

منجملہ اون باتون کے جو کہ روزہ کی متمم ہین۔ یہ بہی ہے کہ سحری اور افطار حلال رزق پر ہو۔ اور افطار کے وقت رنگارنگ کی نعمتون سے شکم کو اسقدر پُر کیا جاوے کہ رات کی عبادت اسے محال ہو۔ اور اصل مطلب جو روزہ سے ہے۔ وہ فوت ہو جاوے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جو قوتین انسان کو برائیون کی طرف رغبت دلاتی ہین۔ اور شیطان کو حملہ کرنے کا موقعہ دیتی ہین۔ وہ کمزور ہو کر الٰہی ارشاد کے ماتحت کام کرین۔ غرضیکہ روزہ دار کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ہر ایک پہلو سے اس بات کی نگہداشت کرے کہ اس کے سارے دن کی محنت کسی ذراسی غفلت کی وجہ سے ضایع نہ جاوے۔ اسی واسطے افطار کے وقت خاص ... مومنون کی حالت امید وبیم مین ہوتی ہے۔ عام لوگون کو تو کہانے پینے کی فکر ہوتی ہے۔ اور ان کو یہ فکر ہوتی ہے۔ کہ آیا میرا یہ روزہ قبول بہی ہوا ہے۔ کہ نہیں۔

تراویح کی نماز کی نسبت ہماری اپنی معلومات یہ ہین۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ماہ رمضان مین بعد از نماز عشا تین شب متواتر اسے باجماعت ادا فرمایا۔ لیکن چوتہی شب کو آپ وقت پر تشریف نہ لائے اور بہت دیر کے بعد صحابہ کرام کو فرمایا۔ کہ مجہے ان پر مداومت کرنے سے انکے فرض ہو جانے کا خطرہ ہے اس شب کے بعد التزام ترک کیا گیا۔ حضرت عمر رضہ نے یہ معلوم کر کے کہ اب انکی فرضیت تو کسی صورت مین نہین رہی۔ ان کو باجماعت ادا کرنے کا التزام رکہا۔

اب رہی یہ بات کہ نماز تراویح کسقدر رکعت ہین۔ اور آیا یہ تہجد کی نماز سے علاوہ کوئی نوافل ہین۔ تو واضح ہو۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے ثابت ہے۔ کہ رمضان اور غیر رمضان مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبہی ۱۳ رکعت سے زیادہ جنمیں وتر بہی شامل ہین۔ نوافل ادا نہین کئے اور انہی ۱۳ رکعت مین آپنے بسا اوقات ساری ساری رات گذار دی ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے لوگون کے لئے جن پر آخر حصہ شب مین اٹہنا محال ہے نماز تہجد کو بعد از نماز عشا گذارنے کا نام ہی تراویح ہے۔ ہمین خدا کے فضل سے ۳ ماہ رمضان قادیان مین گذرے ہین۔ لیکن حضرۃ اقدس اور دیگر صحابہ کبار کی شمولیت سے ہم نے کوئی التزام مروجہ

حضرت اقدسؑ کے مبارک ارشاد پر فدا ہو جانے والی پرجوش روحون کی احتیاج۔

ایک سال کے قریب عرصہ گذرتا ہے۔ کہ حضرت اقدسؑ نے رسالہ میگزین موسومہ ریویو اف ریلیجنز کی کثرت اشاعت کی اشد ضرورت کو محسوس کرکے جملہ احباب و مخلصین کی توجہ کو اس رسالہ میگزین کی اعانت و امداد کی طرف مبذول کرکے پرزور تاکیدی الفاظ میں ظاہر فرمایا تہا۔ کہ اسکی تعداد اشاعت کسی صورت میں دس ہزار سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ چنانچہ اس تاکیدی ارشاد میں حضرت اقدس علیہ السلام کا ایما تہا۔ اور سخت تاکیدی حکم تہا۔ کہ۔

"اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قایم رہ کر اس بارہ میں کوشش کرین۔ تو دس ہزار خریدار کا پیدا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بلکہ جماعت موجودہ کے لحاظ سے یہ تعداد خریداری بہت کم ہے۔ اور ساتہہ ہی فرمایا۔ اور حد سے بڑہ کر تاکیدی الفاظ میں فرمایا۔ کہ۔

"میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہون۔ کہ وہ اس رسالہ کی اعانت و مالی امداد میں جہان تک ان سے ممکن ہے۔ اپنی ہمت دکہلادین اور اس خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرین۔

حضرت اقدس ؑ کے اس حد سے بڑہے ہوئے تاکیدی حکم کی تعمیل میں ابتدائی تازہ جوش میں اکثر مقامات کے باہمت احباب و مخلصین نے پوری جوانمردی و اخلاص مندی کا بین نمونہ دکھلایا۔ اور اس سعی کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ قلیل عرصہ میں تعداد خریداری اڑھائی ہزار تک پونہچگئی ہے۔ لیکن خاص مقامات سے خاص وقت کے لیئے ان جوش ہائے اعانت کا ابہر کر جہٹ دہیما پڑجانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس حکم کو مختص المقام یا مختص الزمان قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ حکم جملہ افراد جماعت احمدیہ کے لئے ہمیشہ کے لیئے واجب العمل تہا۔ اور کم از کم جب تک تعداد خریداری دس ہزار تک نہ پہنچ جاتی۔ اپنے باہمت احباب کو اس کی اعانت میں کوئی پہلو کوشش کا فرو گذاشت نہیں کرنا چاہیئے تہا۔ بلکہ قدم آگے ہی بڑہانا مناسب و شایان تہا۔

چونکہ حضرت اقدس کی فرمائی ہوئی تعداد تک رسالہ کے پہونچنے میں ابھی بہت کمی ہے۔ اس واسطے جملہ برادران و احباب کی خاص توجہ و ہمت درکار ہے۔ علاوہ مالی اعانت کے اگر اپنی ہماری جماعت احمدیہ میں سے پانچ فیصدی بھی ایسے باہمت مخلص احباب نکل آوین۔ جو کم از کم فی کس ایک ایک رسالہ کے خریدار بنین۔ تو تعدادی خریداری کہین دس ہزار سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ جملہ برادران حضرت اقدس ؑ کے اس تاکیدی ارشاد کو ہمیشہ تازہ ارشاد سمجہ کر رسالہ ہذا کی کثرت اشاعت کے لیئے اپنے من تن دہن غرضیکہ کسی قسم کی امداد سے دریغ نہ رکہین گے۔ دلی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تمام سعادتمند روحوں کو امام صادق علیہ السلام کے حکم کی بجاآوری کے لیئے ایک تازہ جوش سے پر کردے۔ اور مامور و مرسل من اللہ کے دہن مبارک سے نکلی ہوئی باتیں (جو مشیت ایزدی سے نکلی ہین۔ اور ضرور پوری ہو کر رہین گی) پوری ہون۔ اور معاونین اپنی اس سعی فی سبیل اللہ کے صلہ میں حسنات و ثواب دارین کے مستحق بنیں۔ اللہ کرے۔ ایسا ہی ہو۔ آمین ثم آمین

نوٹ - تمام درخواست ہائے خریداری و اعانت بنام منیجر صاحب میگزین ہونی چاہیئے۔ ۔ منیجر ۔

افضلیت حسینؓ کے شیدائی غور کرین

شیعوں کو تو یہ حق ضرور حاصل ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسین علیہ السلام کے بالمقابل اپنی افضلیت کا ذکر خیر فرمادین۔ تو جو کچہہ انکے منہہ میں آوے۔ کہہ گذرین کیونکہ جو درجہ معبودیت اور کل انبیاء سے فضلیت کا اہل شیعہ نے حسین علیہ السلام کو دے رکہا ہے۔ وہ اسی بات کو چاہتا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ تو اون مسلمانوں پر جو کہ اہل سنت و جماعت کہلا کر پہر اہل شیعہ کے ہم زبان ہوتے ہیں۔ اور اپنے ان اعتقادات کو جو کہ امام خلفائے راشدین اور امام اربعہ کی نسبت لکہے ہیں۔ پس پشت ڈالدیا ہے۔ اور بغض اور تعصب سے اندہے ہونے کی وجہ سے شیعون کے قدم بقدم چلکر چاہتے ہین۔ کہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کی نسبت زبان طعن و تشنیع دراز کرین۔ دراصل ان لوگوں کو ایک بڑی غلطی لگی ہے۔ جسکی وجہ سے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قسم کے کلمات سے ٹہوکر کہائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونے کا ہے اور اہل سنت والجماعت کے اعتقاد میں یہ بات پڑی ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کو حضرت حسین علیہ السلام پر فضیلت ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ اور حضرت عمر رضؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم جو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوئے ہین۔ ان تمام کے ہاتہہ پر دوسرے اصحاب کبار اور مومنین کے ساتھ حضرت حسین علیہ السلام نے بھی بیعت کی۔ اور اطاعت کا اقرار کیا۔ جس سے خلفائے راشدین کی فضیلت حسین علیہ السلام پر ظاہر ہے پس کیا وجہ ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کو جو آنحضرت کا خلیفہ ہے۔ اس پر فضیلت نہ ہو۔ ورنہ بصورت دیگر ان کو ماننا پڑیگا کہ نعوذ باللہ سب سے بڑی غلطی حضرت صدیق اکبر رضؓ سے ہوئی۔ کہ حضرت حسین جیسے امام کی موجودگی میں ان سے اور انکے والد ماجد سے آپنے بیعت لی۔ اور نہ صرف صدیق اکبر رضؓ بلکہ حضرت عمر اور عثمان رضؓ پر بھی یہی اعتراض وارد ہوتا ہے کیونکہ جس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی امتی کو حضرت حسین پر فضیلت نہیں ہو سکتی۔ تو کیا وجہ ہے کہ خلفائے اربعہ کو آپ پر فضیلت ہو۔ اور پہر اس طرح سے فی الکل اصحاب کبار پر آتا ہے۔ کہ باوجود حضرت حسین کی موجودگی کے اونہوں نے دوسرے لوگوں کو خلیفہ اور امام منتخب کیا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو یہ خدمت سپرد نہ کی۔ پس ظاہر ہے۔ کہ جب ان کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ اس امت کے خلفائے راشدین کو حضرت حسینؓ پر فضیلت ہے۔ تو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام یعنے حضرت مرزا صاحب کو بھی اُن پر فضیلت ہونی چاہیئے۔ او ہے۔

کچہہ عورتوں کی نسبت

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

سلسلہ کیلئے دیکہو نمبر ۳۵ ص

(۴) ابن عباس رضؓ نے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو یہ چار چیزین مل گئی ہین۔ اس نے دنیا و آخرت کی بہلائی پائی۔ (۱) شکر کرنے والا دل (۲) اللہ کا ذکر کرنے والی زبان (۳) ابتلاؤن پر صبر کرنیوالا دل (۴) ایسی بیوی جو نہ اپنے وجود میں خیانت کرے۔ نہ شوہر کے مال میں۔ (نقل کیا اسے بیہقی نے)

(۵) طلق بن علی رضؓ نے روایت کی ہے۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی کسی ضرورت کے لیئے بلائے تو اسے فوراً حاضر ہو جانا چاہیئے۔ خواہ کہانا پکا رہی ہو (ترمذی نے اس کو نقل کیا)

(۶) ام سلمہ رضؓ نے کہا ہے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت اس حال میں مرے۔ کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوتی ہے (ترمذی نے اسے نقل کیا۔

(۷) انس رضؓ سے روایت کی ہے۔ فرمایا رسول اللہ علیہ سلم نے کہ پانچون نماز پڑہنے والی اور رمضان کے مہینے کے روزے رکہنیوالی۔ اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرنے والی عورت کو حق حاصل ہے کہ جس دروازہ سے چاہے۔ جنت میں داخل ہو (ابونعیم نے حلیہ میں نقل کیا)

اخیر میں میں دعا کرتی ہون۔ کہ خداوند کریم میری سب بہنوں کو تابعداری شوہروں کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین والسلام

احمدی خاتون از ضلع گجرات

مرسلہ ع - ح دہلوی

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

گذشتہ اشاعت سے آگے

لیکن اور صحابی جو پہلے اسامہ کی اس حدیث پر عمل کرتے تھے اور جب انکو اور حدیث ملگئی اور انہوں نے اس حدیث کو ترک کر دیا تو ان صحابہ کے اس عمل پر بھی حیرت صاحب نے جرح کی ہے۔ حیرت صاحب کی اصل عبارت مفصلہ ذیل ہے - ایک بات اور بھی دیکھنے کے قابل ہے یعنے ابن عباس اور ابن عمر بھی اسامہ کی حدیث پر عمل کرتے تھے اور مدت تک ان دو صاحبوں کا عمل اس حدیث پر رہا لیکن بعد ازاں جب ابو سعید خدری کی حدیث پہنچی تو وہ انکے ساتھ ہو گئے - اور اسامہ کے قول سے رجوع کیا - میں اس رجوع کرنیکو تو تسلیم کرتا ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ رجوع کرنا وحی الہٰی کے نزول پر نہیں ہوا تھا کہ کل مسلمان ابن عباس اور ابن عمر کے ساتھ ہو جاویں یہ انکی ذاتی رائے تھی پہلے اسامہ کی حدیث پر عمل کرتے تھے مگر جب ابو سعید خدری کی حدیث سنی تو اسامہ کی حدیث سے زیادہ بھلی لگی - اسے قبول کر لیا -

اب بھلا حیرت صاحب ابو سعید خدری کی حدیث کو کب مان سکتے تھے کیونکہ یہ انکے ذاتی خیالات کا خون کرتی تھی - انہیں تو ربٰو کا جواز ثابت کرنا تھا پھر ابن عباس اور ابن عمر کے جواز سے انکو کیا واسطہ - غرض ہمیں اور زیادہ اس بحث کو طول دینے سے کچھ غرض نہیں صرف یہ ظاہر کرنا تھا کہ احادیث اور تفاسیر مسلمہ وغیرہ کی بابت حیرت صاحب کا خود اپنا خیال ہے سو یہ مختصر طور پر ظاہر کر دیا ہے کہ اپنے بے بنیاد خیالات کی تقلید میں وہ کسطرح سے پریشان اور پشیمان ہوتے ہیں

قولہ - تمہارے مرید کی ایک اخبار ہے جسمیں ہمارے مضامین کے سلسلہ کا جواب چھپنا شروع ہوا ہے ہم اسمیں تمہیں کو حکم بناتے ہیں اور تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تم ایسی لغو باتیں لکھوا کے اپنی اور اپنے مریدونکی قابلیت کی پردہ دری نہ کراؤ -

اقول - بیشک ایک سلسلہ اخبار البدر میں شروع ہوا ہے جو غالباً اب اس اخبار کا ایک جزو ہو گیا ہے اور جب تک تم اپنی لغو اور مہمل اعتراضات اور گندہ دہنی سے باز نہ آؤ گے انشاء اللہ بشرط صحت و فرصت اسکو مدت دراز تک نہ معلوم کب تک قائم رکھا جائیگا اور یہ خود معلوم ہو جاویگا اور بصر دیکھ لیں گے کہ کسکی پردہ دری ہو رہی ہے جس سے اول اسباب کی تصدیق ہو جاویگی کہ **مَن عادَلی ولیاً فقد بارزنی بالحرب** بہت صحیح ارشاد ہے - اور دوم جن الہامات کے متعلق تم نے دریدہ دہنی سے فرمائشی گالیاں دیں ہیں انمیں سے انی مہین من اراد اہانتک - الہام الہٰی کی صداقت بھی صاف طور پر ظاہر ہو جائیگی -

قولہ - تماشہ تو یہ ہے جب کہ ہماری بیسیوں کتابیں موجود ہیں تمہارا مرید ہماری ایک مسدس کو پیٹے جاتا ہے اور دینی معاملات میں ہمارے اشعار سے استدلال لاتا ہے - حالانکہ ان اشعار کا مطلب بھی وہ نہیں سمجھتا

اقول - عجیبات ہو مہربان من تمنے یہ تماشہ کیا ہی کیوں ہے اور تم گھبرائے کیوں جاتے ہو خاطر جمع رکھو تمہاری کسی کتاب کو بلکہ اخبار کرزن گزٹ کو نیز ضمیمجات اور اشتہارات کو بھی چھوڑا نہیں جاویگا اب رہی یہ کہ مسدس کے اشعار سے دینی معاملات میں استدلال کیا ہے اسکا سبب بھی تو مضمون نمبر ۳ میں بیان کر دیا ہے کہ مسدس کی بابت حیرت صاحب نے یہ شعر خود لکھا ہے -

"وہ نہ عقل اسمیں رائے کو ہر گز دیا ہے
حدیث و قرآں سے ہی جو کچھ لیا ہے"

لیکن باوجود اس دعوے کے پھر تم کیوں گھبرا گئے اور حیرت زدہ ہو کر کہنے لگے کہ مرزا صاحب کی دہائی ہے دیکھو کیا غضب کی بات ہے کہ تمہارا مرید دینی معاملات میں ہماری مسدس سے استدلال لاتا ہے - اجی مہربان اگر خود اپنی ہی منطق کے موافق اب تم ایماندار ہو تو کیوں علانیہ اقرار نہیں کر دیتے کہ اپنے مسدس کی بابت جو یہ شعر لکھا تھا وہ جھوٹ لکھا تھا اس مسدس کو آئندہ سے میری ہی منطق کیموافق پھاڑ کر سند اس پر پھینکی ہوئی کے برابر سمجھ لو - کیونکہ اب والشعراء یتبعہم الغاوون کی تصدیق ہو گئی ہے - اور اگر تمہارے ہی قول کے موافق ہم تمہاری ان اشعار کا مطلب نہ سمجھ سکے ہیں تو مہربان اس چیستان یا معمہ کو حل کر کے دکھاؤ اور سمجھا دو -

قولہ - ہم تمہارے مقابلہ میں جبکہ تمہیں اور تمہارے بعض مریدوں کو اپنی قابلیت کا بہت بڑا غلو ہے اپنی کتاب مقدمہ تفسیر الفرقان پیش کرتے ہیں اور ہم دعوے کرتے ہیں کہ اگر آپ اسکے کل مضامین میں سے ایک مضمون کی مثل بھی لکھدیں تو ہم آپ کو مبلغ پانسو روپیہ انعام دیتے ہیں مگر نہیں آپ چند سطریں بھی نہیں لکھ سکتے -

اقول - خاطر جمع رکھیئے - آپکی درخواست کے موافق اس مضمون کے متعلق ابھی بحث شروع کر دیتے ہیں لیکن یہ پہلے ہمکو بتا دو کہ یہ جو کچھ تم نے لکھا ہے واہی تباہی اور حیرت زدہ قلب کا نتیجہ تو نہیں ہے یہ ہم اسلیئے دریافت کرتے ہیں کہ تمنے "واہی تباہی" لفظ پر نکتہ چینی کی ہے اور ہم درجنوں اقوال تمہارے نقل کر کے عنقریب اس کا ثبوت دینگے - اور تمہارے اس قول کو اسلیئے واہی تباہی سمجھتے ہیں کہ ابھی اس سے پہلے تم حضرت اقدس کے انعامی اشتہار پر نکتہ چینی کر کے لکھ چکے ہو کہ اس قسم کے تحریرات اگرچہ عوام الناس کو خوش کر دیتی ہیں مگر عالی ظرف اور متین اشخاص حقارت سے دیکھتے ہیں اور ہنستے ہیں اسکی ضرورت نہیں ہے کہ فضول دعووں سے اپنی قابلیت منوائی جاوے "سو اب آپ ہی سمجھا دیں کہ کیوں انہیں سے ایک بیان واہی تباہی نہیں ہے -

قولہ - آپ کو ابھی تک نہ دعوے میں تمیز ہے نہ دلیل میں نہ تمہید میں - آپکی کل کتابیں دراصل تمہیدی تمہید ہیں - عبارت کی بے ربطی - الفاظ کی سختی اور مضامین کا بے جوڑ ہونا آپ کی دہقانی حالت کا نقشہ کھینچتی ہے

اقول - اول یہ تو بتائیے کہ یہ جو کچھ تم نے لکھا ہے کہ اسمیں دعوے دلیل تمہید واقعات اور نتیجہ کون کونسا ہے خود تمہارے ہی قول موافق جو تم نے اپنے مضمون کے نمبر ۱۲ میں لکھا ہے گویا اسقدر تمہید نہیں جو گیارہ نمبروں میں ختم ہوئی ہے اور مرزا صاحب کی کل کتب پر یہ حکم جو لگایا ہے یہ بھی ایک دعوے ہے جسطرح سے بہت سے اور دعوے اس سلسلہ میں تم نے کیئے ہیں اسی طرح سے یہ بھی ایک دعوے ہے مہربانی کر کے کچھ اسکی تشریح کرنی چاہیئے - باقی تمہاری باتوں کا جواب عنقریب ہی تمہارے مضمون پر جب بحث کیجاویگی اسوقت دیا جاویگا - لیکن فی الحال یہ تو بتاؤ کہ تمنے جو لکھا ہے کہ "دہقانی حالت کا نقشہ کھینچتی ہے" اسمیں بجائے کھینچتا کے کھینچتی تم نے کس زبان کے محاورہ کے موافق لکھا ہے کیا یہ اردو زبان ہے یا اردو کی کوئی بگڑی ہوئی شاخ محلہ شاہ گنج کی بولی ہے -

قولہ - اب ہم معجزہ اور نبوت پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور مرزا صاحب سے التجا کرتے ہیں کہ اگر ان میں

نوت ہو تو اسکے مقابلہ کیلئے قلم اٹھائیں یہاں قابلیت کا موازنہ اچھی طرح سے ہو جاویگا۔ یہ مسئلہ جسقدر نازک ہے اسیقدر اہم ہے اور ہر شخص خواہ کسی ملت و مذہب کا کیوں نہ ہو اس سے لطف اٹھا سکتا ہے۔

جب معجزہ اور نبوت کی بحث ختم ہو جائیگی تو دیکھنے والے مرزا صاحب کی نسبت بہت کچھ نتائج پیدا کر سکیں گے۔ یہ مضمون ہم نے اپنی کتاب مقدمہ تفسیر الفرقان سے نقل کیا ہے یہ وہی کتاب ہے جسکی تصنیف پر ہمیں بڑا ناز ہے اور جسکی نسبت ہم یہ دعوے کرتے ہیں کہ مرزا صاحب معہ اپنے کل مریدوں کے بھی اگر زور لگائیں تو ویسی چند سطریں بھی نہیں لکھ سکتے۔

اوّل ۔ حیرت صاحب کا یہ مضمون جو انہوں نے بطور چیلنج پیش کیا ہے اور جسکی بابت وہ بیان کرتے ہیں کہ اخبار میں اپنی **مصنفہ کتاب** مقدمہ تفسیر الفرقان سے نقل کیا ہے کتاب ہی صفحہ ۴۰۵ سے ۴۶۳ تک چھپا ہوا ہے جسکے کل ۵۹ صفحہ ہوتے ہیں۔ غالبًا حیرت صاحب اسقدر صفحونکی تعداد دیکھ کر بہت پھولتے ہونگے کہ ہینے اس قدر طول طویل مضمون گھڑ دیا ہے اور وہ بھی معجزہ اور نبوت پر سو ہم نے ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے جو انشاء اللہ عنقریب ختم ہو جاویگا اور پھر چھپنے کیواسطے دیدیا جاویگا اسمیں منجملہ اور تمام اعتراضات پر نہایت تفصیل سے بحث کرنیکے اس مضمون پر بھی اچھی طرح سے مختلف پہلوؤں سے بحث کی ہے۔ اس رسالہ کے لکھنے کی ضرورت اسوجہ سے پیش آئی ہے کہ اوّل تو مفصل بحث کرنیکے لئے البدر کے مختصر کالم برداشت نہیں کر سکتے۔ اس میں حتی المقدور بہت کچھ اختصار کیا جاتا ہے (دوئم) یہ کہ گذشتہ ماہ کے سفر میں اس رسالہ کے مضمون کو عمومًا پسند کیا گیا ہے اور رسالہ کیصورت میں چھاپنے کی بابت زور دیا گیا ہے جسوقت وہ رسالہ شایع ہوگا تو پبلک کو اچھی طرح سے معلوم ہوگا کہ آجکل کے مدعیان ہر فارم کے ذاتی کیا حالت ہے اور کس طرح اپنے پردے ایک خاص حد تک ڈہکے رہتے ہیں اور جب وہ ازراہ تکبر و شوخی مامور من اللہ کے درپے ہوتے ہیں تو کس کس طرح سے اور کن کن پہلوؤں سے انکی پردہ دری ہوتی ہے اس مضمون پر اس رسالہ میں ہینے اس طرز سے بحث کی ہے کہ اول کل مضمون کی بقید صفحہ ایک کامل فہرست بنالی ہے بعدہٗ فضولیات جنکو نفس مضمون سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے اسے علٰحدہ نظر انداز کرکے یا اسپر مختصر ریمارکس کرنیکے بعد باقی مضمون کا وہ حصّہ جو کسی قدر کار آمد ہے اور الٹی سیدہی خواہ کیسی ہی کیوں نہو لیکن نفس مضمون پر اس میں کسیقدر بحث کیگئی ہے علٰحدہ کر لیا ہے۔ اس حصّہ مضمون میں جن جن امور پر حیرت صاحبنے بحث کی ہے اسکی بابت یہ ثابت کر دیا ہے کہ مذہبی دنیا میں حیرت صاحب کی پیدائش سے پہلے یا یہ کہ حیرت صاحب کے اس مضمون سے پہلے ہماری جماعت کیطرف سے ان امور پر ایسی عالی اور جامع بحث ہو چکی ہے کہ جسکے مقابلہ میں انکے بیانات بالکل غیر مکمل اور ہیچ ہیں۔ امید ہے کہ معزز ناظرین اس طرز بحث کو پسند فرماوینگے۔ اور اگر وہ اسمیں کوئی ترمیم تجویز فرمائینگے یا اس سے عمدہ کوئی اور طریقہ سمجھا دیں گے تو اس سے بھی فائدہ اٹھالوں گا۔ اب اسی اصل مضمون سے خلاصہ کرکے کسیقدر ناظرین البدر کی دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں۔

اس مضمون کی حیرت صاحبنے ان الفاظ میں تمہید اٹھائی ہے **مختلف زبانوں میں** ایک چیز کا نام علٰحدہ علٰحدہ بیان ہوا ہے کیا الفاظ کی تبدیلی نے اس چیز کی اصلیت میں کچھ فرق پیدا کر دیا۔ مثلاً اردو میں گھوڑا کہتے ہیں فارسی میں اسپ کہتے ہیں انگریزی میں ہارس کہتے ہیں اسی طرح ہر زبان میں اس جانور کا نام علٰحدہ علٰحدہ ہے کیا اسکی اصلیت اور حقیقت میں الفاظ کی تبدیلی سے کچھ فرق آگیا اسی طرح سے معجزہ کرامات معونت۔ ارہاص اور استدراج سب چیزیں ایک ہی ہیں اور انمیں الفاظ کی تبدیلی کچھ بھی فرق نہیں پیدا کر سکتی،،

اب یقین ہے کہ ناظرین حیرت صاحب کے دعوے اور دلیل میں فرق کرنیکی قابلیت کی ضرور داد دیتے ہونگے کیونکہ اوّل تو انہوں نے معجزہ کرامت وغیرہ کی بابت لکھا ہے کہ مختلف زبانوں میں ایک چیز کا نام علٰحدہ علٰحدہ بیان ہوا ہے۔ بھلا یہ کیوں نہ بتایا کہ کون کونسا لفظ کس کس زبان کا ہے۔ یعنے اردو۔ فارسی۔ انگریزی۔ عربی۔ ترکی پشتو۔ عبرانی کس کس زبان کا کونسا لفظ ہے جس طرح سے گھوڑی کی تشریح کی تہی اسی طرح سے جب معجزہ۔ کرامت وغیرہ مختلف زبانوں کے الفاظ ہوئے تو اسکی حیرت صاحب کو تشریح کرنی چاہیئے۔ کیا ہوا انسان سے ہی خطا ہوتی ہے اب اسجگہہ ایک حاشیہ چڑہا دینا چاہیئے۔

ناظرین! دیکھا یہ تو حیرت صاحب کے مضمون کی ابتدائی حالت ہے جسکی بابت انہوں نے صفحہ ۴۰۶ پر بیان کیا ہے کہ ”نبوت اور منشاء نبوت کو بہت کم سمجھا گیا ہے سب ساکت ہیں کسی نے اٹکل پچو کچھ بیان کیا ہے تو وہ ناکافی ہے“

خیر اس سے آگے ۴۰۷ صفحہ پر حیرت صاحبنے اول ان الفاظ میں جو شیخی ماری ہے ”کہ اگر............ خدائی ہاتھ نے میرے ساتھ کام کیا تو تمام معارف اور شریعت کے دقائق آئینہ ہو جائینگے اور حقیقت کے رازوں کے چہرہ سے پردہ اٹھ جائیگا۔ اور ہر شخص کو نجات کا راستہ آنکھوں سے دکھائی دینے لگے گا۔،،

اب تو یقین ہے کہ ناظرین کو انتہا درجہ شوق اسبات کے معلوم کرنیکا ہوگا کہ آیا وہ معارف و دقائق اور شریعت کے راز جنکا حیرت صاحب نے ذکر کیا ہے کیسے ہونگے اسلئے ان کو میں زیادہ انتظار میں رکھنا نہیں چاہتا ہوں اسکے مختصر سے بانگی اسی صفحہ کے مفصلہ ذیل عبارت سے انکو معلوم ہو جائیگی ”اس تحریر میں یہ دقت ہے اول اصول اسلام مدنظر۔ ادہر علوم جدیدہ آنکھیں دکھاتا ہے کہ مشاہدات کا خلاف نہو۔ ادہر ذاتی عقیدہ اور یقین آنکھیں بدل رہا ہے ...... تینوں باتوں کا نبھانا ہے جو کٹھن کام ہے“

اب غور کرنا چاہیئے اسجگہ حیرت صاحب نے خود ہی بیان کر دیا ہے۔ ”جادو وہ جو سر چڑہ کر بولے“۔ اس بحث میں گویا تین مختلف باتوں کا خیال رکھا گیا ہے (۱) اصول اسلام (۲) علوم جدیدہ۔ (۳) ذاتی عقیدہ اور یقین۔

اب ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے جسطرح سے علوم جدیدہ اور اصول اسلام دو علٰحدہ چیزیں ہیں اسی طرح اصول اسلام اور حیرت صاحب کا ذاتی عقیدہ اور یقین دو علٰحدہ علٰحدہ چیزیں ہیں جنکو اس مضمون میں حیرت صاحبنے نبھایا ہے۔ یہ ہیں حیرت صاحب کے معارف جنکو اصول اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ اب حیرت صاحب! دیکھو یہ تمہاری مخالفت اصول اسلام سے ہے۔ جسقدر فرمائشی گالیاں تمنے ہمکو سنائی ہیں اب تم کو چاہیئے کہ اپنی اس حماقت پر وہ تمام گالیاں واپس لے کر تم

حقوق اخوت

حقوق اخوت کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت مومنین کو اور بہت سی باتوں کی نگہداشت ضروری ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ آپس کا اختلاط جسپر اخوت کی بنیاد ہے۔ رسم اور رواج کی حد سے نکلجاوے حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کی بار بار تاکید ہے کہ تمہاری عبادات رسمی طور پر ہرگز نہ ہو۔ جو انسان کو کوئی قرب الٰہی نہیں بخشتی بلکہ بُعد کا باعث ہوتی ہے۔ اور چونکہ حقوق اخوت کی ادائگی بھی منجملہ عبادات کے ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس اختلاط میں بھی رسم و رواج کا مطلق دخل نہ ہو تاکہ عند اللہ وہ کوئی قدر اور قیمت پاسکے پس اس لئے یہ امر بہت ضروری ہے کہ جب ہم اپنے بھائیوں سے ملیں اور کلام کریں تو اسوقت ہمیشہ اپنے نفس کو ٹٹولتے رہیں کہ آیا ہمارا طرز کلام معمولی رسمی اختلاط کے طریقوں پر مبنی ہے یا کہ ہمیں کسی روحانیت اور اوامر الٰہی کی تعظیم کی رنگینی بھی پائی جاتی ہے اور جیسے عام دنیادار اپنے اغراض دنیاوی کے حصول کے لئے آپس میں مل بیٹھتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں ہمارا مل بیٹھنا بھی حیثیت سے ان سے متمیز ہے کہ نہیں۔ اور جیسے اُن لوگوں کی غائت مقصود کچھ دنیوی فائدہ ہوتا ہے اور وہی اُنکا اجر محدود ہے جو اس اختلاط سے وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ہمارا المقصود بھی وہی ہے یا کہ محض رضائے الٰہی مدنظر ہے اسی لئے اکابر سلف نے فرمایا ہے کہ جب کوئی تمہارا بھائی فی اللہ ہو تو اُس سے اپنے دنیاوی معاملات ہرگز نہ کرو۔ اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کوئی معاملہ ہی مت کرو۔ بلکہ یہ کہ دنیا کے خیال سے نہ کرو للّٰہ کرو تاکہ تمہارا المقصود خدا کی رضامندی ہو اور جب اُن لوگوں کے ایسے معاملات تھے اور اسطرح سے اپنے اختلاط میں اُنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہوا تھا تب ہی تو وہ لوگ اس قسم کی نظیریں چھوڑ گئے۔ جیسا کہ مروی ہے کہ فتح موصلیؒ اپنے ایک یار کے ہاں گئے وہ گھر پر موجود نہ تھے آپ نے اُنکی بی بی کو حکم کیا اور وہ اندر سے صندوق لے آئیں جسمیں سے اپنی حاجت کی شے اُنہوں نے نکال لی اور چلے گئے جب صاحب خانہ یعنے اُنکا فی اللہ دوست گھر آیا تو لونڈی نے اُن سے یہ حال کہا اُنہوں نے خوش ہو کر فرمایا کہ اگر تو سچی ہے تو میں نے تجھے خدا تعالیٰ کیواسطے آزاد کر دیا ہے اور ایسے ہی ایک شخص حضرۃ ابوھریرہؓ کے پاس آیا اور آپ سے اخوت فی اللہ کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ تو اخوت کا حق بھی جانتا ہے اُس نے کہا فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس اخوت کے بعد تو اپنے دینار و درہم کا مستحق مجھ سے زیادہ نہ رہیگا۔ اُس نے کہا کہ مجھے ابھی اتنی قوت نفس کے اغراض کی قربانی کی نہیں ہے حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ پھر آپ تشریف لے جائیں۔

اور امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈالکر جو چاہتا ہے بدوں اسکے اجازت کے لے لیتا ہے یا نہیں اُسنے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ تم بھائی نہیں ہو اور کچھ لوگ حضرت حسن بصری رحؒ کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ آپ نے نماز پڑھ لی۔ آپنے فرمایا کہ ہاں۔ لوگوں نے کہا۔ کہ بازار والوں نے تو ابھی نہیں پڑھی۔ آپنے فرمایا کہ [illegible] والوں سے دین کا طریق کون سیکھے ان لوگوں میں تو اسقدر اجنبیت ہے کہ میں نے سنا ہے کہ اُنمیں کوئی اپنے دوسرے بھائی کو ایک پیسہ تک نہیں دیتا۔ اور حضرت ابراہیم ادہم نے ایکبار اپنے رفیق کا ایک گدھا بدوں اسکی اجازت کے ایک اور شخص کو پیادہ پا دیکھکر دیدیا اور اس رفیق نے آکر کوئی اظہار رنج نکیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اخوت کا یہ حال تھا کہ اُنمیں سے ایک کے پاس ایک بکری کی سری ھدیہ میں آئی اُنہوں نے سوچا کہ میرے فلاں بھائی کو میری نسبت سے اسکی زیادہ حاجت ہے اسلئے وہ اُنکے پاس بھیجدی۔ ایسے ہی اس دوسرے نے سوچا کہ میری نسبت فلاں کو زیادہ حاجت ہے اسنے تیسرے کے پاس بھیجدی۔ اور تیسرے نے اس خیال سے چوتھے کے پاس اور چوتھے نے پانچویں کے پاس اور پانچویں نے چھٹے کے پاس حتٰے کہ چھٹے نے ساتویں کو دی۔ اور پھر اس ساتویں صحابی نے اسی خیال سے کہ شاید فلاں کو زیادہ حاجت ہوگی۔ ایک اور کے پاس بھیجی۔ اور یہ آخری وہ اول شخص تھا جس نے دوسرے کے پاس بھیجی تھی۔ غرضیکہ قوم میں قومیت کی روح ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک دوسرے بھائی کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم نکیا جاوے اور یہ بات حاصل نہیں ہوتی جبتک کہ ایمان اور یقین میں ترقی نہ ہو۔ اور صحبت صادقین میں کچھ عرصہ گذارا نہ ہو۔ اس قسم کے مضامین پڑھنے اور عملی نمونوں کے مطالعہ کرنے سے اسمیں شک نہیں کہ طبیعت میں اس قسم کے نمونہ قائم کرنے کی تحریک پیدا ہوتی ہے لیکن ایسی استقامت حاصل نہیں ہوتی کہ یہ اعمال جزو طبیعت ہو کر ہمیشہ صادر ہوتے رہیں۔ بلکہ ذاتی تجربہ میرا اپنا یہ ہے کہ اثر بہت جلد باطل ہو جاتا ہے اسکے قیام کیلئے اکسیر علاج جو کہ تجربہ میں آیا ہے وہ کاملین کی صحبت ہے۔ اور ہمارے احباب کے لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہرا تعلق محبت اور اُنس اور اطاعت اور آپکی مزکے نفس مجلس میں رعائت آداب کے ساتھ دیر تک رہنا ہے کہ جس سے ایسی باتوں پر عملدرآمد کی قوت خدا کے فضل سے محل اور موقعہ کی رعائت سے پیدا ہوتی رہتی ہے پھر یہ اس قسم کے اعمال ہیں کہ انمیں ریا اور عجب کو بھی دخل ہوتا ہے اور جب تک خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تب تک انسان ان بلاؤں سے کب بچ سکتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ؁

عیسویت کی آخری کوششیں

ہرچہ دست از جاں بشوید
ہرچہ در دل دارد بگوید

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک نفوس کی برکت سے چونکہ اب عیسائی مذہب پر موت وارد ہو رہی ہے۔ اس لئے عیسویت بھی پورے زور سے وار کرنا چاہتی ہے۔ اور پادری لوگ جان توڑ کوشش میں لگے ہیں۔ کہ جسطرح ہوسکے کل ہندوستان کو عیسائی بنایا جاوے اور مکہ معظمہ پر بھی حملہ کیا جاوے۔

لنڈن کے ایک رسالہ انیسویں صدی میں ایک پادری صاحب نے انگریزوں کو رائے دی ہے۔ کہ ملک عرب کے سربستہ راز ولی کا چونکہ اب تک پتہ ٹھیک ٹھیک نہیں ملا جسکی وجہ سے اُن کو اپنے جال وہاں پھیلانیکا موقعہ ہاتھ نہیں آیا اسلئے چاہیئے کہ ایک مُہم بیلونوں یعنے غباروں میں بٹھلا کر بھیجی جاوے۔ جو کہ اوپر سے دوربینیں وغیرہ لگا لگا کر وہاں کے حالات معلوم کریں۔ اور ایک دوسرا اخبار ہائی لنڈر ہے۔ جو کہ مکہ معظمہ پر چڑہائی کرنے کی صلاح دیتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ لاسہ کا راز تو طشت از بام ہو چکا۔ مکہ کی باری کب آویگی۔ اور اب حال میں لارڈ ریڈسٹاک نے بذریعہ ٹائیمز اخبار کے گورنمنٹ کو رائے دی ہے کہ تمام ہندوستان کو عیسائی بنا دیا جاوے۔ تاکہ باشندگان ہندوستان کی تفرقہ بازی کا قلع قمع ہوکر سب لوگ ایک مذہب اور ایک قوم ہو جاویں۔ اور انگریزی راج کو استحکام ہو۔

گناہ سے بچنے کا علاج

جو کہ حضرۃ حکیم نور الدین صاحب نے ایک شخص کے استفسار پر فرمایا

(۱)۔ ہروقت موت کو یاد رکھے دنیا و مافیہا کو فانی خیال کرے

(۲) خدا پر کامل ایمان ہو اور اُسی حاضر ناظر جانے تو گناہ صادر نہیں ہو سکتا

(۳) گناہ سے محفوظ رہنے کیواسطے سبت و عا مانگے یوسف علیہ السلام دعا ہی کے ذریعہ بچے تھے

(۴) یقین رکھے کہ نیکی اور بدی ایک سلسلہ ہے اگر نیک کام کرینگے تو نیکیوں میں بڑھتے جاوینگے اور نیک نتیجہ پاوینگے اور اگر بدیاں کرینگے تو بد اعمال میں بڑھینگے اور برا نتیجہ ملیگا۔ اسکی مثال ایک بیج کی سمجھے کہ جب بویا جاتا ہے تو رفتہ رفتہ نشو و نما اختیار کرتا ہے اور پھر درخت بن جاتا ہے یہی حال نیکی اور بدی کا ہے مبارک وہ انسان جسے خدا تعالیٰ ان باتوں کی توفیق دے۔ منجملہ علاجوں کے صحبت صادقین بھی اکسیر کا علاج ہے جسکی برکت اور اثر سے گناہ کی طاقت مسلوب ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور نیکی کے قوائے نشو و نما پکڑ کر اپنا کام کرنے لگتے ہیں؁

خلاصہ خطبہ جمعہ

جوکہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ۲۶ اگست کو بمقام لاہور پڑھا

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

یہ ایک مجمع ہے جسے خدا نے جمعہ کی مناسبت سے جمع کیا ہے مختلف مقامات کے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ بظاہر ہر ایک کی یہی نیت ہے کہ خدا نے جو نعمت (مسیح موعود کا وجود) بھیجی ہے۔ اس سے حصہ لیا جاوے۔ خدا تعالیٰ راضی اور آخرت کا تحفہ اور سامان پیدا ہو۔ اس مناسبت سے میں نے اللہ تعالیٰ کی کلام میں سے یہ آیت پڑھی ہے۔ اسکا ترجمہ یہ ہے اے مومنو متقی بن جاؤ اور وہ تقوے اختیار کرو جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ اور ہر ایک نفس اس غور اور فکر میں لگ جاوے کہ کل جو آنیوالا ہے اسکے لئے میں نے کیا سامان کیا ہے یہ ایسی بات ہے کہ ایک مومن کے بدن پر لرزہ ڈالدیتی ہے اور اسے منکر جسکے بدن کے رونگٹے کھڑے نہیں ہوتے اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا کہ اگر جہنم کا ذکر آوے اور انسان کا قلب رقیق نہ ہو۔ تو وہ سمجھے کہ اسکے سینہ میں دل نہیں بلکہ پتھر رکھا ہوا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان مومنین کی تعریف کی ہے جنہوں نے خدا کی کلام کا ادب اسطرح کیا ہے۔ جیسے فرمایا ہے یخرون للاذقان یبکون ویزیدھم خشوعا اور الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم خدا تعالیٰ کا مقصود کامل کلام اور کامل نبی کے نزول سے یہی ہے کہ الوہیت کے ادب اور تعلیم کو عبودیت پورے طور پر قبول کرلیوے خدا تعالیٰ کی خشیت اور خوف بھی اپنے اندر ایک سرور اور لذت رکھتی ہے اور دوسرے کسی شے کی خشیت میں یہ خاصہ نہیں ہے ایک درندے کی خوف اور خشیت کا نتیجہ نفرت ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی خشیت کا نتیجہ محبت اور انس ہوتا ہے دوسرے کے خوف اور ڈر سے طاقت زائل ہوتی ہے لیکن خدا کے خوف سے طاقت اور قوت بڑھتی ہے دوسرے کے خوف اور خشیت سے انسان دور ہوتا جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے خوف اور خشیت سے وہ اسکے قریب ہوتا جاتا ہے۔ ایسے ایک زمانہ میں جبکہ دنیا خدا کے وجود سے انکار کر رہی ہے اور دل اس سے شکوک و شبہات میں ہیں میں نے آزما کر دیکھا ہے کہ ایک ہی شے ہے جوکہ خدا کو دکھا دیتی ہے اور وہ اس مامور من اللہ کی مجلس ہے۔ ایک عرصہ سے میں اس خدا کے مسیح کی صحبت میں ہوں اور میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں نے اسکی مجلس میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا چکھ لیا اور پرکھ لیا ہے ۞ ۞ ۞

اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ خدا کو لطیف۔ خبیر اور علیم مانکر انسان کیسے خرابکاری کے منصوبہ کی دلیری کرسکتا ہے اور اگر اسکا ایمان ہے کہ خدا رازق ہے تو پھر وہ فحش اور چوری وغیرہ سے خدا کو ناراض کرکے کیوں رزق تلاش کرتا ہے۔ تقوے یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے صفات اسکا کا جو حق ہے وہ انکو پورا دیا جاوے۔ اور اسکی ہر ایک صفت کے مقابلہ پر اسکا ادب بجالاوے کیا ایک شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا کلمہ زبان سے نکالکر پھر خدا تعالیٰ پر دروازہ شکایت کا کھول سکتا ہے۔ ہرگز نہیں یا تو وہ منافق ہوگا کہ ایکطرف تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی شکایت کرتا ہے اسلام کا سچا مفہوم جوکہ خدا تعالیٰ سے آشتی اور صلح ہے وہ کوٹ کوٹ کر ان الفاظوں میں بھرا ہوا ہے اور اسلام کا یہی کمال ہے کہ رضا بقضا۔ اور خدا تعالیٰ سے ہر طرح سے صلح کی جو تعلیم قرآن شریف کے ابتدا یعنی الحمد للہ کے الفاظ میں دیگئی ہے وہ تمام صوفیوں کی انتہا ہے جو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کو پورے طور پر سمجھکر کہتا ہے وہ ایک بہشت میں ہے کیونکہ بہشت کی آخری منزل بھی یہی ہے اور جنتیوں کی دعا بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔

اب اے برادران طریقت ان آیات کے پڑھنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ تمہارا یہاں پر اکٹھا ہونا ایک میلا اور تماشا نہ ہو۔ جن اغراض اور مقاصد پر لوگ سالانہ عرسوں اور میلوں پر جمع ہوتے ہیں وہ غرض اور مقصد تمہارا ہرگز نہ ہو اور تم لوگ اپنی اوقات کو رائیگان نہ کرو جسطرح مسیح دین اور خدا تعالیٰ کی خدمت میں گداز ہو گیا ہے اسیطرح تم بھی گداز ہو جاؤ میں نے بارہا مسیح موعود کو کہتے سنا ہے کہ میں ایک زخمی آدمی ہوں میرا رونا اور چیخنا خدا سنتا ہے کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کیجاتی ہے اسے چور اور ڈاکو کہا جاتا ہے اسے کچلا اور پامال کیا گیا ہے اسے تو مٹی میں رُلاتے ہیں مگر ایک عاجز انسان اور مُردے کو آسمان پر چڑھاتے ہیں میں جب تک اس بے عزتی کا بدلہ نہ لونگا میرا زخم ہرگز اچھا نہ ہوگا۔ بس اسے دیکھو جب تمہارے امام کا یہ حال ہے تو تم کیسے ہنس سکتے ہو یاد رکھو کہ اگر محمد رسول اللہ صلعم دنیا میں نہ آتے تو نہ کوئی خدا مانا جاتا نہ کوئی نبی۔ اسی نے آکر سب کو زندہ کیا ہے اس کا ایک ایک قول اور فعل کامل انسان بنانیکے لئے کافی ہے لعنتی ہے وہ دل جو اسے کامل نہ مانتا ہو۔ جب تک مرزے کیطرح تمہارے دل پر چوٹ نہ ہو۔ تب تک نہ سمجھو کہ کچھ ہے ہو راتوں کی اندھیری گھڑیوں میں دعائیں مانگو۔ کہ خدا دین کی فکر تمکو عطا کرے اس بڑے تاریک زمانہ میں اگر حضرت مسیح موعود کا وجود نہ ہوتا۔ تو یا دہریت فلسفیت

اور بدھمو ازم تھی۔ یا یہ ناپاک اور بے غیرت مسلمان بھی جو خدا اور اسکے رسول کی تو بے عزتی کرتے ہیں اور مُردہ کی عزت۔ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے روح میں مطالعہ کرے کہ کسقدر خشیت اللہ اور شفقت علے خلق اللہ اس میں ہے یاد رکھو کہ جسطرح اس سفر میں بلا ٹکٹ کے تم گھروں سے نہیں آسکتے۔ ایسے ہی اس جہان کے لئے تقوے کی ضرورت ہے تقوے کا ٹکٹ لوگے تو منزل مقصود پر پہنچوگے ہر ایک عضو تمہارا شریعت کے قبضہ میں ہونا چاہئے!!!

ہمعصر ہندوستان کی غلط بیانی

اخبار ہندوستان جوکہ کچھ عرصہ سے لاہور سے شائع ہوتا ہے اور جسنے اپنی بعض عام پسند باتوں کی وجہ سے عام شہرت اور دلچسپی خصوصیت سے ہندو سوسائٹی میں حاصل کرلی ہے۔ اپنے ۹ نومبر کے اشو میں حال کے آزادی پسند اور یوروپ کی تہذیب کے دلدادہ اور کور مقلدین کے خیالات دربارہ اصلاح احکام قرآنی پر ریمارک کرتا ہوا تحریر کرتا ہے کہ پردہ کی ملامت صرف سید دلاور حسین نے نہیں کی بلکہ مرزائی قادیانی بھی پردہ کے مخالف ہیں اور ان الفاظ کا جملہ قلم سے لکھا ہے ہمکو ہندوستان کی اس غلط بیانی پر کمال افسوس ہے کیونکہ ابھی حال ہی میں حضرۃ مرزا صاحب علیہ السلام نے جو لکچر لاہور میں دیا ہے اور ایک تقریر جوکہ بذریعہ البدر مورخہ ۸ ستمبر شائع ہو کر اُسکے پاس پہنچ چکی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب پردہ کے بڑے بھاری موید ہیں اور آریوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ تم لوگ بے پردگی کو رواج دیکر معصوم لڑکیوں کو دیدہ دانستہ بھیڑیوں کے آگے مت ڈالو۔ بلکہ آپنے یہاں تک بیان کیا ہے کہ یہ زمانہ ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانہ میں ضرور ہونی چاہئے تھی کیونکہ کل جگ ہے۔ اور ہندوستان پر ہمارا افسوس اور بھی بڑھ جاتا ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب کی جس تقریر مورخہ ۱۷ اکتوبر کو وہ تائید میں پیش کرتا ہے اسمیں پردہ کی مخالفت ہرگز نہیں ہے۔ امراء میں جو اشد درجہ کا پردہ رائج ہے جس سے عورتیں ایک قیدی یا طائر در قفس کی مثال بن جاتی ہیں اسکی اصلاح کیطرف رغبت دلائی گئی ہے عورتوں کو کھلی ہوا میں پھرانے کے یہ معنے ہرگز نہیں ہیں۔ کہ وہ بے حجاب پھریں تاکہ غیر محرم لوگ آزادی سے ان کے خط و خال کو دیکھ سکیں۔ ایک عورت پردہ میں رہکر ہوا خوری کرسکتی ہے اور اسی لئے اس تقریر میں اشد درجہ کے الفاظ بھی لکھے ہوئے ہیں۔ علے ہذا القیاس اگر حضرۃ عائشہ صدیقہ رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں تو اس سے

بھی یہ امر ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ آپ بے حجاب ہوتی تھیں ہم امید کرتے ہیں کہ ہندوستان اپنی اس غلط بیانی کی اصلاح کریگا۔ اور لوگوں کو اس دہوکہ سے جو کہ ایسے الفاظ سے لگ سکتا ہی اور جس سے ایک اسلامی ریفارمر کی شان پر حرف آتا ہے بچائیگا ہندوستان جیسے اخبار کے لئے ایسی غلط بیانی ایک بدنما دہبہ ہے اس قسم کی باتیں پیسہ اخبار کے حصہ میں آچکی ہیں ہندوستان اپنے وجود کو کیوں اس سے آلودہ کرتا ہے حضرت مرزا صاحب کا بحیثیت مجدد یا ریفارمر ہونے کے ایک یہ منصب بھی ہے کہ قوم کی تشدد یا غفلت کیوجہ سے جو افراط و تفریط عقاید اور اعمال میں ہوگئی ہے اس کو پھر درجہ اعتدال پر لاویں انہی میں سے پردہ بھی ہے جسے ہندوستانی طبایع نے افراط کے درجہ پر پہنچا کر اصل مقصد پردہ کو بالکل ہاتھ سے کھو دیا ہے جس سے عالم مستورات کی سخت حق تلفی ہوتی ہے۔ اور آپ اُسے اصل مرکز یعنی حد اعتدال پر لانا چاہتے ہیں جسکے معنے پردہ کی مخالفت کے ہرگز نہیں ہیں۔

ہندو آبادی کا تنزل

یہ بات بڑے افسوس سے بیان کیجاتی ہے کہ باوجود اسکے کہ وید آگیا کے رُو سے نیوگ جیسی نسل افزا رسم آریہ دیس میں موجود ہے پھر بھی ہندو آبادی کا تنزل دن بدن ہو رہا ہے گذشتہ مردم شماری نے بڑی وضاحت سے ثابت کر دیا ہے کہ اہل ہنود کا شمار دن بدن گھٹ رہا ہے اور اخبار امرت بازار پتریکا بنگال میں کائستہ قوم کے بڑے بڑے خاندانوں کے مفقود ہونے کی خبر دیتا ہے۔ پنجاب میں اچھے خاندانی ہندو نوجوانوں کے لئے لڑکیاں نہیں ملتیں مگر سوال یہ ہے کہ نیوگ کے ہوتے ہوئے اُن کو لڑکیوں کے بیاہنے کی ضرورت کیا ہے امید ہے کہ آریہ دیس کے سوامی اور مہاشی مگر کوئی نیوگ سے بھی اعلےٰ نسخہ تجویز کر کے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے

اصل اسلام اور اسکے مصنوعی ریفارمر

آج اس وقت اہل اسلام کی جو حالت ہے اسے ہر ایک شخص بخوبی جانتا ہے۔ کہ اسکی مثال ایک ایسے مریض کی ہے۔ جو عرصہ دراز سے بستر بیماری پر پڑا ہوا ہے اُس کے اندرونی قواے میں فتور آگیا ہے۔ ہر ایک عضو نے اپنا اپنا فعل چھوڑ دیا ہوا ہے۔ طبیعت مرض کا مقابلہ کرنے سے عاجز آگئی ہوئی ہے ایسی حالت میں چاہئیے تھا کہ کوئی حاذق اور دانا تجربہ کار طبیب جو کہ مرض کی اصل کیفیت اور اُسکے اسباب کو پورے طور پر شناخت کر سکتا اُس کا معالج مقرر کیا جاتا مگر اس کی بدنصیبی ہے جو اس کے معالج منتخب ہوئے ہیں وہ عنقریب اسے ملک عدم کی سیر کرانے والے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک اُن میں سے بذات خود ناتجربہ کار مریض اور قابل علاج ہے اور کوئی بھی اس قابل نہیں کہ وہ قوم کا نبض شناس ہو وہ طبیب کون ہیں آجکل کے مصنوعی ریفارمر ہیں جو کہ قوم کی ترقی اسکے عروج اور اقبال کے لئے نئے نئے رنگ کے ذرائع اور تجاویز سوچ رہے ہیں کوئی کہتا ہے کہ پردہ کی رسم اٹھ جاوے تو قوم ترقی کریگی کوئی کہتا ہے کہ حرمت سود کے مسئلہ نے پستی کی حالت دکھلائی ہے ایک لباس پرست فرقہ ہے جو کہ نکٹائی اور کالر کفوں اور پتلون کی خاطر لکھتا ہے کہ ارکان نماز کی اصلاح ہونی چاہئیے کسی کو یہ خبط سمایا ہے کہ ہندو اور مسلمان کو ایک کر کے بیچارے سرسید کی روح کو ستاؤ تو مسلمان ترقی کرینگے کوئی تجارت کیطرف متوجہ کر رہا ہے کوئی تعلیم نسوان پر زور دے رہا ہے کوئی مغربی علوم و فنون کا شیدائی بنا رہا ہے کوئی سیاحت پر قوم کو آمادہ کر رہا ہے غرضیکہ جتنے منہ اتنی ہی باتیں ہیں ایک بیچاری قوم ہے جس کی بوٹی بوٹی نچی جا رہی ہے۔ اور ہر ایک ریفارمر اسے اپنی طرف بلا رہا ہے اس کھینچا تانی کا نتیجہ کیا ہوگا۔ صرف یہ کہ جس مریض نے ابھی ایک ماہ میں مرنا ہے وہ ایک ہفتہ میں ہی جام الوداع کو نوش کریگا۔ بیچاری قوم اب مانے تو کس کی مانے اور اتباع کرے تو کس کی کرے۔

اگر یہ سب ریفارمر قوم کے حقیقی خیرخواہ اور مرض شناس ہوں تو ان کو چاہئیے۔ کہ اول سب اتفاق کر کے مرض کی تشخیص کریں کہ منجملہ بہت سے عوارضات کے جو قوم کو لاحق ہیں کونسا عارضہ بہت خطرناک اور مہلک ہے جس کا علاج سب سے مقدم ہونا چاہئیے۔ مگر جس حالت میں کہ معالجین کا ہی اتفاق آپس میں نہیں ہے۔ تو مریض کی حالت کب سدھر سکتی ہے یہ تمام شکایتیں در اصل اسوجہ سے ہیں کہ جسقدر ریفارمر ہیں انہوں نے قومی سٹیج پر اپنے آپ کو معالج پیش کیا ہے انمیں سے کوئی بھی سند یافتہ نہیں ہے۔ جسکے اوپر مریض قوم کو بھروسہ اور کامل اطمینان ہو۔ اس لئے موجودہ اختلاف رائے نے اور دائرہ ترقی کے اصل مرکز کے نہ ہاتھ آنے نے اسے اور بھی زیادہ مایوس کر دیا ہے۔

ناتجربہ کاری اور اختلاف رائے کی یہ حالت ہے کہ اگر ایک اُن میں سے مرض کا باعث سردی قرار دیتا ہے تو دوسرا اس کی ضد گرمی بتلاتا ہے۔ اور ایک طبقہ اُن ریفارمر معالجوں کا ایسا ہے کہ جسے قوم کی اصلی بہتری اور بہبودی سے تو کوئی غرض نہیں ہے۔ صرف اپنی مالی حالت سنوارنی یا ناموری حاصل کرنی مقصود ہے اور وہ مردہ خواہ دوزخ میں جاوے خواہ بہشت میں اُن کو حلوے مانڈے سے کام کا مصداق ہیں۔ یہ وہ اخبار نویس اور رسالہ باز ہیں جو کہ بدل اس اختلاف رائے کے خواہاں ہیں۔ قوم خواہ مرے خواہ ڈوبے۔ وہ جدید خیالات قوم کے آگے پیش کر کے اُسے اپنی طرف متوجہ اور اپنے کاروبار کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ اور ایک حصہ اُن میں سے ایسا ہے جن سے صرف یورپ کے خیالات کو قوم میں انٹروڈیوس کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے انکی مثال آجکل کے نیٹو ڈاکٹروں کی ہے۔ کہ نہ وہ خود کوئی دوا بنا سکتے ہیں۔ نہ آلات طیار کر سکتے ہیں۔ صرف ولایت کے کیمیاگروں کے ایجنٹ ہیں کہ مریض سے کیفیت پوچھی اور ذہن میں جو مرض تجویز ہوا کتاب کھولی اور پوڈر یا ٹنکچر یا کوئی مکسچر لکھدیا۔ یورپ کی دوائیں بک گئیں کمیشن میں تنخواہ انکو بھی مل گئی۔ اگر کسی گاؤں میں یہ لوگ چلے جائیں اور وہ آبادی سے کتنی ہی دور ہو یا مریض کی اسقدر نازک حالت ہو کہ آبادی سے دوا لانے تک وہ رخصت بھی ہو جاوے۔ مگر ڈاکٹر صاحب ہیں۔ کہ سوائے کلوروفارم یا امونیا اور ویلنگ وغیرہ دواؤں کے اور کوئی ایسی دوا ہرگز تجویز نہیں کر سکتے جو اس گاؤں میں بھی بسہولت میسر آسکے۔ یہی حالت ان ریفارمروں کی ہے۔ کہ جو تجاویز یہ لوگ پیش کر رہے ہیں صرف یورپ کی نقل یا اُسکی ایجنسی ہے۔ انکو مطلق یہ خیال نہیں گذرتا۔ کہ ہماری پیش کردہ تجاویز سے اصل اسلام کی اخلاقی۔ روحانی۔ تمدنی حالت اور ننگ و ناموس پر کیا اثر پڑیگا۔ اور پھر اسکا انجام قوم کی ہلاکت ہوگا۔ یا فروغ۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ اس قسم کے تمام ریفارمر مصنوعی ریفارمر ہیں۔ اور ایسے طبیب ہیں جنکے پاس کوئی سرٹیفکیٹ قومی امراض کے علاج کا نہیں ہے اور قوم کو ہوشیار ہونا چاہئیے کہ اشتہاری طبیبوں کی طرح اُن کے دہوکہ میں آکر کہیں اپنے آپ کو برباد نہ کر بیٹھے۔

امریکہ کے ایک اخبار نے مشنری سوسائیٹیوں کو یہ رائے دی ہے کہ وہ ناحق اپنا روپیہ اسلئے برباد کر رہے ہیں کہ ہندوستان کو عیسائی بنایا جاوے اسکے لئے ایک آسان ترکیب ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ کل پادریوں وغیرہ کو وہاں سے بلا کر موقوف کر دیا جاوے اور تورات کے دس حکم پر یہ سوسائیٹیاں خود عملدرآمد کریں۔ جب وہ دیکھیں کہ اب ہمارا عملدرآمد درست ہے اور ہم ان احکام کے مجسم نمونہ ہیں۔ تو پھر اہل ہند کو خود اپنے پاس بلا کر وہ نمونہ دکھاویں۔ پس ان لوگوں کی عملی حالت دیکھکر وہ خود موثر ہونگے اور عیسائی ہو جاوینگے

الاسکا۔ ایک نہایت سرد مقام ہے جہاں لوگ گلے اور چہرے کو سردی سے بچانے کیلئے داڑھی لمبی رکھتے ہیں اور مونچھیں اسلئے منڈواتے ہیں کہ سانس کے ذریعہ سے جو نم انمیں پہنچتی ہے وہ فوراً یخ ہو کر جم جاتی ہے جس سے اندیشہ ہے کہ منہ پر برف کی پتری نہ جم جاوے ٭٭٭

مراسلات

نبی اور مجدد میں فرق

مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون ایڈیٹر صاحب شحنہ ہند میرٹھ نے ۱۴ جون سنہ ۱۹۰۳ء کے ضمیمہ میں شایع کیا ہے۔ اس مضمون میں حضرت شوکت تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر صدی کے بعد ایک مجدد پیدا ہوتا رہیگا۔ اور یہ اقرار بھی کرتے ہیں کہ مطابق حدیث نبوی امت محمدیہ میں مجدد پیدا ہوتے رہے ہیں۔ مگر کسی مصلحت سے مولٰنا شوکت نے وہ حدیث جسکی صحت کا انہوں نے اقرار کر لیا ہے۔ نقل نہیں کی۔ شائد انکی یہ مصلحت ہو کہ الفاظ حدیث پر نظر ڈالنے سے بے خبر ناظرین بھی اصل مفہوم حدیث سے باخبر ہو جائینگے۔ بہرحال انکی مصلحت کچھ ہی کیوں نہو لیکن ہم ناظرین کی تسلی کیلئے اس حدیث کو یہاں نقل کئے دیتے ہیں پھر اسکے مطلب پر بحث کرینگے اور مولینا شوکت نے اس حدیث کا مطلب بیان کرنے میں جو دھوکا کھایا یا دھوکا دیا ہے اسکو بیلک پر ظاہر کرینگے۔ وہ حدیث یہ ہے۔

ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علٰی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا۔ اللہ تعالٰے اس امت کی بہبودی کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسا شخص مبعوث کریگا جو دین محمدی کو تازہ کر دیگا۔

اب مولینا شوکت نے اس حدیث کا مطلب بیان کرنے میں جو گوہر فشانی کی ہے وہ قابل توجہ ناظرین ہے۔ فرماتے ہیں "تمام اولیاء اللہ مجدد گذرے ہیں تمام اسلامی علماء اور فضلاء اور مشائخ مجدد ہیں"۔ "مجدد کے لقب سے ہر شخص جو کسی علم و فن کی تجدید کرے ملقب ہو سکتا ہے"۔ "ہر شخص جو کسی حرفت و صنعت کا موجد ہو مجدد کہلا سکتا ہے"

میری رائے میں مولینا شوکت کی یہ پہلی تحریر انکے پہلے اقرارات اور منشائے حدیث نبوی کے سراسر مخالف ہے۔ اگرچہ لغت کے اعتبار سے ہر شخص جو کسی علم و فن یا دین و ملت کی تجدید کرے وہ موجد یا بقول مولینا شوکت مجدد کہلائے جانیکا مستحق ہو لیکن ہر ایسا شخص حدیث نبوی کے مطابق مجدد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حدیث مذکور ہر زمانہ کے لوگوں کو شامل نہیں۔ نہ ایک زمانہ کے سب لوگوں کو شامل ہے بلکہ صرف راس مائۃ یعنے سر صدی کے زمانہ کو شامل ہے۔ پس زمانہ متذکرہ حدیث مذکورہ کے باہر جو لوگ ہوں خواہ وہ اولیاء اللہ ہوں یا علماء و فضلا و مشائخ و مجتہد اور وہ دین کی بھلائی کیلئے کیسی ہی جد و جہد کیوں نکریں مگر وہ مطابق حدیث مذکورۂ بالا مجدد نہیں ہو سکتے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقصود اس پیشینگوئی سے قطعی و یقینی طور پر یہی معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ راس مائۃ کی جو قید اس حدیث میں موجود ہے۔ وہ بالکل لغو اور بیکار ہوئی جاتی ہے۔

میری اس رائے کی تائید خود شوکت صاحب کے ایک دوسرے مضمون سے بھی ہوتی ہے۔ جو انہوں نے ضمیمہ شحنہ ہند مورخہ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء میں بجواب فاضل امروہی سلمہ اللہ تعالٰی شائع کیا ہے خلاصہ اسکا حسب ذیل ہے۔ "کیونکہ حدیث میں علٰی راس کل مائۃ وارد ہوا ہے یعنے ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد ہوگا"۔ اب مولینا شوکت خود انصاف فرمائیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ ہر صدی کے سر پر یعنے شروع میں مجدد مبعوث ہوا کریگا۔ تو لقیہ سالہا صدی کے لوگوں سے یہ حدیث کیونکر متعلق ہو سکتی ہے۔ اور وہ لوگ جو زمانہ مندرجہ حدیث سے خارج ہیں اس حدیث کے مطابق مجدد کیسے ہو سکتے ہیں! علاوہ بریں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ اس حدیث میں مجدد کیلئے بعث کا لفظ استعمال ہوا ہے جو نبیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ لفظ بعث خداوند تعالٰے کیطرف منسوب ہے پس مجدد بھی نبیوں کی طرح مبعوث من اللہ ہوا لہذا اسکی شان بہ نسبت دیگر اولیاء اللہ و علماء و فضلا وغیرہ ارفع و اعلٰے ہونی چاہیئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مولینا شوکت کو فاضل امروہی سلمہ اللہ تعالٰی کی تحریر سے اس حدیث کا علم ہونے پر جب یہ خیال پیدا ہوا کہ حدیث مذکورہ کے مطابق اس چودھویں صدی کے سر پر بھی کسی مجدد کا ہونا ضروری ہے اور اس سے مرزا صاحب کے دعوئے مجددیت کو قوت پہنچتی ہے تو آپ کھلم کھلا حدیث کا انکار تو نہ کر سکے انکی من گھڑت تاویل بلکہ تحریف پر مستعد ہو گئے۔ مگر انکی یہ تاویل اہل عقل کے نزدیک ہرگز قابل تسلیم نہیں۔ آگے چلکر مولینا شوکت صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "مرزا جی کے نزدیک مجدد ولی اور نبی سب ایک ہیں حالانکہ ولی اور مجدد ہرگز نبی اور امام الزمان نہیں ہو سکتا"۔ میں کہتا ہوں کہ میری نظر سے آجتک مرزا صاحب کی ایسی تحریر نہیں گذری جسکا مطلب یہ ہو کہ مجدد اور ولی اور نبی ایک ہیں۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

رہا انکا یہ دوسرا جملہ کہ کوئی ولی اور مجدد ہرگز نبی اور امام الزمان نہیں ہو سکتا میرے نزدیک یہ بھی سراسر غلط ہے۔ ولی اور مجدد ضرور امام الزمان ہو سکتے ہیں چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۴۹ میں حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھتے ہیں کہ "مہدی موعود بھی درحقیقت ایک مجدد دین ہونگے"۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۴۵ میں امام مہدی علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے کہ "یہ مجدد دین ہیں"۔

پس نواب صاحب کی اس تحریر سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ مجدد امام الزمان ہو سکتا ہے اور ہو گا۔ اور یہ امام مہدی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ولی اللہ ہونے سے مولینا شوکت کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ لہذا یہ قضیہ فیصل ہو گیا۔ کہ ولی اور مجدد امام الزمان ہو سکتا ہے اب یہ عقیدہ حل طلب باقی رہگیا۔ کہ ولی اور مجدد نبی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں ہم ایک مستقل مضمون ذیل میں درج کرتے ہیں۔

خاتم النبیین

مسلمانوں کا بلا اختلاف یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں قرآن کریم کی یہ آیۃ اس عقیدہ کی تائید کرتی ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین۔ مگر خاتم النبین سے کیا مراد ہے اس سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مسلمان بھائیوں کیخدمت میں یہ چند سطور پیش کروں۔

کمبخت کافروں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہا۔ ابتر اسکو کہتے ہیں جسکی نسل کا سلسلہ منقطع ہو جائے خداوند جلشانہ نے کافروں کو جواب دیا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اگرچہ مردوں میں سے کسیکا باپ نہیں یعنی اسکا کوئی صلبی بیٹا موجود نہیں۔ مگر وہ رسول اللہ ہے یعنے اگرچہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کوئی جسمانی بیٹا موجود نہیں ہے۔ مگر روحانی بیٹے موجود ہیں اور ہونگے مطلب یہ کہ جسطرح رسولوں کا سلسلہ اُن کے بعد جاری رہتا ہے اسیطرح حضرت محمد رسول اللہ کا سلسلہ جاری رہیگا۔ دوسری فضیلت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بیان فرمائی۔ کہ آنحضرت خاتم النبین بھی ہیں + واضح ہو کہ لفظ خاتم اس آیۃ میں فتح فوقانیہ کے ساتھ آیا ہے۔ خاتم کے معنے ہیں مُہر۔ پس حسب تصریح قرآن کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مُہر ہوئے۔ مراد یہ کہ دستاویز نبوت کی تکمیل کیلئے آنحضرت کی ذات بابرکات بطور مہر قرار پائے۔ علاوہ بریں چونکہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کمالات نبوت کے انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے ہیں اور کوئی درجہ نبوت کا ایسا باقی نہیں رہگیا جو آپ کو حاصل نہوا ہو اسلئے آپ خاتم النبین ہوئے۔ شاید کوئی بزرگ یہ اعتراض کر بیٹھیں کہ قرآن کریم کی یہ تفسیر از قسم تفسیر بالرائے ہے اسلئے ہم چند نامور علمائے اسلام کے اقوال استناداً پیش کرتے ہیں جنسے یہ ثابت ہوگا کہ خاتم کے معنے مُہر لینا تفسیر بالرائے نہیں۔

مولینا محمد اسمٰعیل صاحب محدث دہلوی اپنے رسالہ یکروزی مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۶۱-۱۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اما قول اد ہر کہ برائے خاتم النبین معنے دیگر تراشد کافر است نیز مبنی بر جہالت است علامہ تورپشتی در معتمد می نویسد"

"لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعاً او اشتاتا" جیسے مناسب ہو۔ اس کا انتظام کیا جاوے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بھی اس قسم کے واقعات پیش آتے تھے۔ تو آپ نے جماعت مہاجرین کو تاکید کی تھی کہ وہ انصار کی امداد فرما کر ان کا ہاتھ بٹائیں۔ اس میں ایک یہ بھی حکمت تھی۔ کہ آپ نے دیکھ لیا تھا۔ کہ اگر جماعت انصار پر مہاجرین کی تواضع اور مہمانداری کا بوجھ پڑا رہے گا۔ تو آخر یہ کب تک نبھے گا۔ پس ہمارے خیال میں یہ ضروری ہے۔ کہ اس قسم کی تقریبوں پر ہر ایک ممبر جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ دور اندیشی سے کام لے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس موقعہ پر بھی بہت سے احمدی احباب نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ارشاد کی تعمیل پر عمل چاہا تھا۔ لیکن لاہور کے بعض احمدی ممبروں کی وسعت حوصلگی اور کشادہ دلی نے سر دست اسکی ضرورت کو محسوس نہ کیا۔ علاوہ ان رہائشی مکانوں کے جو کہ مہمانوں کے لئے طیار کئے گئے تھے۔ ہر ایک ذی مقدرت احمدی بھائی کا مکان لاہور میں مہاجرین کے آرام دہی کے لئے وقف تھا۔ جو جہاں زیادہ آسائش دیکھتا۔ وہ وہاں آرام کر سکتا تھا۔

لاہور کی پبلک

ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پندرہ روزہ قیام میں پبلک لاہور کا سلوک احمدی جماعت اور اسکے لیڈر حضرت مسیح علیہ السلام سے کیا کچھ رہا۔ اس کا بھی ذکر بیان کیا جاوے۔ مسیح موعود علیہ السلام کی تشریف آوری کی خبر چونکہ لاہور میں پھیل گئی تھی اسلئے جب سے اپنے قدم یہاں رکھا۔ اس وقت سے لیکر آپکی روانگی تک عام طور پر ہر وقت جم غفیر مکان کے نیچے اور مقابل نظر آتا تھا۔ اول اول تو پبلک کا یہی خیال تھا۔ کہ یہ ایک قسم کی دوکانداری ہے۔ لیکن ہر روزہ واقعات اور مشاہدات نے آخر بعضوں کو رائے بدلنی کی نوبت دی۔ اور خود ہمنے اپنے کانوں لوگوں کو یہ کہتے سنا۔ کہ اس کا نام دوکانداری ہرگز نہیں۔ اس لمبے قیام کا یہ اثر ہوا۔ کہ لکھے دیئے جانے سے پیشتر پبلک میں ۲ قسم کے گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ تو شقاوت ازلی کے باعث کسی قسم کا تغیر اپنی رائے میں نہ کر سکا۔ اور وہ اُسے آخر تک وہ ہو کی ٹٹی ہی خیال کرتا رہا۔ ایک گروہ نے حرکت کی۔ اور وہ سب وشتم سے خود باز آیا۔ اور لوگوں کو بھی نصیحت کرنے لگا۔ کہ کسی حال میں ان لوگوں کو نظر حقارت سے نہ دیکھنا چاہیئے۔ اور نہ بدگوئی کرنی چاہیئے۔ ایک گروہ جس نے اُن سے بڑھ کر معرفت میں حصہ لیا۔ اور اُسکے ایک حصہ نے تو مسیح کو قبول کیا۔ اور دوسرا قبولیت کے لئے پورے طور پر آمادہ ہو گیا۔

کوئی گلی اور کوئی کوچہ اور کوئی بازار لاہور کا ایسا نہ رہا۔ جہاں حضرت مرزا صاحب کا چرچا نہ ہو۔ صبح سے شام تک خاص وعام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کیلئے تشریف لاتے۔ اور اکثر حصہ ان کا اس لئے بادل ناکام واپس جاتا۔ کہ حضور طبیعت کی ناسازی یا عدیم الفرصتی کے باعث انکی آرزو کو پورا نہ کر سکتے۔ ایسے ہی عورتوں کے غول در غول اپکی زیارت کیلئے آتے رہے۔ لیکن اس رحمۃ للعالمین وجود نے آخر کار لوگوں کے شیشہ دل کو سنگ ناکامی سے چور ہوتا دیکھکر دو تین دفعہ پبلک میں ظہور فرمایا۔ جس سے اکثر حصہ کی شکایت عدم زیارت رفع ہو گئی۔

عام پبلک کے علاوہ بعض فقرا بھی آتے۔ اور کھڑے ہو کر نعرے لگاتے۔ ایک ان میں سے سبز پوش صاحب جو کہ ریشمی کرتہ یا چوغہ زیب تن کئے ہوئے اور ایک مخمل کی ٹوپی جس پر گوٹہ کناری سے کلمہ شریف اور کچھ اور عبارتیں لکھی ہوئی تھیں۔ سر پر دھرے ہوئے تشریف لائے اور ملاقات کی ....

.... خواہش ظاہر کی۔ حضور کی خدمت میں پونچ کر اوس نے سوال کیا۔ کہ عاشق ہو یا معشوق۔ آپنے فرمایا۔ کہ ہم نے سب کچھ کتابوں میں لکھدیا ہے۔ وہاں دیکھ لو۔ اس پر اس نے سوال کیا۔ کہ جو کچھ کتابوں میں لکھا ہے۔ کیا وہ سب سچ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس پر اس نے درخواست کی۔ کہ اُسے تحریر فرما دیجئے۔ آپ نے حکم دیا۔ کہ ایک ہفتہ کے بعد آنا۔ ہم لکھ دیویں گے۔ چنانچہ ایک ہفتہ کے بعد جب وہ سائیں صاحب ۲۸ تاریخ کو تشریف لائے۔ تو آپ نے یہ عبارت لکھ کر اور اپنی مہر ثبت کر کے انکے حوالے کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر جو جھوٹوں پر لعنت کرتا ہے۔ یہ گواہی دیتا ہوں۔ کہ جو کچھ میں نے دعوے کیا ہے۔ یا جو کچھ اپنے دعوے کی تائید میں لکھا ہے۔ یا جو میں نے الہام الٰہی اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں۔ وہ سب صحیح ہے سچ ہے۔ اور درست ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

مہر

اسی طرح ایک فقیر بھی پیش تھے جو کہ بھی تو مرد اور اپنے آپ کو جناب خواجہ فرید صاحب مرحوم چاچڑاں والے کے مرید کہتے تھے۔ لیکن سر سے پاؤں تک نیلے کپڑے کا برقعہ اوڑھے رہتے تھے۔ رات کو بھی اُسے نہ اتارتے

تھے۔ اس بدعت کو دیکھکر ہر ایک شخص اُن سے سوال کرتا کہ خلاف طریق نبوی تم نے یہ کیوں کیا۔ لوگوں سے تنگ آ کر انہوں نے حکیم نورالدین صاحب سے شکایت کی۔ آپ نے لوگوں کو منع کیا۔ لیکن عوام الناس کب رکتے۔ یہ کہتے تھے۔ کہ میں حضرت مرزا صاحب سے ملاقات کے لئے بہاولپور سے آیا ہوں۔ لیکن دو دن تک جب ملاقات کا موقعہ نہ ملا۔ تو گھبرا گئے اور عدم استقلال دکھلا کر چلے گئے۔ پولیس بھی ان کو مشتبہ الحال جان کر نگرانی کرنے لگی تھی۔ شاید اس لئے بھی دل برداشتہ ہو گئے۔ (واللہ عالم بالصواب)

ہم نہایت افسوس کے ساتھ اس واقعہ کو بھی بیان کرتے ہیں۔ جو کہ ۲۲ اگست کو شام کے وقت بعض شریر اور مفسد طبائع سے وقوع میں آیا۔ کل جماعت نماز مغرب میں مصروف تھی۔ کہ چند بدمعاشوں نے موقعہ پا کر اور دروازہ کو دربان سے خالی دیکھکر اوپر چڑھ جانے کی کوشش کی۔ ابھی وہ زینہ پر ہی تھے۔ کہ بعض جان نثاروں کو خبر ہو گئی اور انہوں نے آگے روکا۔ اور مقتضائے وقت کے لحاظ سے جو بن پڑا وہ ہوا۔ آخر مناسب سمجھا گیا۔ کہ پولیس سپرنٹنڈنٹ کو اطلاع دی جاوے۔ جس پر دو پولیس مین سرکاری طور پر روانہ کئے گئے۔ جو ہر وقت موجود رہتے اور مجمع کو منتشر کرتے رہتے تھے۔

دوسرے دن ایک افسر ...... پولیس کا ادہر سے گذر ہوا۔ آپ نے پوچھا۔ کہ یہاں کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں۔ یہ نام ۔۔ آپنے ملاقات کی خواہش کی۔ اور چلتے وقت تاکید کی۔ کہ اگر کسی قسم کا خطرہ یا ہنگامہ ہو تو فوراً مجھے اطلاع دی جاوے۔ میں کافی انتظام کروں گا۔ اور جس دن حضرت مرزا صاحب کا لکچر ہو۔ اسدن خصوصیت سے مجھے بھی خبر کی جاوے۔ تاکہ شامل جلسہ ہوں۔

ناظرین اس خبر کو سن کر متعجب ہونگے۔ کہ ان دنوں میں بھی قتل کی دھمکیاں متواتر طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملتی رہیں۔ یہ بذریعہ کارڈوں کے ڈاک خانوں کے واسطہ سے پونچتی تھیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ دراصل ان خطوط کا لکھنے والا کون تھا۔ آیا کوئی ہندو تھا۔ یا آریہ یا مسلمان۔ یا عیسائی۔ بہر حال کوئی نہ کوئی ناعاقبت اندیش ضرور تھا۔ جو کہ کارڈ پر اس قسم کے مضمون لکھ کر حضرت مرزا صاحب کے پتہ پر ڈالدیتا۔ اسی تاریخ کو ایک کارڈ ہماری نظر سے بھی گذرا۔ جس کا مضمون تھا۔

"پرمیشر کا احسان کہ میری محنت ٹھکانے لگی۔" یعنے جب دوسرا خط لکھا۔ .... اس روز تو نے چوری چوری لکچر کیا۔ خیر اب ۳ تاریخ کو اپنے بال بچوں سے ملکر آنا۔ میں پنڈت لیکھرام مرحوم شہید کا انتقام لونگا

ضروری نوٹ ۳۰ اگست کا اخبار شایع کرنے کے بعد میرا یہ خیال تھا کہ اب کمی پوری ہو جاویگی۔ پہر لاہور کی جلسہ کی شراکت اور کارخانہ کے اسی وجہ سے بند ہو ...

اس روز ایک لاش منڈوا ایس ہوگی۔ لاہور کیا۔ کل جہان کو دیکھیگا۔ کفن لیکر آنا۔ اگر تو نہ آیا۔ تو یاد رکھ۔ جس نے تیری جگہ پڑھا۔ اس پر بھی ہاتھ صاف ہوگا مختصر ہے۔ جسقدر چاہے۔ مفصل سمجھے۔ میں اپنے گھر سے رخصت ہوکر آیا ہون۔ تجھے خبر کرکے شیر دن کی طرح مارون گا۔ بشن داس"

مگر نادان نویسندہ کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ وہ مرد جو کہ شیر بنکر دنیا مین آیا ہے۔ کیا ان گیدڑ بھبکیوں سے ڈر سکتا ہے۔ چنانچہ آپ نے تین دفعہ بالاخانہ سے تشریف لاکر عام پبلک مین لکچر دیا۔ اور پھر ۳ ستمبر کو آپ خاص لکچر گاہ مین ہی تشریف لے گئے۔ چونکہ خدا کا وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک شریر کی شرارت اور گزند سے محفوظ رکھے گا۔ اور آپ اپنی طبعی وفات سے فوت ہونگے۔ اس لئے کسی کو مجال نہیں۔ کہ آپ کا بال تک بھی بیکا کر سکے۔ اور یہ پیشگوئی جو خدا کیطرف سے ہے۔ اس امر کی متقاضی تھی۔ کہ اس قسم کی دہمکیاں دی جاوین۔

وسعت اخلاق اور رحم علیٰ خلق اللہ

۲۸ اگست کی صبح کو یکشنبہ کے روز جب آپ تشریف لائے اور ایک تقریر فرمائی۔ تو قریب ایک صد آدمیوں کے بیعت مین داخل ہوئے۔ چونکہ ہجوم کثرت سے تہا۔ اور فرداً فرداً بیعت لینے میں وقت بہت خرچ ہوتا تہا۔ اس لئے پگڑیاں لمبی ڈالدی گئیں۔ جن کو لوگوں نے پکڑ لیا۔ اور سب نے کلمات بیعت کی تکرار کرکے۔ وَاعتصموا بحبل اللہ جمیعًا کو ظاہری الفاظ پر پورا کردیا۔ علاوہ اس دن کے اور دنوں مین بہی لوگ جوق جوق آکر بیعت کرتے رہے۔ اور ہمارا خیال ہے۔ کہ قریب چار پانسو آدمیوں کے داخل بیعت ہوئے۔ لاہور کے اس گروہ کے ممبروں سے جو کہ علانیہ لوگوں کو دیدار اور ملاقات سے روکتے تھے۔ اور اُسے سخت معصیت اور گناہ کبیرہ بتلا بتلا کر شمولیت وعظ وغیرہ سے بھی لوگون کو باز رکھتے تھے۔ پوچھنا چاہیے۔ کہ آخر ان کی کوشش کس کام آئی۔ سوائے اس کے کہ اونہی کی جمعیت مین سے ایک کثیر تعداد ہماری طرف آگئی۔ ان کو کیا نتیجہ حاصل ہوا۔

بیعت کے بعد جماعت کے لوگ مصافحہ کے لئے اُمنڈ پڑے۔ چونکہ ایسے انبوہ میں دوست دشمن کی تمیز ہونی مشکل تہی۔ اس لئے چند جان نثارون نے پولیس کو ایما کیا۔ کہ سختی سے لوگون کو پراگندہ کردیا جاوے۔ اور خود ایک حلقہ باندھ کر اس روحانی گروہ کے سالار قافلہ کے گرد کھڑے ہوگئے۔ کہ کوئی گزند کسی قسم کا نہ پونچے لوگون سے درشتی ہوتی دیکھہ کر آخر کار بنی نوع انسان کے سچے ہمدرد اور غمگسار مرسل من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نہ رہا گیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ تو ہماری جماعت کے بعض لوگ بعض پر سختی کر رہے ہین۔ جو کہ ہمیں پسند نہیں۔ اس لئے ان کو اور پولیس کو منع کردیا جاوے۔ کہ درشتی سے پیش نہ آوین۔ میں تو کہتا ہون کہ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ۔ کا الہام جو ہوا تہا۔ وہ آج ہی کے روز کے لئے ہے۔ کہ جو لوگ ہم سے ملنا چاہتے ہین ان کو سختی سے روکا جاتا ہے۔ پس میں چاہتا ہون۔ کہ کسی کو روکا نہ جاوے۔ اور سب کو اجازت دی جاوے۔ کہ وہ ملاقات کرین۔ اس ارشاد پر چند مخلصین نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر دو رویہ ایک گلی سی بنادی۔ اور یہ انتظام کیا۔ کہ ایک ایک شخص جاوے۔ اور مصافحہ اور ملاقات کرکے واپس آجاوے۔ چنانچہ یہ نظارہ ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ دیر تک رہا۔ اور ہر ایک شخص نے من بھاتی مراد پائی یہ ہے وسعت اخلاق کی۔ جو ہمیں آپس مین ایک دوسرے کے ساتھ برتنی چاہیئے۔

متفرق اوقات پر جو خاص لوگ آتے تھے بشرط فرصت ان کو حضرت اقدس ملاقات کے لئے بالاخانہ پر بلا لیتے تھے۔

آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کچھ یہی سنت چلی آئی ہے کہ جب کبھی کوئی مضمون یا کتاب تصنیف کرنی ہو تو ضرور کسی نہ کسی عارضہ مین مبتلا ہوجاتے ہین۔ چنانچہ ان ایام مین بھی ایسا ہی ہوا۔ کہ وہ مضمون جو کہ پڑھا جانا تہا۔ اس کی تاریخ قریب آگئی۔ اور صرف دو تین دن باقی رہ گئے تھے کہ آپ آشوب چشم کے عارضہ میں مبتلا ہوگئے۔ ایک تو لاہور کے لوگون کی درخواست ملاقات سے فرصت نہ تہی دوسرے یہ عارضہ چشم اس لئے آپ نے حکم دیا۔ کہ دو دن تک نہ کوئی شخص ہماری ملاقات کو آوے۔ اور نہ کوئی رقعہ کسی قسم کا اوپر پہنچے۔ حتےٰ کہ عورتون کو بھی بالاخانہ پر آنے کی ممانعت کردی گئی تہی۔ اور اسی بیماری کی حالت میں مضمون کا وہ جام طیار کیا گیا جس مین نوع انسان کی نجات کا شربت لبریز تھا۔ اور ایک ایک لفظ سے وہ درد دل ٹپکتا تہا۔ جو ایک مادر مہربان کے دل مین اپنی حقیقی اولاد کو دکھہ کا نشانہ ہوتے ہوئے ملاحظہ کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

حکیم نورالدین صاحب کی مجلس

حکیم نورالدین صاحب کی نشست اُس وسیع عمارت میں تھی۔ جو کہ میاں چراغ الدین صاحب کی ملکیت اور مبارک منزل کے نام سے مشہور ہے۔ اور جس میں میاں صاحب کے فرزند رشید حکیم محمد حسین صاحب احمدی اینڈ برادرز کا طبی کارخانہ مرہم عیسےٰ کے نام سے قائم ہے۔ اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ اتر آنے اور بعد ازاں اسی مرہم کے ذریعہ سے جیسے کہ طبی کتابون اور تواریخ سے ثابت ہے۔ صلیبی زخموں سے شفا پاکر اور ایک عرصہ زندہ رہ کر پھر طبعی موت سے مرنے کی ایک عظیم الشان یادگار ہے جہاں پر یہ مرہم خصوصیت سے بہت ہی نفیس اور اعلیٰ درجہ کا طیار ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ دوسرے نسخہ جات بھی عجیب وغریب طیار ہوکر مشتہر ہوتے رہتے ہین۔ احمدی احباب کو علاج معالجہ کے لئے خصوصیت سے اس کارخانہ کیطرف توجہ رکھنی چاہیئے۔ اور خود مالکان کو دواؤن کی قیمت میں رعایت۔ روحانی اور جسمانی بیماریون کے مریض جوق درجوق حکیم نورالدین صاحب کے گرد بیٹھے رہتے روحانی مریض تو اعتراضات اور شکوک جو مذہب کے متعلق ہوتے۔ عرض کرنے اور جسمانی بیمار اپنے اپنے مرض کے نسخہ جات لیتے۔ صبح سے لے کر عشا کیوقت تک یہ جمگھٹا اسی طرح رہتا۔ اور لوگ حکیم صاحب کی نشست کے اس عزم اور استقلال پر عش عش کرتے۔ چند ایک آریہ صاحبان آکر مسئلہ تناسخ پر مباحثہ کرتے رہے۔ جسے ہم انشاءاللہ تعالیٰ کسی آئندہ نمبر مین درج کرین گے۔ انہی ایام مین میان محمد چٹو صاحب مرید چکڑالوی کو اپنے عقاید کی شہرت کا عمدہ موقعہ ملا۔ ابتدائی چند ایام مین ان کا یہ شیوہ رہا کہ علی الصباح حضرت حکیم صاحب کی مجلس مین آجاتے۔ اور کئی کئی گھنٹہ تک بیٹھہ کر اذکار سنتے۔ اس اثنا مین ان کو ایسے موقعہ بھی ملجاتے۔ کہ نووارد لوگون کو اپنے خیال اور اعتقاد سے واقف کرین۔ لیکن دال نہ گلی۔ اور آخر کو جب دیکھا۔ کہ کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوتا۔ تو آنا چھوڑ دیا۔ مگر ان کے آنے سے ایک عجیب شہادت ہمین اپنے دوست احمدی گوجراتی کے ذریعہ سے یہ ملی۔ کہ محمد چٹو صاحب نے ۲۷ اگست کو لوگون کے سامنے یہ بیان کیا۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مجھے کہا تہا۔ کہ مرزا صاحب کی بیعت کرو کیونکہ اس کے بغیر نجات نہیں۔ یہ کلمات ہم نے اپنے کانون تو نہیں سنے۔ صرف روایتاً یہان درج کئے گئے ہین اور چند ایک باتیں اور نکات جو انکے مشن کے متعلق ہوئیں۔ اُسے بھی ہم انشاءاللہ کسی آئندہ نمبر مین درج کرین گے

چونکہ عام طور پر یہ مشہور تہا۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام کا قیام ۱۰ ستمبر تک لاہور مین ہے۔ اس لئے حضرت حکیم نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب کی رائے یہ تہی۔ کہ اب سفر کے قیاس پر نماز قصر اور جمع کرکے ادا نہ کیجاوے۔ بلکہ پوری نماز اپنے اپنے وقت پر ادا کی جاوے۔ اور بعض دیگر اصحاب کا خیال تھا۔ کہ جب تک ۱۵ دن کا قیام نہ ہو۔ تب تک سفر ہی شمار ہوگا اور قصر نماز جمع کرکے ادا ہوگی۔ آخر کار اس امر کے فیصلہ کیلئے

حضرت امام الزمان کیطرف رجوع کیا گیا۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک رقعہ بدین مضمون حضور کی خدمت والا میں تحریر کیا۔

آقائی صلوٰۃ اللہ علیک وسلامہ

امام بخاری کے اجتہاد کیموافق پہلے ہم قصر کرتے ہیں کہ جب تک ہمیں یہ یقین نہ ہوجاوے۔ کہ تین روز سے زیادہ ہمارا قیام ہوگا۔ اب لاہور میں قریب دس روز تک قیام ہے جناب کیا فرماتے ہیں۔ خاکسار عبدالکریم

اس کا جواب حضرت اقدس کیطرف سے آیا وہ یہ ہے

دراصل قیام کا ارادہ کوئی مستقل نہیں ہے۔ صرف ظنّی ..... ہے۔ ہم بغیر کسی کام کے تفریح خاطر کے لئے آئے ہیں شدت گرمی۔ یا اور وجہ کے باعث۔ یا ارادہ بدلنے کے باعث ہم کوچ کرنے کو طیار ہیں۔ آیندہ آپ کا اختیار ہے۔ ہمارا کوئی مستقل اور یقینی ارادہ نہیں ہے۔ والسّلام

خاکسار مرزا غلام احمد

لاہور کے ہمعصر

اس واقعہ کا بیان کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے قیام میں لاہور کے بعض ایڈیٹران اخبار نے کیا حصہ لیا۔ کل ایڈیٹروں سے تو ہمارا تعارف اور روشناسائی نہیں ہے۔ ہاں دو صاحب اکثر احمدی محفلوں میں نظر آتے تھے۔ اور انہی کے متعلق ہم یہاں ریمارک کریں گے

ایک تو پیسہ اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے۔ جنکی نسبت ایک ہمارے معزز اور محترم دوست کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ جب ان پر یہ سوال ہوا۔ کہ آپ کا اخبار ہر ایک فرقہ اور مذہب اور ملت کے مضامین لیتا ہے۔ اور اُسے بذات خود کسی کے اعتقاد سے کوئی تعلق نہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ فرقہ احمدیہ پر ہمیشہ خلافانہ ہی ریمارک نکلتے ہیں۔ اس کا جواب ایڈیٹر صاحب نے یہ دیا۔ کہ میں سوچ کر بتلاؤں گا۔ جس پر محترم دوست نے فرمایا۔ کہ سوچ کے جو جواب دیا جاتا ہے۔ وہ مصنوعی ہوتا ہے۔ اور ایک موقعہ پر ہمنے خود ان ایڈیٹر صاحب کو اپنے محترم دوست سے یہ کہتے سنا۔ کہ شروع ہی سے پیسہ اخبار کی پالیسی کچھ ایسی رکھی گئی ہے۔ کہ سمجھ نہیں آتی۔ اب میں کوشش کروں گا۔ کہ ایسے نقص رفع ہو جاویں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس کے بعد روزانہ کو پیسہ اخبار کے کالموں میں حضرت مرزا صاحب کے ایک خادم کی قلم کے مضامین نکلتے رہے۔ اگرچہ ان کے عنوان پر ایڈیٹر صاحب کا عناد اور ظرف قلب کی تنگی ٹپک رہی تھی اور ممکن ہے۔ کہ جن اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب کا تذکرہ ہم نے کیا ہے۔ ان کو عنوانی مضامین سے اتفاق رائے نہ بھی ہو۔ تو بھی ہم ان کی اس امر کی تعریف کرتے ہیں کہ جو کچھ اونہوں نے کہا تھا۔ اُسے ایک حد تک نبھا دیا بشرطیکہ آیندہ بھی پیسہ اخبار کا یہی مسلک رہے۔ اگرچہ ہمیں یہ اُمید نہیں۔ کیونکہ ظلمت کو جو مخالفت نور سے ہے۔ وہ کبھی مٹ نہیں سکتی۔

دوسرے ایڈیٹر صاحب ہمارے مشفق میاں فوق ایڈیٹر پنجہ فولاد تھے۔ جو کہ بعض اوقات ناظرین میں دیکھے جاتے تھے۔ اور جنہوں نے ۲۸ اگست کے پرچہ میں حضرت مسیح موعود کی آمد پر ایک لیڈر بعنوان "مرزا صاحب قادیانی کو جنون تو نہیں"۔ لکھا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس مضمون میں ایک بڑی حد تک انہوں نے راستی اور انصاف کو مد نظر رکھ کر خلاف اور بلا تحقیق واقعات کو درج نہ کیا۔ بلکہ صحیح واقعات لکھے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے مجنون نہ ہونے پر جو تقریر حضرۃ حکیم نورالدین صاحب نے فرمائی تھی۔ اس کا خلاصہ بھی درج کیا۔ اور اپنی طرف سے بھی کچھ نظائر دیکر تقریر کی تائید کی۔ اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ حق اور انصاف پروری کی داد ایک حد تک اس طرح سے بھی دی۔ کہ پیسہ اخبار جو برائے نام مولویوں کو اس لئے وقعت دیتا ہے کہ وہ مرزا صاحب کی مخالفت اور عناد میں اس کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ اس کی اصلاح کی کوشش چند فقرات سے کی۔ جن کو ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

جس طرح سرسیّد مرحوم کے پیروؤں اور عام مسلمانوں کو ان کے بعض مذہبی عقائد میں اختلاف تھا۔ اور اب تک ہے اور جسکی مخالفت آج تک جاری ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب کے بعض عقائد میں بھی عام مسلمانوں کو اختلاف ہے۔ اور بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے ہونا چاہیئے۔ مگر "ولی را ولی می شناسد" کے اصول کے مطابق معترض کی شان اور اس کا علمی پایہ بھی کم سے کم فریق ثانی کے مقابلہ کا تو ہو۔ جس طرح کہ بڑے آدمی چھوٹے اور کمینہ آدمیوں سے ہمکلام نہیں ہوتے۔ یا جس طرح معزز و موقر اخبارات پر اگر کوئی ذلیل اور کم درجہ کا اخبار حملہ کر دے۔ تو وہ ہرگز اُس کا جواب نہ دیویں گے۔ اسی طرح بعض شہرت کے طالب اور بے علم چند جاہلوں کو خوش کرنے کے لئے کسی بڑے آدمی کی مخالفت پر اگر کمر باندھ لیں تو ان کی ان یاوہ گوئیوں سے کیا ہو سکتا ہے؟

۲۶ اگست کا روزانہ پیسہ اخبار لکھتا ہے "کہ خانقاہ شاہ محمد غوث میں ۱۴ اگست سے ہر روز رات کو مرزائے قادیان کی تردید کے لئے کئی "مولوی صاحبان" کی علمی حیثیت کا اندازہ لگایا جا سکتا۔ اگر پیسہ اخبار ان کے نام بھی شایع کر دیتا۔ کیا وہ لوگ رسول اللہ کو "سُرول اللہ" اور صلے اللہ کو صلے اللہ کہتے اور رکابی مذہب رکھتے۔ اور پریسوں میں قلیوں کا کام کرتے یا کر چکے ہوں۔ "مولوی صاحبان" کے معزز نام سے پکارے جانے کے قابل ہیں۔

لیکن نہ معلوم کہ کن وساوس اور خطرات نے ان کے قلب کو پکڑا جس کی وجہ سے ان کو آخر حصہ مضامین میں حضرت مرزا صاحب کی ذاتیات کا ذکر خصوصیت سے بلا تحقیق اصل واقعات کے اس طرح سے کرنا پڑا۔ جو ایک حقائق شناس اور دقیقہ رس انسان کی شان کے شایاں نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اونھوں نے عوام کی طرف سے یہ بات لکھی ہے۔ کہ مرزا صاحب رات دن زنان خانہ میں مست اور عورتوں کے جمگھٹوں میں خوش رہتے ہیں ....

اور مرزا صاحب نے کل مریدوں کو اپنی عورتیں ہمراہ لانے کی تاکید کی۔ اور بعض مرید بغیر حاضر۔ لیکن ان کی عورتیں موجود ہیں۔ پھر لکھا ہے۔ کہ ان کے مرید کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب خاص مضمون کی طیاری کر رہے ہیں۔ یہ ریمارک میاں فوق کا ہے۔ جس پر ہمیں افسوس ہے۔ کیونکہ حضرۃ مرزا صاحب کی جو تقریریں بذریعہ البدر و الحکم ان کو پہنچتی ہیں۔ یا خود جو لکچر آپ کا اونہوں نے لاہور میں دو مرتبہ سنا۔ ان کو دیکھکر یا سن کر یہ گمان ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے عزیز اوقات کا حصہ عورتوں میں گذارتے ہیں۔ اور کیا تو عورتوں میں مست رہنے والے شخص کا یہ حقہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ دین اسلام اور قرآن شریف کے زندہ مذہب اور زندہ کتاب ہونے کا مدعی ہو۔ اور عملاً اُسے ثابت کر کے دکھلاوے۔ اور دو لاکھ کے قریب انسان اس کے ہاتھ پر گناہ سے توبہ کر کے نفوس کا تزکیہ حاصل کرتا ہو۔ اس ریمارک پر اُن کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ عیسائی لوگ آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس قسم کے ریمارک کرتے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا۔ کہ وہ وجوہات بالا کو مدنظر رکھ کر ایک دور اندیش دل اور غور کن دماغ سے ایک صحیح نتیجہ نکالتے اور پھر جہاں اختلاف رائے لکھا تھا۔ اپنی بھی رائے لکھ دیتے۔ اور اگر عوام کا خیال اُن کے نزدیک قابل قدر تھا۔ تو کم از کم اتنی کوشش ہی ضرور کرتے کہ لاہور کی مستورات جوق در جوق آتی ہیں۔ ان کو ہی روک دیا جاوے۔ یا انہیں

سے چند ایک کی شہادت لے کر اپنے خیال کی۔ اصلاح کر لی جاتی۔ اور اس سے بڑھ کر ہمیں افسوس۔ لکھنے اس شعر پر ہے۔ ؎ بک گیا ہوں جنون میں کیا کیا کچھ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔ جو کہ مضمون کے آخر میں ہے، اگرچہ اس شعر کے رقم کرنے سے اونہوں نے فہیم لوگون کے نزدیک اس آرٹیکل کی وقعت کو کھو دیا ہے۔ اور اپنے عزیز اوقات کو بالکل ضایع کرنے کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ جس حالت میں تمام مضمون جنون کی بکواس ہوا۔ تو اس سے کوئی شخص مضمون نویس کی کسی مخالف یا موافق رائے کو وقعت نہیں دیسکتا۔ لیکن اسی مضمون میں چونکہ وہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی تقریر پر یہ ریمارک کرتے ہیں دو مگر کیا مخالفین مولوی صاحب کے جواب میں دیوانہ بکار خویش ہشیار نہیں کہہ سکتے" اس لئے ہم انہی سے پوچھتے ہیں۔ کہ آپ جو مجنون بنے ہیں تو کس ہوشیاری کو مدنظر رکھا ہے۔ اور کیا مرزا صاحب کو مجنون لکھنے کا ہی تو یہ نتیجہ نہیں کہ خود کو مجنون لکھدیا اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آیندہ ریمارکون میں وہ اس نصیحت کو یاد رکھینگے۔ جو کہ لاہور میں حضرت مرزا صاحب نے وسعت اخلاق اور اختلاف مذاہب پر خود کھڑے ہو کر کی تھی۔ کیا لیڈر کے عنوان میں جس ٹھوکر کا ذکر یون کیا ہے۔ ؎ افتادگی میں ہی مجھے معراج ہے نصیب۔ ٹھوکر بھی کھائی ہے تو محبت کی راہ میں" وہی ٹھوکر خود تو نہیں کھائی۔ کاش کہ وہی ہو۔

مسلمان ہمعصرون سے ضروری خطاب

ہمیں اپنے بعض اہل اسلام ہمعصرون پر کمال افسوس ہے کہ وہ صرف اخبار کی اشاعت پر برا اثر پڑتا ہوا دیکھ کر یا چند ایک متمول اور ذی وجاہت لوگون کی ناراضگی کو مدنظر رکھ کر عمداً اظہار حق سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ غیر از اسلام لوگون کے حالات اور تقریرین تو وہ انشراح صدر سے لکھین لیکن حضرت مرزا صاحب کے صحیح حالات اور آپ کی تقریرون کو درج کرتے وقت ان کو موت کا سامنا ہو غضب خدا کا کہ مس اینی بسنت باوجود بت پرست ہونے کے اگر اسلام پر لکچر دے۔ یا ایک عیسائی انگریز ولایت یا امریکہ سے آیا ہوا اسلام پر تقریر کرے۔ تو اُسے فخر سے اخبارون میں لکھا جاوے۔ اور ترجمہ در ترجمہ ہو کر ان کی اشاعت ہو۔ لیکن جب ایک شخص جو فدائے اسلام ہے اور کیا بہ لحاظ اپنی لیاقت کے کیا بہ لحاظ وجاہت کے کیا بہ لحاظ شہرت کے اسلام کی تائید مین تصانیف کرے۔ تقریرین کرے۔ مخالفین مذاہب کو دعوت دے تو اس کے کلام سے نفرت کی جاوے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ دعوے کو چھوڑ کر کیا حضرت مرزا صاحب کی تصنیفون اور تقریرون میں کوئی بھی بات اس قابل نہیں ہوتی کہ جس کو تم لوگ اسلام کی طرف سے فخر کے طور پر دوسرے مذاہب کے آگے پیش کرو۔ اس زمانہ میں یہ بھی ایک ظلم عظیم ہے۔ جو کہ اہل اسلام کے قومی اخبارون کے ایڈیٹرون کے ہاتھ سے ہو رہا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ یہ صرف ایک مشرکانہ خیال ہے۔ جس نے ان اسلام کے نام لیوا ایڈیٹرون کو اس بابرکت کام سے روکا ہوا ہے۔ ان کے دماغ میں یہ ہے کہ چونکہ ہمارے خریدارون کا کثیر حصہ مرزا صاحب کا مخالف ہے۔ اس لئے اگر ہم ان کی کسی بات کی تائید کرینگے۔ یا ان کے مضامین درج اخبار ہونگے۔ تو لوگ مرزائی خیال کر کے اخبار کی خریداری سے دست بردار ہونگے۔ حالانکہ آج اگر ان کو معلوم ہو۔ کہ ہماری اخبار کے خریدارون کا بڑا حصہ مرزائی ہے۔ تو یہ زر پرست قوم آج ہی اپنا رُخ بدلدے۔ یہ لوگ اور دوسرے ان کے ہم خیال بالکل یخشون الناس کخشیة اللہ او اشد خشیة کے مصداق ہیں کہ وہ لوگون سے ایسے ڈرتے ہیں۔ جیسے کہ اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ بلکہ خدا سے بھی زیادہ ان کو لوگون کا ڈر ہے۔ کاشکہ ان کو خدا پر ایمان ہوتا اور وہ اُسے اونہی قدرتون کا صاحب خیال کرتے۔ جن کا وہ واقعی صاحب ہے۔ کہ اگر ہم اظہار حق سے اپنے مولا کریم کو خوش کرینگے۔ تو وہ ہر حال میں ہمارا محافظ و ناصر ہوگا۔ اور ان کو علم ہوتا۔ کہ اللہ تعالےٰ محسنین کا اجر ضایع نہیں کرتا۔ تو وہ اس جرم کے مرتکب ہرگز نہ ہوتے۔ اور یہی وہ ایمان ہے۔ جس کی روح دلون مین نفخ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ لیکن جہانتک ہمارا خیال ہے وہ وقت بھی آنیوالا ہے۔ جبکہ ان لوگون کو طوعاً و کرہاً وہی بات کرنی پڑیگی۔ جو کہ ہم اب چاہتے ہیں۔ اور ہم اُمید کرتے ہیں۔ کہ جن ایڈیٹر صاحبان کو ہماری اس رائے سے اتفاق ہے۔ وہ ضرور ہماری تائید میں قلم اوٹھائینگے۔ اور یاد رہے۔ کہ جس مسلک پر ہم نے ان کو خطاب کیا ہے۔ اس کے اختیار کرنے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے مریدی ثابت ہون بلکہ فرائض منصبی کی تکمیل اور وسعت اخلاق کا سبق ہے۔

لاہور مین دو جمعے

اس قیام مین دو جمعے ہوئے جن مین سے اول جمعہ حضرت مولٰنا مولوی عبدالکریم صاحب نے اور دوسرا جمعہ حضرت حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب نے پڑھایا۔ ۲ ستمبر کو جمعہ کی نماز طیار تھی۔ کہ اتنے میں یہ روح افزا بشارة پہونچی کہ خود حضرت مسیح موعود تشریف لانے والے ہیں۔ تھوڑی سی انتظار کے بعد حضور علیہ السلام رونق افروز ہوئے حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب نے سورہ انا اعطینک الکوثر کی تفسیر خطبہ مین فرمائی۔ بعد ادائگی جمعہ حضرت اقدس بہر حسب درخواست خدامان ایک کرسی پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور پنجابی زبان میں تقریر فرمائی۔ جس میں حضار مجلس کو موت سے خوف اور آیندہ کی فکر گناہ سے توبہ اللہ تعالےٰ کی صفت غفاریت اور رحیمیت پر وعظ فرمایا جسے ہم انشاء اللہ دوسرے موقعہ پر ہدیہ ناظرین کرینگے۔

احمدی جماعت کے محترم اور مکرم حضرة مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی بھی اس جمعہ میں شریک تھے ان آخری ایام میں آپ بھی تشریف لے آئے تھے۔

(باقی آیندہ)

قادیان اور سلسلہ احمدیہ کی خبرین

—— ۵ ستمبر کو قادیان میں عمدہ بارش ہو گئی ہے۔ اگرچہ وہ کافی نہیں کہی جاتی۔

—— حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب حسب الارشاد حضرة اقدس ایک ہفتہ سے زیادہ ہوا کہ گورداسپور تشریف لیگئے۔ آپکی عدم موجودگی میں چھوٹا لڑکا عبدالقیوم سخت بیمار ہو گیا۔ اس وجہ اپنے اہل وعیال کو اپنے وہین طلب کر لیا ہے

—— سنا گیا ہے۔ کہ خود حکیم نورالدین صاحب گورداسپور میں علیل ہو گئے۔ مگر اب آرام ہے

—— حضرت مولانا عبدالکریم صاحب لاہور سے سیالکوٹ تشریف لیگئے

—— مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی جلسہ لاہور کے اختتام کے بعد سے قادیان میں مقیم ہیں۔ اور ایسے وقت میں ان کی موجودگی غنیمت ہے

وفات۔ سید میر گلشاہ صاحب احمدی جو سید حیات علی شاہ صاحب احمدی کے برادر عزیز تھے۔ افسوس کہ ۱۴ اگست کو بعارضہ دق و سل فوت ہو گئے۔ ان کے بھائی حیات علی شاہ صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ کی درخواست احمدی جماعتون سے کرتے ہیں۔ مرحوم ایک جوشیلا احمدی نوجوان تھا۔ خدا غریق رحمت کرے۔

—— ۱۶ ستمبر کو قادیان میں ایک غیر احمدی نوجوان ۳ گھنٹہ کے اندر اندر بیمار ہو کر مر گیا۔ باہر سے اچھا بھلا آیا تھا پھیپھانی سے خون آیا۔ یہی موت کا باعث ہے۔

—— مقدمہ گورداسپور میں صفائی کے گواہ حضرة اقدس

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل جہلمی شایع ہوا۔

سے کام لو تو خدا کبھی ضائع نہ کریگا اسلام مین ہزارہا ایسے ہوئے ہین کہ لوگون نے صرف ان کے نور سے ان کو شناخت کیا ہے ان کو مکارون کی طرح بھگوے کپڑے یا لمبے چوغے اور خاص خاص تمیز کرنے والے لباس کی ضرورت نہین ہے اور نہ خدا کے راستبازون نے ایسی وردیان پہنی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خاص ایسا لباس نتھا جس سے آپ لوگون مین تمیز ہو سکتے بلکہ ایک دفعہ ایک شخص نے ابوبکر رضہ کو پیغمبر جان کر ان سے مصافحہ کیا اور تعظیم و تکریم کرنے لگا آخر ابوبکر رضہ اٹھکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پنکھا جھلنے لگ گئے۔ اور اپنے قول سے نہین بلکہ فعل سے بتلادیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہین مین تو خادم ہون (سبحان اللہ کیا ادب تھا اور ایسے ادب والے کیون نہ صدیق ہون) جب انسان خدا کی بندگی کرتا ہے تو اسے رنگدار کپڑے پہننے ایک خاص وضع بنانے اور مالا وغیرہ لٹکا کر چلنے کی کیا ضرورت ہے ایسے لوگ دنیا کے کتے ہوتے ہین خدا کے طالبون کو اتنی ہوش کہان کہ وہ خاص اہتمام پوشاک اور وردی کا کرین وہ تو خلقت کی نظر سے پوشیدہ رہنا چاہتے ہین بعض بعض کو خدا تعالے اپنی مصلحت سے باہر کھینچ لاتا ہے کہ (اپنی الوہیت کا ثبوت دیوے) آنحضرت صلعم کو ہرگز خواہش نہ تھی کہ لوگ آپکو پیغمبر کہین اور آپ کی اطاعت کرین اور اسی لئے ایک غار مین جو قبر سے زیادہ تنگ تھی جاکر آپ عبادۃ کیا کرتے تھے اور آپکا ہرگز ارادہ نتھا کہ اس سے باہر آوین آخر خدا نے اپنی مصلحت سے آپکو خود باہر نکالا اور آپکے ذریعے سے دنیا پر اپنے نور کو ظاہر کیا انبیاء تلامیذ الرحمن ہوتے ہین ان کا کوئی مرشد وغیرہ نہین ہوتا وہ دنیا سے بالکل فانی ہوتے ہین وہ ہرگز اپنا اظہار نہین چاہتے مگر خدا ان کو زبردستی باہر لاتا ہے انسان کیا وہ تو فرشتون سے بھی اخفا چاہتے ہین اور ان کی فطرۃ ہی اس قسم کی ہوتی ہے وہ خدا کے نزدیک زندہ ہوتے ہین لیکن جن کو دنیا کا خیال ہوتا ہے اور چاہتے ہین کہ لوگ ان کو اچھا جانین وہ خدا کے نزدیک مردار ہوتے ہین اور ہزارون قسم کی تصنعات سے ان کو کام لینا پڑتا ہے وہ شیطان ہوتے ہین ان سے دور رہنا چاہیے وہ لوگ جنکو دیکھکر خدا یاد آتا ہے وہ اور ہین نہ کہ یہ

پس یاد رکھو کہ زبان سے خدا کبھی راضی نہین ہوتا اور بغیر ایک موت کے کوئی اس کے نزدیک زندہ نہین ہوتا جس قدر اہل اللہ ہوتے ہین سب ایک موت قبول کرتے ہین اور جب خدا ان کو قبول کرتا ہے تو زمین پر بھی ان کی قبولیت ہوتی ہے پہلے خدا تعالے خاص فرشتون کو اطلاع دیتا ہے کہ فلان بندے سے مین محبت کرتا ہون اور وہ سب اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہین حتی کہ اس کی محبت زمین کی پاک دلون مین ڈالی جاتی ہے ۔۔۔ وہ اُسے قبول کرتے ہین۔ جب تک ان لوگون مین سے ۔۔۔ نہین بنتا تب تک وہ پنپتا اور نشو و نما پانے کے قابل نہین کر ۔۔۔

ضوابط

(۱) حجم اخبار کا ۸ صفحہ ہین جسمین ٹائیٹل پیج شامل ہے۔ دو فالتو صفحہ صرف امتحاناً چندماہ اشتہارون کیلئے ازاد ہین بعض تاریخون پر کثرۃ مضامین کے لحاظ دس صفحہ بھی ہو جاتے ہین لیکن وہ آئندہ نمبر یا نمبرون مین وضع کر لئے جاتے ہین

(۲) مضامین۔ البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلہ پر پہونچا [illegible] بصورتہ نہ ہو تو نقد برون وغیرہ کے آپکی تصنیفات مین سے عمدہ مضامین تبلیغ عمدہ آمد اور ازدیاد معرفت کیلئے یادہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہین انکے بعد درس قرآن سے نکات احمدیہ جماعت کی خبرین اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت [illegible]

(۳) اوقات اشاعت۔ اخبار کی اشاعت کی تاریخین اگرچہ ہر ماہ یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ ہین اور حتی الوسع بڑی دیانتداری سے کوشش کی جاتی ہے کہ ان پر اشاعت ہو مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ اپنے ذمہ نہین لیتا۔

(۴) خط و کتابت۔ کارخانہ کے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے اور جبتک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ [illegible]

(۵) عدم رسید اخبار۔ اگر ایک ہی مقام یا اسکے گرد و نواح مین اخبار پہنچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ مین اطلاع [illegible] ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم [illegible]

(۶) تبدیل پتہ۔ تبدیلی کے وقت چندون پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہان پتہ بدلنا ہو

(۷) چندہ سالانہ پیشگی اگر بلا تقاضائے خود ارسال کیا جاوے ۔۔۔ (انگلستان) ۔۔۔ پیشگی بذریعہ وی پی جس مین ایک کتاب قیمتی ارسال ہوتی ہے ۔۔۔۔۔۔ برٹش فارن ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ہے جو خریدار ایکدو ماہ بعد ادائیگی قیمت کے وعدہ پر اخبار جاری کراتے ہین اگر ان کا چندہ بلا تقاضا ادا نہ ۔۔۔

اس کا قدر کیا جاوے

سچائی کا معیار — یاد رکھو خدا کے بندون کا انجام کبھی بد نہین ہوا کرتا اس کا عدہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی بالکل سچا ہے اور یہ اسیوقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولت کی مخالفت کرین فریبی مکارون سے دنیا مخالفت نہین کیا کرتی کیونکہ دنیا دنیا سے ملجاتی ہے لیکن جسے خدا برگزیدہ کرے اس کی مخالفت ہونی ضروری ہے سچے کے بعد ایک بڑے طوفان کے بعد لوگ ملا کرتے ہین اور عقلمند لوگ جان جاتے ہین کہ اگر یہ خدا تعالی کی طرف سے نہ ہوتا تو اتنی مخالفت پر کیسے کامیاب ہوتا یہ سب امور (مخالفت وغیرہ) خدا کی طرف سے ہوتے ہین اور اس مین وہ اپنے بندے کا صبر دکھاتا ہے اور دکھلاتا ہے کہ دیکھو جنکو مین انتخاب کرتا ہون وہ کیسے بہادر ہین کیونکہ جھوٹے کے لئے پانچ چھ دشمن ہی کافی ہوتے ہین لیکن ان کے مقابلہ پر ایک دنیا دشمن ہوتی ہے اور پھر یہ غالب آتے ہین۔ ایک جھوٹا تحصیلدار اگر ایک گاؤن مین جاوے اور ایک ادنیٰ سا آدمی بھی یہ کہدے کہ مجھے اس کی تحصیلداری مین شک ہے تو آخرکار وہ اسی دن وہان سے کھسک جاویگا کہ میرا پول کھل گیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مین چور ہون جھوٹے کی استقامت کچھ نہین ہوتی لیکن خدا تعالے اپنے بندون کی استقامت کا فوق الکرامت نمونہ دکھاتا ہے اور اُسے دیکھ دیکھ کر لوگ تنگ آجاتے ہین اور آخرکار بول اُٹھتے ہین کہ یہ سچون کی استقامت ہے سچائی پر اگر ہزار گرد و غبار ڈالا جاوے پھر بھی وہ باہر نکل کر اپنا جلوہ دکھائیگی ✧

احکام — فتنہ کی بات نہ کرو شر نہ کرو۔ گالی پر صبر کرو کسیکا مقابلہ نکرو جو کرے اس سے سلوک اور نیکی ۔۔۔

سے پیش آؤ شیرین بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو۔ اور دشمن بھی جان لیوے اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہین رہا جو کہ پہلے تھا مقد[مات] مین سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ مین داخل ہونیوالے کو چاہئے پورے دل۔ پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جاوے۔ دنیا ختم ہونے پر آئی ہوئی ہے۔ اس کے ۔۔۔ آپ نے کسوف ۔۔۔ خسوف اور طاعون کا ذکر کیا ہے کہ ایک آسمانی نشان ہے اور ایک زمینی۔ اور پھر تاکید فرمائی کہ خدا سے معاملہ صاف رکھو۔ فقط

خدا تعالے مجھے اور آپ کو اور دوسرے بھائیون کو ان تمام وصایا پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے

آمین

(ایڈیٹر)

خبرون کی نسبت انتظام

عالیجناب سید تفضل حسین صاحب تحصیلدار پنشنر ورئیس اٹاوہ نے البدر کو زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے مشورہ دیا ہے کہ اس مین آجکل خصوصیت سے ایک حصہ خبرون کا رکھا جاوے اور جنگ روس و جاپان کے حالات حتی الوسع بسط سے درج ہون جہان تک غور کی جاتی ہے آپ کا مشورہ بہت ہی قیمت نظر آتا ہے کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں خبرون سے واقفیت حاصل کرنیکا بھی ایک مذاق ہے اور ہمارے احمدی احباب کو جن کو یہ شوقی ہے مذہبی اور دینی غیرت رکھنے کے پھر بھی ایسے ۔۔۔ ہین جن مین حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام ۔۔۔ پر سفاہت سے نکتہ چینی کی ہوئی ۔۔۔

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طبّ روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہی اور جسم کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہی اور جسکے ذریعہ سے بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہی اسکا صحیح اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہی جو ہدایات اسمین درج ہین انپر مشق کرنیسے انسان صحت نیست رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہی اور خیالات مین یکسوئی اور انکے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہی اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والون نے وہ مبالغے کیے ہین کہ آسمان اور زمین کے قلابے ملا دئے ہین اور انکی مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا اقرار دیدیا ہوتا ہی لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہی کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیۂ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہی جیسے خدا کی ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہی ویسے ہی اسی کا ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہی اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہی جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کی متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کرین قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی اس کا اور دیگر معترضین کے اعتراضون کی جواب اس مین دئے گئے ہین۔ ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہی اور مسئلہ جہاد - اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصص

سِرّ مکتوم یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہی اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہی اور دکھلایا ہی کہ جن مردون کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل مین ہی خود اس سے ثابت ہی کہ وہ اصلی حقیقی طور پر مردہ نتھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۸

رویائے صالحہ اسمین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے ہے قیمت ۲

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد مین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱ر

قولِ صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہی قیمت ۱ر (محصولڈاک بذمہ خریدار)

القرآن بالقرآن یہ ایک بینظیر تفسیر ہی جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کی ساتھ تصنیف فرماکر حضرۃ مسیح آخر زمان عم اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو لفظ سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ بے نظیر زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون [illegible] حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام کی بعض [illegible] طیار ہو چکی ہی خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض منفعت کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے۔ [illegible] مجلد ۸ر پارہ الم کی قیمت ۱۶ر پارہ عم ۲ر المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام [illegible] اوری ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہیئن نہ کہ دفتر البدر مین۔

[illegible] **فلشن کے سٹ** ناظرین ہماری یہان میناکاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہی فائدہ یہ ہی کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہین اور یہ عمر بھر مین ایک دفعہ کافی ہین نمبر ۱ - بٹن سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ۱۲ر نمبر ۲ - بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹ر نمبر ۳ - بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۸ر نمبر ۴ انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ر خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ ایس جی - ایم کمپنی گجرات پنجاب۔

عمدہ ہر قسم کا اور نیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی و انگریزی دھری پنکھہ دلنگی ہر [illegible] سوسی ہر قسم دھر کے بنیان وجراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر کی [illegible] سواران و سپاہیانہ و پاجامہ ہر طرح کی جوتی خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور [illegible] دیسی انگریزی [illegible] وغیرہ وغیرہ برتن مرادآبادی گلوبند ہر قسم کے خورد و کلان شانہ مردانہ اور زنانہ لکڑی کی اور [illegible] کے ہر قسم خورد و کلان تولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی چاقو دیسی [illegible] سے دریافت کرو۔

[illegible] محمد کرتا جنا سیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱ر-

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳ر

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب سنجانب فاضل امروہی قیمت ۱ر

الہامی دعا - رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱ر

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گجرات ۱ر

نظم برائے منشورات بطریق کامن مصنفہ " " " "

رستائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نہایت اعلیٰ قسم ۱ر فی تولہ اوسط قسم ۸ر تاجرونکو [illegible]

الشہادتین اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من و عن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود ع کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہی [illegible]

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان مین دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے $\frac{26\times20}{4}$ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف [illegible] دفتر البدر سے مل سکتا ہے [illegible]

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ع - کارڈ سائز پر ۴ر کیبنٹ سائز پر ۸ر نصف درجن کی خریدار کو [illegible]

مذکورہ بالا اشتہار کی حوالگی تمام درخواستین بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی [illegible]

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) **حجم اخبار** کا ۸ صفحے ہین جسمین ٹائیٹل پیج شامل ہے دو فالتو صفحہ صرف اتفاقاً چند ماہ اشتہارون کی لئے ایزاد ہین بعض تاریخون پر کثرۃ مضامین کے لحاظ سے دس صفحہ بھی دئے جاتے ہین لیکن وہ آئندہ نمبرون مین وضع کر لئے [illegible]

(۲) **مضامین البدر** کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات حتی الوسع [illegible] کے آپ کی تصنیفات مین سے عمدہ مضامین تبلیغ علماً و ایزاد معرفت کے لئے یاددہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہین اس کے بعد درس قرآن سے نکات اور جماعت احمدیہ کی خبرین اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات ...... اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخین اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸-۱۶-۲۴- ہین اور حتی الوسع بڑی دیانت داری سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ واری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ اپنے ذمہ نہین لیتا۔

(۴) **خط و کتابت** کارخانہ کے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ وار نہین۔

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح مین اخبار پہونچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ مین اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کی وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہان پتا بدلنا ہی ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ وار نہین۔

(۷) **چندہ سالانہ پیشگی** اگر بلا تقاضا خود ارسال کیا جاوے ۲ر پیشگی بذریعہ وی پی جس مین ایک کتاب قیمتی ۱ر [illegible] برٹش فارن ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ہے - جو خریدار ایک دو ماہ بعد [illegible]

الانوار الاسلام پریس قادیان دار الامان مین محمد افضل [illegible]

البدر کی اصلاح - ہمارا ارادہ ہے کہ البدر اخبار مین حضرة اقدس کی تقریر اور حضرة مولوی صاحبان کے خطبات وغیرہ کتابی شکل مین ہدیہ ناظرین کئے جاوین یا کل البدر اخبار کو ہی کتاب کی صورت مین بدل دیا جاوے تاکہ تقریرون وغیرہ کی ایک الگ کتاب بنتی جاوے لیکن اس مین چند ایک مشکلات نظر آرہی ہین [illegible] مین پیش کرکے پھر قطعی فیصلہ ہوجاویگا (مینیجر)

عام خبرین

حضور وایسرائے - نے تجویز کیا ہے کہ دربار دہلی کی یادگار مین دربار کی ویران جگہ پر ایک منار لگایا جاوے

اپریل آئندہ - سے پنجاب مین ایک اور ضلع کا ایزاد کیا جاوے گا - اس کی تجویز عرصہ سے زیر غور تھی - اب قطعی فیصلے کے بعد آخری منظوری دیدی گئی - اس ضلع کا نام اٹک ہوگا - راولپنڈی اور جہلم کے ضلعون سے تحصیلین نکالکر اس ضلع مین شامل کیجاوینگی

گورنمنٹ ہند - نے تمام افسران خزانہ کے نام ہدایت شایع کی ہے کہ فوجی افسرون سے چاندی کے گھسے ہوئے سکے بلا حجت لے لیا کرین

لندن - مین آج کل ایک ترکی پہلوان بڑی معرکے کی کشتیان لڑ رہا ہے - اور اپنے تئین سلطان کا پہلوان کہتا ہے

بڑی لڑائی کی خبر ہے - کہ دریا یالو پر روسی اور جاپانی افواج مین سخت لڑائی ہوئی - زار نے تقریر مین کہا کہ ہم جاپان کو سوگنا نقصان پہنچاوینگے

سلطان المعظم کے ایک منظور نظر سامان احمد مظہر اور ایک مشہور روسی پہلوان کے درمیان ۲۰ جنوری کو کشتی ہوئی - انعام فاتح کے لئے بیس ہزار روپیہ تھا جس کے شرط یہ تھی - کہ پون گھنٹہ کے بعد دو دفعہ گرایا جاوے - روسی پہلوان نے بجلی کیطرح جھپٹ کر ترک پہلوان کا پنجا توڑ دیا - اور اس کو بیکار کرکے فوراً اس کی چھاتی پر سوار ہوگیا - ڈاکٹر نے فوراً کشتی ترک کرادی - کیونکہ زخم سے ترکی پہلوان بہت بیحال تھا - انعام تو روسی پہلوان کو مل گیا - مگر کشتی دوبارہ ہوگی - تعجب ہے - کہ جس حالت مین سلطنت عثمانیہ کو کمزوری کی وجہ سے ہر چہار طرف سے خطرات ہین - تو ایسے ان دنگلون سے کیا فائدہ ہے - یہ وقت تو توجہ الی اللہ کا ہے

پشاور - چند دیسی ڈپٹی کمشنر صاحب بنگلہ کے اردگرد کھیل رہے تھے - اور حسب عادت شور و غوغا کر رہے تھے - مسٹر ہیرٹ کالڈ کا جوش مین بھرا ہوا بنگلہ سے نکل پڑا - اور لڑکون کو ڈانٹ کہ شور بند کرو - مگر لڑکے اپنی دھن مین رہے - عیسائی کو جوش آگیا - کہ گاؤ منتی چھوڑ کر انگریز کا موافق ہوکر ولایتی شیر بچہ کا حکم نہین سنتا - اندر جاکر بندوق اٹھا لایا - اور باہر آتے ہی لڑکون پر فائر کردیا [illegible] کی ٹانگ مین شدید زخم پہنچے - عیسائی گرفتار ہوکر ضمانت پر رہا ہے -

لودیانہ - مین پچھلے ہفتہ طاعون سے ۳۰۳۰۹ امرے گے گورداسپور ۸۱۹ - سیالکوٹ ۲۷۵ - شاہپور ۲۹۰

ہفتہ مختتمہ - ۲۰ فروری کل آمدنی ریلوی ہند ۴۳ لاکھ ۵۴ ہزار ۷۰۰ روپیہ تھی فی میل ۲۸۴ روپیہ

سومالی لینڈ - کا ملا قلت خوراک سے تنگ آرہا ہے اسی واسطے نیزہ بردار الگ کئے گئے ہین -

برٹش - افسر پریشان ہین کہ کیا کرین - نہ ان کو مار سکتے ہین - نہ ان کو پال سکتے ہین

نیوزی لینڈ - سے ایک آباد قصبہ کے غرق بحر ہونے کی خبر آئی - اور پوٹیکی نام ہے - تمام باشندے بندرگاہ کے جہازون پر سوار ہوکر بچ گئے

ڈاکٹر عبد الغنی کابل سے آتے ہوئے روگ لی گئی تھی - وہ پشاور مین پہنچ گئے ہین -

امیر کابل کے حکم سے حاکم جلال آباد نی روک لیا تھا - ایک ماہ بعد مخلصی پائی ہے

جیل لاہور کے بعض قیدیون نے سلاخین توڑ کر بھاگ جانے کی کوشش کی - فوراً خبردار ہوگئے - لہذا قیدی بھاگنے نپائے -

لاہور - مین بریڈلا ہال جل کر خاکستر ہوگیا - اس کے لئے چندہ کھولا گیا - تیس ہزار روپیہ درکار ہے

شہر لاہور - مین کوئی کوئی واردات طاعون کبھی کبھی محلہ مین سننے مین آئی ہے

نواب صاحب ڈیر نے بھی حجاز ریلوی کیلئے دس ہزار روپیہ بمبئی کے قنصل عثمانیہ کو روانہ کیا ہے

حجاز ریلوی - کا چندہ ایک کروڑ روپیہ سے بڑھ گیا - مان تک بن گئی ہے جو کہ دمشق سے ۴۵۰ کیلوم ہے

عدن کی حدبندی مین قریب پچاس میل علاقہ باقی ہے

سپرنگفیلڈ (اوہائیو) مین ایک حبشی کو فرنگیون نے جلادیا اسپر کسیان جوش و فساد برپا ہو رہا ہے

دو ہزار - فرنگیون نے حبشیون کی بستی جلادی بیس آدمی کباب کئے گئے

پورٹ - ارتھر کیطرح ولاڈیووسٹک کی خبر لینے کیلئے جاپانی دلے ہین - یہ بندر سائبیریا کا ہے

جاپانیون نے منگل کی رات کو تالنوان پر گولہ باری کی - تب پھر پورٹ ارتھر پر حملہ کیا

بحیرہ چین - اور پیچیلی پر تمام و کمال جاپانی دبدبہ غالب ہے

پورٹ - ارتھر مین روسی جنگی ۱۸ بیڑے بیکار ہوگئی قلعہ بھی تباہ کیا گیا ہے

یہان سے تمام مدبر بھی اندرون ملک کو منتقل کئے گئے ہین - [illegible]

[illegible] سے بھی گذادہ بہت مشکل ہوگیا ہے

تار خبر سے معلوم ہوا - کہ روسیون نے چار بڑی توپین بذریعہ ریلوی نیوچوانگ مین اتاری ہین

پیرس - میونسپلٹی نے روسی و جاپانی مجروحین کی امداد کیلئے ۲۰۰۰ فرنیک دئے ہین

پیرس - میونسپلٹی نے روس کو ایک ایڈریس بھیجا ہے جس مین فتح روس کی ہے

روسی جنگی جہاز کریٹ و مصر کی بندرگاہون پر ٹھیرے ہین کے جواز کا سوال کیا گیا ہے

برٹش وزیر اعظم نے جواب دیا معاملہ اہم ہے برٹش گورنمنٹ غور کر رہی ہے

روس - کو یہان ٹھیرنے کا حق نہین ہے - یہ ملک [illegible] ہین - اس کا فیصلہ کیا جاویگا

جنگ کی خبرین

ٹنٹسن کے انگریزی اخبار چائنا ٹائمز پر برٹش سفیر چین کی طرف سے نالش کی گئی - وجہ یہ ہے کہ اس اخبار نے روس کے خلاف سخت ناواجب توہین آمیز مضمون لکھا - اڈیٹر اخبار کا نام [illegible] کاون ہے

مسامفو کے متصل جاپانیون نے روسیون کا ایک اور [illegible] پکڑا جسکا نام راشبری ہے

پورٹ ارتھر کے حملہ سوم مین روسیون کا ایک اور جہاز [illegible] جل اٹھا تھا -

کوریہ مین چینگادی کا روسی کو لنگ سٹیشن ہے جاپانیون نے بزور اسپر قبضہ کرلیا

ولاڈیووسٹک پر جاپانی حملہ خام نکلا ایک عورت قتل ایک [illegible] زخمی ہوا -

امریکا نے موکدین و پورٹ ارتھر مین قنصل رکھنے چاہے روس نے روکدیا ہے -

جزیرہ ہیسون تان پر جاپان قابض ہوا روس تین روز پہلے خالی کرگیا تھا

پورٹ ارتھر کی طرح ولاڈیووسٹک کی خبر لینے کے لئے جاپانی [illegible] ہین یہ بندر سائبیریا کا ہے -

امریکا مین جاپان کے حق مین ہمدردی کا فیلنگ ہے جس کے لئے جاپان مشکور ہے -

ولاڈیووسٹک مین عظیم الشان گھبراہٹ ہے اکثر باشندے اپنے قبائل روانہ کر رہے ہین - یہان سے تمام مدبر اندرون ملک کو منتقل کئے گئے ہین - سامان خوراک وغیرہ دکان ہوگیا اس سے بھی گذارہ بہت مشکل ہوگیا ہے

[illegible] اتاری ہین تار سے معلوم ہوا ہے

نیوچوانگ - مین روسی طیاریان دیکھکر نیوٹرل [illegible]

...ذ یہان سے کھسکنے لگے ہین +

...ن کے برٹش قنصل نے عورتون و بچون کو بھی یہان سے چلے جانے... ح دی ہے برٹش لوگ بھی مائل کئے گئے کہ اب یہان ٹھہرنے... نہین ہے ۔جنگ ترقی پر ہے +

...ن مین جاپانی بیوگان و یتامی کے لئے چندہ ۷۰۰۰ پونڈ ...ع ہوگیا ہے ۔

...عظم و لیاؤ ندی کے درمیانی علاقہ مین بھی روسی فوجین ...ا بڑھا رہی ہین ۔

...اسطہ ریا ۔ مین ریلوے کی حالت ناقص پائی گئی اصلی باشندے ...رو جاپان نکلے ہین ۔

ڈلیووسٹک سے روسی خبر آخری ۱۰ مارچ تک ...کہ دشمن نے گولہ باری شروع کردی ہے + ...ہر لڑائی کی غیر سرکاری تھی ۔ اس مین جاپان نے نین... نقصان اُٹھایا ۔

...یسی لوگ نیوچوانگ سے کل فالتو سامان ریلوے وذخیرہ ...واکر لیجا رہے ہین حتیٰ کہ یہان کی بارکون مین سامان فرنیچر ...باقی نہین چھوڑا

۲ و ۲۴ فروری والے روسی رقعون کے جواب مین جاپان ...بھی اعلان نافذ کیا ہے اس مین بتلایا ہے کہ جنگ ...ا چھیڑی ہے اصل ذمہ وار روس ہی ہے جواب مدلل ہے ...طرف روس دیر کرتا ۔ ادہر جنگی تیاریان بھی کرتا تھا جاپان ...عانہ تھا ۔ جاپان نے بھی ۶ فروری کے جواب مین صاف ...لکھدیا تھا کہ لڑائی لازمی ہے اور نوٹس بھی یہی تھا ۔

...نڈن مین اس جواب کی قدر کی گئی بعض کی رائے مین یہ جواب دینا فضول تھا ۔

...نرل کار وپاٹکن ۱۲ مارچ کو روس سے روانہ منچوریا ہون گے ۔ افسر اعظم ہون گے ۔

والاڈلیووسٹک سے تمام برٹش لوگ روسیون نے نکالدئے برٹش وائس قنصل بھی بدر کیا گیا ۔

بحیرہ چین کے برٹش ایڈمرل نے رائے دی جاپان اکیلے روس سے سمجھنے کو کافی ہوگا ۔

لو اب جا دمدور کشتی پانی کے نیچے چلنے والی تصویر مین خشکی پر دکھلائی گئی ہے

منچوریَن ریلوے کی خراب حالت کی بابت مختلف بیانات شائع کئے گئے ہین بد انتظامی کا عالم طاری ہے اس ریلوے پر سفر کرنا تکلیفات سے خالی نہین ہے ۔ جگہ جگہ ٹرین رک جاتی ہے اور دیر تک رکی رہتی ہے پابندی اوقات کس جانور کا نام ہے ۔ اسپر سردی غضب کی سخت ۔ اس نے رہی سہی ...... کسر پوری کردی ہے ۔ جھیل بیکال مین برفانی طوفان تباہی مچاتے ہین اس کا عبور کرنا نہایت مشکل ہے ایک سالم انجن برفون مین دب گیا ہی یہان کمال سرعت سے پل بنایا گیا مگر وہ کارآمد نہین نکلا مصیبت کی انتہا کا اندازہ کرنے کے لئے یہ خبر کافی ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ سپاہی خونی برفون سے نیچے ہوگئے ہین جاڑون کی سختی نے صحت توڑ ڈالی اور یہ لوگ اعضا جھڑنے سے بیکار ہوگئے ہین ٹرینون کو جھیل بیکال سے بذریعہ گھوڑون کے عبور کرایا گیا اور یہ سپاہی ٹرینون مین سوار تھے کہ جاڑون سے ٹھٹھر کر خراب ہوگئے ہین قیاس کرلیجئے بدنصیب روسیون کے کیا گھڑے ہوتے ہین یہ بھی تازہ خبر ہے کہ پورٹ آرتھر کا جدید ملٹری کمانڈر ایڈمرل ماکاراف پورٹ آرتھر مین آپہونچا ۔ اور یہان سابق ایڈمرل کو سبکدوش کیا ہے اسیطرح دور مشرق کی جانب تمام کمانون پر نئے افسر روانہ کئے گئے اس نازک وقت مین ریلوے نے سچ پوچھئے تو دہوکہ ہی دیا ہے تمام کام نوساختہ تھا لیکن ضروریات کی زد نے پورا نہین اترا ہے + (عام)

دارالامان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

گذشتہ ہفتہ مین قادیان مین خوب بارش ہوگئی ہے بعض اوقات اولے بھی پڑے ۔ جس سے فصلون کے نقصان کا اندیشہ ہے ۔

بوجہ بارش کے ظہر اور عصر نیز مغرب اور عشا کی نمازین جمع ہوتی رہین ۔

منشی رکن الدین صاحب ساکن کرا ضلع   نے اپنے پوتے کی ولادت پر قادیان مین شیرینی تقسیم کرائی

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن مقام دہوری سے پھر جالندھر تبدیل ہوگئے ۔

مولوی محمد احسن صاحب مقام امروہہ مین اشاعت القرآن مصنفہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے ابطال مین تصنیف فرما رہے ہین احمدی احباب کو بڑے شوق و ذوق سے اس کا منتظر رہنا چاہئے +

ایک شرارت کسی شریر نے اپنی خبث کا ثبوت گذشتہ مین اسطرح سے دیا ہے کہ ایک بیرنگ لفافہ حضرت مسیح موعود علیہ... نام لکھکر راقم کی جگہ آپکے مخلص خادم جناب سید محمد حسین صاحب ڈاکٹر

اسسٹنٹ سرجن لاہور کا نام لکھدیا اور اس لفافہ مین ...... سلسلہ کتب کے بعض اوراق جوردی تھے ڈالدیئے ۔ اس خبیث کا منشا سوائے اس کے اور کیا ہوسکتا ہے کہ شوخی اور شرارت سے خدا کے مامور کے ساتھ ٹھٹھا کیا جاوے اس کمبخت کو یہ علم نہین کہ جن کی خبیث روحون کا تو پرورده ہے تجھ سے پیشتر بہت سے ایسے خبیث گذر چکے ہین اور جو ان کا انجام ہوتا رہا وہی آخر تو بھی علی قدر مراتب بھوگیگا ۔

مقدمات ۸ مارچ کو رائے چندولعل صاحب کی عدالت مین پیش ہوئے حضرۃ اقدس ع کی طرف سے جو بیرسٹر صاحب پیروکار تھے بوجہ علالت طبع حاضر نہ ہوسکے ۔ انہون نے علالت کی خبر عدالت کو بذریعہ تار کے پہنچائی اسی لئے مقدمہ کی التوا کی درخواست کی گئی مگر عدالت نے بایں وجہ کہ خواجہ صاحب بھی پیروکار ہین مقدمہ شروع کیا حضرۃ اقدس ع کے تحریری بیانکی نسبت عدالت نے فیصلہ دیا کہ وہ شامل مثل ہو اس کے بعد خواجہ صاحب احمدی وکیل نے ۴ گھنٹہ تک تقریر کی اور اس امر کے ثابت کرنیکی کوشش کی کہ قانونی طور پر مستغیث کے اپنے بیانات اور گواہوں کے بیانات سے یہ امر ظاہر ہے کہ یہ مقدمہ ہمارے برخلاف نہین چلسکتا ۹ کو تقریر ختم ہوئی ۔ مورخہ ۱۰ کو عدالت نے کرم دین والے مقدمہ مین حکیم فضل دین صاحب اور حضرۃ اقدس ع پر فرد جرم قرار دی اور شیخ یعقوب علی صاحب والے مقدمہ مین کرم دین و اڈیٹر سراج الاخبار پر فرد جرم لگایا اور ۱۴ مارچ کو حضرت اقدس ع اور اڈیٹر سراج الاخبار کو طلب کیا ہے ۔ چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت علیل تھی اور آپ اس قابل نہ تھے کہ تکالیف سفر برداشت کرکے گورداسپور جاتے اس لئے ۱۳ تاریخ کو سول سرجن صاحب بہادر ضلع گورداسپور قادیان تشریف لائے اور ملاحظہ فرماکر آپکو سفر کرنے سے روکا اور عدالت مین پیش کرنے کے لئے سرٹیفکٹ بھی دیا + ۲۲

پیسہ اخبار

رائے چندولعل صاحب مجسٹریٹ گورداسپور درجہ اول جن کی عدالت مین احمدی مقدمات دائر تھے اور جہانپر میزان عدل کے دونون پلڑے برابر رہتے دیکھکر ہمین ضرورت پیش آئی تھی کہ مقدمات کا انتقال کسی دوسرے مجسٹریٹ کے پاس کرایا جاوے ان کی نسبت یہ عام خبر مشہور تھی کہ عہدہ مجسٹریٹی درجہ اول سے وہ پھر اپنے عہدہ منصفی پر بصورت تنزل واپس کئے گئے ہین لیکن جلد باز دشمن پیسہ اخبار نے بہت ہی بے ثبوت طریق پر اس کی تردید ۱۹ مارچ کے پرچہ مین شائع کی ہی اسے شرم نہ آئی کہ اگر رائے صاحب کے منصف ہونے کی خبر سچی نکلی تو بحیثیت ایک ایڈیٹر ہونے کے کس قدر روسیاہی اس کی ہوگی اگر واقعی مین رائے چندولعل صاحب اپنے عہدہ پر بصورت تنزل واپس کئے گئے تو اس سے پیسہ اخبار کو کیون قلق اور سوگ کی نوبت پہونچی ۔ خود آریون کی زبانی اسکی تصدیق ہوتی رہتی ۔ پیسہ اخبار کی تردید مین ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ اعلیٰ حکام کی طرف سے تبدیلی ... معلومات کی بنا پر سمجھی ...

...کر لئے سول سرجن صاحب کی شہادہ ۱۵ کو طلب کی ۔ ایڈیٹر سراج الاخبار کو صرف فرد جرم سنایا گیا ۔ اور نوٹ...

کے قوٰے میں طاقت آتی ہے لیکن شکایت کرنا ہے کہ میں چل پھر نہیں سکتا فلان فلان اشیا کھا نہیں سکتا پس جس حالت میں ابھی وہ اس قابل نہیں ہوا کہ اس کی دعا قبولیت کی حد تک پہونچ جاوے تو اسے شکایت کا کیا حق - اصل بات یہ ہے کہ سچا مسلمان بننا ایک سوئی کے ناکے میں سے نکلنا ہوتا ہے - لیکن جب تک یہ (نفس) موٹا ہے تب تک اس میں سے کیسے نکل سکتا ہے ہان ایک طرح مشکل بھی نہیں ہے کہ ہر وقت دعا کرتا رہے دعا سے ہر ایک مشکل حل ہو جاتی ہے تقوٰی اختیار کرو - قرآن شریف غور سے پڑھو اور عمل درآمد کیا کرو یاد رکھو وہ (اللہ تعالےٰ) نہ تو محض انفعال سے خوش ہوگا صرف اقوال سے ہرگز نہ ہوگا یہ اس کی عادت ہے جو ابتدا سے چلی آتی ہے خدمت سے انسان بھی خوش ہوتا ہے اور خدمت ہی سے خدا بھی خوش ہوتا ہے جب وقت اللہ تعالےٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کرتا ہے اور میرے لئے مخلوق پر شفقت کرتا ہے تو اس وقت اس پر فرشتے نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان میں فرق کرتا ہے -

گناہ کو چھوڑنے کا طریق | ہر ایک بدی اور گناہ اپنی کوشش سے اگر دور کرنا چاہو تو کبھی دور نہ ہوگا جب تک خدا تعالیٰ توفیق نہ دیوے اس لئے چاہیئے کہ گناہوں کو یادداشت میں رکھو اور رات دن ان کو دور کرنے کی کوشش کرو اگر ان کا باعث صحبت بد ہے تو اسے ترک کرو اگر بدخلقی ہے جیسے ہر ایک مرض کا ایک سبب ہوتا ہے پس جب تم ان اسباب کو ترک کروگے جس سے گناہ ہوتا ہے تو گناہ خود بخود چھوٹ جاویگا بعض وقت اس میں عاجز بھی آ جاتا ہے اور چھوڑنا چاہے تو بھی اس سے نہیں چھوٹتا ایسی صورت میں دعا سے کام لو یاد رکھو جو مانہ زندگی سے موت بدرجہا بہتر ہے اس سے اتنا تو ہوتا ہی کہ گناہوں کا سلسلہ لمبا نہیں ہوگا (اس سے یہ مراد نہیں ہی کہ نعوذ باللہ خودکشی کرلی جاوے) مگر پوری کوشش اور دعا سے کام لینے سے آخر انسان نجات پا جاتا ہے کیونکہ دعا بھی معمولی شے نہیں ہے اصل میں وہ بھی ایک موت ہی ہے - جب تک انسان ایک بات کے واسطے پورے طور پر مضطرب نہ ہو اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہ جاگے اور خدا کی بارگاہ میں تضرع اور ابتہال سے اپنے آپ کو موت تک نہ پہونچا دیوے تب تک دعا نہیں ہوتی -

طریق دعا - | سب سے ضروری دعا خدا کے سامنے اپنے آپ کو پاک صاف بنانے کی ہے اور اس میں بہت مشقت ہے اگر یہ قبول ہو جاوے اور انسان خدا کی نظروں میں پاک صاف قرار پا جاوے تو دوسری دعائیں خود بخود قبول ہو جاویں گی یعنی اول اول جو حجاب انسان کے دلپر ہوتے ہیں جب وہ دور ہوگئے تو پھر دوسرے حجابوں کے دور کرنے کے لئے بہت محنت کی ضرورت نہیں رہتی ہی دعا ایک مجاہدہ چاہتی ہے - جو دعا سے دور ہے وہ خدا سے دور ہے جو فقیر اڑکر بیٹھ جاتے ہیں آخر ان کو کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے (مثر گدا بننے خیر گدانہ بننے) کہ میرا پیچھا نہیں چھوڑتا تو خدا تو بخیل نہیں ہے وہ بڑا رحیم کریم ہے اگر تم اڑ کر اس سے مانگو اور برابر مانگتے رہو اور جو حق مانگنے کا ہی اس طرح مانگو تو وہ کیوں نہ دیگا ہان دعا چاہیئے صرف زبان کی بک بک ہی نہ ہو جو لوگ اوپری زبان سے دعا کرتے ہیں اور آداب دعا کو انہوں نے مدنظر نہ رکھا آخر کار قبولیت کے آثار نہ دیکھکر خدا سے منکر ہو گئے پنجابی کی یہ مثل خوب ہے -

جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جا

(یعنی جو مانگنا چاہتا ہے اسکو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی چاہیئے اور مانگنے کا حق اسی کا ہے جو اول مر جاوے) دعائیں انسان کی جب کمال اضطرار تک پہنچ جاتی ہیں تو اس کی قبولیت کے سامان کیئے جاتے ہیں

خدائی کا جلوہ جس نے دیکھنا ہو وہ دعا بہت کرے

ان آنکھوں سے وہ نظر نہیں آتا بلکہ دعا کی آنکھوں سے نظر آتا ہے کیونکہ اگر دعا کے قبول کرنے والے کا پتہ نہ لگے تو جیسے لکڑی کو گھن لگ کر وہ نکمی ہو جاتی ہے ویسی ہی انسان پکار پکار کر تھک کر آخر دہریہ ہو جاتا ہے ایسی دعا چاہیئے کہ اس کے ذریعہ ثابت ہو جاوے کہ اس کی ہستی برحق ہی جب اس کو یہ پتہ لگ جاوے گا تو اس وقت وہ اصل میں صاف ہوگا یہ بات اگرچہ بہت مشکل نظر آتی ہے لیکن اصل میں مشکل بھی نہیں ہے بشرطیکہ تدبیر اور دعا دونوں سے کام لیوے جیسے

ایاک نعبد و ایاک نستعین

کے معنوں میں (ابھی تھوڑے دن ہوئے) تبلایا گیا نماز پوری پڑھو صدقہ اور خیرات دو تو پوری نیت سے دو کہ خدا راضی ہو جاوے اور توفیق طلب کرتے رہو کہ ریاکاری عجب وغیرہ زہریلے اثر جس سے ثواب اور اجر باطل ہوتا ہے دور ہو جاویں اور دل اخلاص سے بھر جاوے - خدا پر بدظنی نکرو وہ تمہارے لئے ان کاموں کو آسان کر سکتا ہے (بلکہ کر دیا ہے کہ ایک تیرے جیسا مقدس وجود ہم میں مبعوث فرماکر اپنی طرف راہ نمائی کی -- ایڈیٹر) وہ رحیم کریم ہے -

باکریمان کارہا دشوار نیست

اگر پیچھے لگے رہوگے تو اُسے رحم آہی جاویگا -

خدایابی سے محروم رہنے کے اسباب | بہت لوگ ہیں کہ سیدھی نیت سے طلب نہیں کرتے تھوڑا طلب کرکے تھک جاتے ہیں - دیکھو اگر ایک زمین میں ... چالیس ہاتھ کھودنے سے پانی نکلتا ہے تو تین چار ہاتھ کھود کر جو شکایت کرے کہ پانی نہیں نکلا اُسے تم کیا کہوگے اس قسم کے بدقسمت انسان ہوتے ہیں کہ وہ دو چار دن دعا کرکے کہتے ہیں کہ ہمیں پتا کیوں نہ لگا اور اسطرح ایک دنیا گمراہ ہو گئی ہے وظیفہ اد بجا لا کر کرتے رہے مگر جس حد تک کھودنیسے پانی نکلنا تھا اس حد تک نہ کھود ایسے نہ پہونچے تو خدا کی ذات سے منکر ہو گئے اور آخر کار خلقت کا رجوع اپنی طرف دیکھکر ٹھگ بن گئے اس کا باعث یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کی طرف جس رفتار سے چلنا چاہیئے تھا اس رفتار سے نہ چلے اور اس کے عطا کردہ دوسرے قوٰے اور اعضاء سے کام نہ لیا اور طوطے کی طرح وظیفوں پر زور لگاتے رہے آخر کار لعنتی ہو گئے -

گر نہ باشد بدوست راہ بُردن
شرطِ عشق است در طلب مُردن

اس کے یہ معنے ہیں کہ اس کی راہ پر چلا جاوے یہانتک کہ مر جاوے -

واعبد ربک حتی یاتیک الیقین

کے یہی معنی ہیں وہ موت جب آتی ہی تو ساتھ ہی لفظ ... بھی آ جاتا ہے - موت اور یقین ایک ہی بات ... غرض کہ اس کمزوری اور کسل نے لوگوں کو خدا یابی ... محروم کر دیا ہے کہ پورا حق تلاش کا ادا نہ کیا ... چھلکا ملگیا اسی پر راضی ہو گئے اور دوکاندار ...

برگزیدوں کو ... | ... ضعیف کو دخل ... نہیں ...

کے قویٰ میں طاقت آتی ہے لیکن شکایت کرنا ہے کہ میں چل پھر نہیں سکتا فلان فلان اشیا کھا نہیں سکتا پس جس حالت میں ابھی وہ اس قابل نہیں ہوا کہ اس کی دعا قبولیت کی حد تک پہونچ جاوے تو اسے شکایت کا کیا حق - اصل بات یہ ہے کہ سچا مسلمان بننا ایک سوئی کے ناکے میں سے نکلنا ہوتا ہے - لیکن جب تک یہ (نفس) موٹا ہے تب تک اس میں سے کیسے نکل سکتا ہے ہان ایک طرح مشکل بھی نہیں ہے کہ ہر وقت دعا کرتا رہے دعا سے ہر ایک مشکل حل ہو جاتی ہے تقویٰ اختیار کرو - قرآن شریف غور سے پڑھو اور عمل درآمد کیا کرو یاد رکھو وہ (اللہ تعالےٰ) ہمیشہ افعال سے خوش ہوگا صرف اقوال سے ہرگز نہ ہوگا یہ اس کی عادت ہے جو ابتدا سے چلی آتی ہے خدمت سے انسان بھی خوش ہوتا ہے اور خدمت ہی سے خدا بھی خوش ہوتا ہے جس وقت اللہ تعالےٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کرتا ہے اور میرے لئے مخلوق پر شفقت کرتا ہے تو اس وقت اس پر فرشتے نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان میں فرق کرتا ہے۔

گناہ کو چھوڑنیکا طریق | ہر ایک بدی اور گناہ اپنی کوشش سے اگر دور کرنا چاہو تو کبھی دور نہ ہوگا جب تک خدا تعالےٰ توفیق نہ دیوے اس لئے چاہیئے کہ گناہوں کو یادداشت میں رکھو اور رات دن ان کو دور کرنیکی کوشش کرو اگر ان کا باعث صحبت بد ہے تو اسے ترک کرو اگر بد خلقی ہے جیسے ہر ایک مرض کا ایک سبب ہوتا ہے پس جب تم ان اسباب کو ترک کروگے جس سے گناہ ہوتا ہے تو گناہ خود بخود چھوٹ جاویگا بعض وقت اس میں عاجز بھی آجاتا ہے اور چھوڑنا چاہتا ہے تو بھی اس سے نہیں چھوٹتا ایسی صورت میں دعا سے کام لو یاد رکھو جبر مانہ زندگی سے موت بدرجہا بہتر ہے اس سے اتنا تو ہوتا ہی کہ گناہوں کا سلسلہ لمبا نہیں ہوگا (اس سے یہ مراد نہیں ہی کہ نعوذ باللہ خودکشی کرلی جاوے) مگر پوری کوشش اور دعا سے کام لینے سے آخر انسان نجات پا جاتا ہے کیونکہ دعا بھی معمولی شے نہیں ہے اصل میں وہ بھی ایک موت ہی ہے - جب تک انسان ایک بات کے واسطے پورے طور پر مضطرب نہ ہو اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہ جاگے اور خدا کی بارگاہ میں تضرع اور ابتہال سے اپنے آپ کو موت تک نہ پہونچا دیوے تب تک دعا نہیں ہوتی -

طریق دعا | سب سے ضروری دعا خدا کے سامنے اپنے آپ کو پاک صاف بنانے کی ہے اور اس میں بہت مشقت ہے اگر یہ قبول ہو جاوے اور انسان خدا کی نظروں میں پاک صاف قرار پا جاوے تو دوسری دعائیں خود بخود قبول ہو جاوینگی یعنی اول اول جو حجاب انسان کے دل پر ہوتے ہیں جب وہ دور ہو گئے تو پھر دوسرے حجابوں کے دور کرنے کے لئے بہت محنت کی ضرورت نہیں رہتی ہی دعا ایک مجاہدہ چاہتی ہے - جو دعا سے ودد ہے وہ خدا سے دور ہے جو فقیر اڑکر بیٹھ جاتے ہیں آخر ان کو کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے (اگر گدا بنے خبر گدا نہ بنے) اگر میرا پیچھا نہیں چھوڑتا تو خدا تو بخیل نہیں ہے وہ بڑا رحیم کریم ہے اگر تم اڑ کر اس سے مانگو اور برابر مانگتے رہو اور جو حق مانگنے کا ہی اس طرح مانگو تو وہ کیون نہ دیگا ہان دعا چاہیئے صرف زبان کی بک بک ہی نہ ہو جو لوگ اوپری زبان سے دعا کرتے ہین اور آداب دعا کو انہون نے مد نظر نہ رکھا آخر کار قبولیت کے آثار نہ دیکھکر خدا سے منکر ہو گئے پنجابی کی یہ مثل خوب ہے -

جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جا

(یعنی جو مانگنا چاہتا ہے اسکو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی چاہیئے اور مانگنے کا حق اسی کا ہے جو اول مرجاوے) دعائین انسان کی جب کمال اضطرار تک پہنچ جاتی ہین تو اس کی قبولیت کے سامان کیئے جاتے ہین

خدائی کا جلوہ جس نے دیکھنا ہو وہ دعا بہت کرے

ان آنکھون سے وہ نظر نہیں آتا بلکہ دعا کی آنکھون سے نظر آتا ہے کیونکہ اگر دعا کے قبول کرنے والے کا پتہ نہ لگے تو جیسے لکڑی کو گھن لگ کر وہ نکمی ہو جاتی ہے ویسی ہی انسان پکار پکار کر تھک کر آخر دہریہ ہو جاتا ہے ایسی دعا چاہیئے کہ اس کے ذریعہ ثابت ہو جاوے کہ اس کی ہستی برحق ہی جب اس کو یہ پتہ لگ جاوے گا تو اس وقت وہ اصل میں صاف ہوگا یہ بات اگرچہ بہت مشکل نظر آتی ہے لیکن اصل میں مشکل بھی نہیں ہے بشرطیکہ تدبیر اور دعا دونوں سے کام لیوے جیسے

ایک لعب... اک نستعین

کے معنون مین (الحمد... سورہ ... دن ہوئی) تبلایا گیا

نماز پوری پڑھو صدقہ اور خیرات دو تو پوری نیت سے دو کہ خدا راضی ہو جاوے اور توفیق طلب کرتے رہو کہ ریاکاری عجب وغیرہ زہریلے اثر جس سے ثواب اور اجر باطل ہوتا ہے دور ہو جاوین اور دل اخلاص سے بھر جاوے - خدا پر بدظنی نکرو وہ تمہارے لئے ان کامون کو آسان کر سکتا ہے (بلکہ کر دیا ہے کہ ایک تیرے جیسا مقدس وجود ہم میں مبعوث فرما کر اپنی طرف راہ نمائی کی -- ایڈیٹر) وہ رحیم کریم ہے -

با کریمان کارہا دشوار نیست

خدا یابی سے محروم رہنے کے اسباب | اگر پیچھے لگے رہوگے تو اسے رحم آہی جاویگا - بہت لوگ ہین کہ سیدھی نیت سے طلب نہیں کرتے تھوڑا طلب کرکے تھک جاتے ہین - دیکھو اگر ایک زمین میں ... چالیس ہاتھ کھودنے سے پانی نکلتا ہے تو تین چار ہاتھ کھود کر جو شکایت کرے کہ پانی نہیں نکلا اسے تم کیا کہوگے اس قسم کے بدقسمت انسان ہوتے ہین کہ وہ دو چار دن دعا کرکے کہتے ہین کہ ہمیں پتا کیون نہ لگا اور اسطرح ایک دنیا گمراہ ہو گئی ہے وظیفہ اور مجاہدہ کرتے رہے مگر جس حد تک کھودنیسے پانی نکلنا تھا اس حد تک نہ کھودا یعنے نہ پہونچے تو خدا کی ذات سے منکر ہو گئے اور آخر کار خلقت کا رجوع اپنی طرف دیکھکر ٹھگ بن گئے اس کا باعث یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کی طرف جس رفتار سے چلنا چاہیئے تھا اس رفتار سے نہ چلے اور اس کے عطا کردہ دوسرے قویٰ اور اعضاء سے کام نہ لیا اور طوطے کی طرح وظیفون پر زور دیتے رہے آخر کار لعنتی ہو گئے -

گر نہ باشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

اس کے یہ معنے ہین کہ اس کی راہ پر چلا جاوے یہانتک کہ مر جاوے -

واعبد ربک حتی یاتیک الیقین

کے یہی معنی ہین وہ موت جب آتی ہی تو ساتھ ہی لقا بھی آجاتا ہے - موت اور یقین ایک ہی بات غرض کہ اس کمزوری اور کسل نے لوگون کو خدا یابی... محروم کر دیا ہے کہ پورا حق تلاش کا ادا نہ کیا راست... چھلکا ملگیا اسی پر راضی ہو گئے اور دو کاندار...

... | برگزیدون کو ... ضعیفت کو ... نہیں ...

کلماتِ طیّبات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۹ اگست سنہ ۶ء قادیان

تغیرِ نیت سے اجر باطل ہو جاتا ہی

بعض لوگوں کے ایک مسجد کے تنازعہ پر آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زیادہ بزرگ تم میں سے وہ ہے جو تقوے میں زیادہ ہے۔ جیسے قرآن شریف میں لکھے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور متقیوں کے صفات میں سے ہے۔ کہ وہ بالغیب ایمان لاتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ہ یعنے علم۔ مال۔ اور دوسرے قوائے ظاہری اور باطنی جو کچھ دیا ہے۔ سب کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا نے بڑے بڑے وعدہ انعام کے کئے ہیں۔ انسان ایک کار خیر کیلئے جب نیت کرتا ہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لاوے۔ اگر کوئی دوسرا جو اس میں حصہ لینے والا تہا۔ یا نہ تہا۔ مزاحم ہو۔ اور بد دیانتی کرے تو بھی اول الذکر کو چاہیئے۔ کہ وہ کسی قسم کا تغیر اپنے ارادہ میں نہ کرے۔ اس کو اسکی نیت کا اجر ملیگا۔ اور دوسرا اپنی شرارت کی سزا پاویگا۔ دنیا میں لوگوں کو ایک یہ بھی بڑی غلطی لگی ہے۔ کہ دوسرے سے مقابلہ کے وقت یا اسکی نیت میں فرق آتا دیکھکر اپنی نیت کو جو خیر پر مبنی ہوئی ہے۔ بدل دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ جو شخص خدا کے لئے نقصان روا نہیں رکہتا۔ وہ عند اللہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں۔ خدا کے لئے تو جان تک دریغ نہ کرنی چاہیئے۔ پھر زمین وغیرہ کیا شے ہے۔ جس قدر کوئی دکھ اُٹھانے کے لئے طیار ہوگا۔ اُوتنا ہی اُسے ثواب ملیگا۔ اگر کوئی شخص یہ اصول اختیار نہیں کرتا۔ تو اس نے ابھی تک ہمارے سلسلہ کا مطلب اور مقصود ہی نہیں جانا۔ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہیں۔ اگر وہ عام لوگوں کے سے اخلاق۔ مروت۔ اور ہمدردی برتتے ہیں۔ تو اُن میں دوسرے لوگوں سے کیا فرق ہوا شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرد۔ اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ۔ تب تمیز ہوگی۔ دنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور جود نفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقعہ ہاتھ آتے ہیں۔ کہ وہ خطرہ کے یہ نیک جوہر دکہا سکے۔ اس لیئے اگر کوئی ایسا موقعہ ہاتھ آجاوے۔ تو اُسے غنیمت خیال کرنا چاہیئے ؁

مساجد کی ضرورۃ

اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی۔ تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو۔ یا شہر۔ جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں۔ اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو۔ تو ایک مسجد بنا دینی چاہیئے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاویگا لیکن شرط یہ ہے۔ کہ قیام مسجد میں نیت باخلاص ہو محض للہ اُسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو۔ تب خدا برکت دیگا۔

یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ مسجد مرصع اور پکی عمارۃ کی ہو۔ بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے۔ اور وہاں پر مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے۔ اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈالدو۔ کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خدا تعالےٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تہی۔ اور اسی طرح چلی آئی۔ پہر حضرت عثمان رضؓ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تہا۔ اپنے زمانہ میں اُسے پختہ بنوایا مجھے خیال آیا کرتا ہے۔ کہ حضرۃ سلیمان اور عثمان کا قافیہ خوب ملتا ہے۔ شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تہا۔ غرضیکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیئے۔ جسمیں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ سب مل کر اوسی مسجد میں نماز با جماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پہوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ وقت ہے۔ کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہیئے۔ اور ادنے ادنے سی باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ جو کہ پہوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔ ؁

نفس لوامہ ہی قابل قدر ہے

مولوی تاج محمود صاحب ساکن لالیاں نے بڑھکر حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام سے مصافحہ کیا۔ اور نماز میں سرور اور لذت کے لئے دُعا کی درخواست کی۔ فرمایا۔ کہ دعا کرتے رہو۔ اور کرتے رہو۔ ایک کاغذ پر روزانہ لکھدیا کرو۔ کہ دعا یاد آجایا کرے۔ طبیعت پر جبر کرکے جو کام کیا جاتا ہے۔ ثواب اُوسی کا ہوتا ہے۔ اور اُسی کا نام نفس لوامہ ہے۔ کہ طبیعت آرام کرنا چاہتی ہے۔ اور لہو محبوبات نفسانی کی طرف کہچی جاتی ہے۔ مگر وہ بزور اُسے مغلوب کرکے خدا کے احکام کے ماتحت چلاتا ہے۔ اس لئے اجر پاتا ہے۔ ثواب کی حد نفس لوامہ تک ہی ہے۔ اور اُسے ہی خدا نے پسند کیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں قسم بھی نفس لوامہ کی ہی خدا نے کہائی ہے۔ مطمئنہ کی نہیں کہائی کیونکہ مطمئنہ میں جاکر ثواب نہیں رہتا۔ کیونکہ وہاں کوئی کشتا کشتی اور جنگ نہیں۔ وہ تو امن کی حالت ہی ؁

سونے چاندی اور ریشم کا استعمال

عرض کی گئی۔ کہ چاندی وغیرہ کے بٹن استعمال کئے جاویں۔ فرمایا کہ ۳۔ ۴۔ ماشہ تک تو حرج نہیں۔ لیکن زیادہ کا استعمال منع ہے۔ اصل میں سونا چاندی تو عورتوں کی زینت کے لئے جائز رکہا ہے۔ ہاں علاج کے طور پر ان کا استعمال منع نہیں۔ جیسے کسی شخص کو کوئی عارضہ ہو۔ اور چاندی سونے کے برتن میں کہانا طبیب بتلاوے۔ تو بطور علاج کے صحت تک وہ استعمال کر سکتا ہے۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اُسے جوئیں بہت پڑی ہوئی تہیں۔ آپ نے حکم دیا۔ کہ تو ریشم کا کرتا پہنا کر اس سے جوئیں نہیں پڑتیں (ایسے ہی خارش والے کے لئے ریشم کا لباس مفید ہے) ؁

سُود

سود کی بابت پوچھا گیا۔ کہ بعض مجبوریات لاحق حال ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کا فتوے ہم نہیں دیسکتے۔ یہ بہر حال ناجائز ہے۔ ایک طرح کا سود اسلام میں جائز ہے یعنے قرض دیتے وقت کوئی شرط وغیرہ کسی قسم کی نہ ہو۔ اور مقروض جب قرضہ ادا کرے۔ تو مروّت کیطور پر اپنی طرف سے کچھ زیادہ دیدیوے۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے۔ اگر دس روپیہ قرض لئے۔ تو ادائیگی کیوقت ایک سو تک دیدیا کرتے۔ سود حرام وہی ہے۔ جس میں عہد معاہدہ اور شرائط اول ہی کر لی جاویں ؁

عکسی تصاویر

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایسی عمدہ عکسی تصویر طیار ہوئی ہے۔ کہ جس نے دیکہا ہے۔ تعریف کی ہے۔ خط و خال کی صفائی سفارش کرتی ہے۔ کہ ضرور خریدو۔ قیافہ شناس لوگوں کو اتمام حجت کی نیت سے پیش کرنیکا عمدہ ذریعہ ہے۔ اور اس سے یہ فائدہ بھی اُوٹھا سکتے ہیں۔ کہ جب تصویر پر نظر پڑی۔ تو اقرار بیعت یاد آگیا۔ کہ اس مرد خدا کے ہاتہ پر ہمنے خدا کیلئے اپنے ارادوں اور نفسانی خواہشوں کو بیچدیا ہے۔ قیمت ۱۲ ؍ ۸ ؍ اور ۴ ؍ علاوہ محصولڈاک ؁ ؁ ؁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مرزا محمود ایرانی

آج پرچہ پیسہ اخبار ۲۷ اگست ۱۹۰۲ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ حکیم مرزا محمود نام ایرانی لاہور میں فروکش ہیں۔ وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور مجھسے مقابلہ کے خواہش مند ہیں۔ میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے اس قدر بشدت کم فرصتی ہے۔ کہ میں انکی اس درخواست کو قبول نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کل ہفتہ کے روز جلسہ کا دن ہے۔ جس میں میری مصروفیت ہوگی۔ اور اتوار کے دن علے الصباح مجھے گورداسپور میں ایک مقدمہ کیلئے جانا جو عدالت میں دائر ہے۔ ضروری ہے۔ میں قریباً بارہ دن سے لاہور میں مقیم ہوں۔ اس مدت میں کسی نے مجھ سے ایسی درخواست نہیں کی۔ اب میں جانے کو ہوں اور ایک منٹ بھی مجھے کسی اور کام کیلئے فرصت نہیں۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس بیوقت کی درخواست سے کیا مطلب ہے۔ اور کیا غرض ہے۔ لیکن تاہم میں حکیم مرزا محمود صاحب کو تصفیہ کیلئے ایک اور صاف راہ بتلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کل ۳۰ ستمبر کو جو جلسہ ہے میرا مضمون پڑھا جائیگا۔ وہ مضمون ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اپنے پرچہ میں بتمام و کمال شائع کر دیں۔ حکیم صاحب موصوف سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس مضمون کے مقابلہ میں اوسی اخبار میں اپنا مضمون شائع کرا دیں اور پھر خود پبلک ان دونوں مضمونوں کو پڑھ کر فیصلہ کریگی۔ کہ کس شخص کا مضمون راستی پر اور دلائل قویہ پر مبنی ہے۔ اور کس شخص کا مضمون اس مرتبہ سے گرا ہوا ہے۔ میری دانست میں یہ طریق فیصلہ ان بدنتائج سے بہت محفوظ ہوگا جو آج کل زبانی مباحثات سے متوقع ہے۔ بلکہ چونکہ اس طرز میں روئے کلام حکیم صاحب کیطرف نہیں۔ اور نہ انکی نسبت کوئی تذکرہ ہے۔ اس لئے ایسا مضمون ان رنجشوں سے بھی برتر ہوگا۔ جو باہم مباحثات سے کبھی کبھی پیش آجایا کرتے ہیں۔

مجھسے ایک صاحب حکیم مرزا محمود ایرانی نام نے آج ۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کو بذریعہ ایک خط کے دریافت کیا ہے۔ کہ اس آیت کے کیا معنے ہیں۔ فوجدھا تغرب فی عین حمئۃ۔ پس واضح ہو۔ کہ آیت قرآنی بہت سے اسرار اپنے اندر رکھتی ہے۔ جس کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اور جیکے ظاہر کے نیچے ایک باطن بھی ہے۔ لیکن وہ معنے جو خدا نے مجھپر ظاہر فرمائے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ یہ آیت مع اپنے سابق اور لاحق کے مسیح موعود کیلئے ایک پیشگوئی ہے اور اس کے وقت ظہور کو مشخص کرتی ہے۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ مسیح موعود بھی ذوالقرنین ہے کیونکہ قرن عربی زبان میں صدی کو کہتے ہیں۔ اور آیت قرآنی میں اس بات کیطرف اشارہ ہے۔ کہ وہ وعدہ کا مسیح جو کسی وقت ظاہر ہوگا اس کی پیدائش اور اسکا ظاہر ہونا دو صدیوں پر مشتمل ہوگا۔ چنانچہ میرا وجود اسیطرح پر ہے۔ میرے وجود نے مشہور و معروف صدیوں میں خواہ ہجری ہیں۔ خواہ مسیحی خواہ بکرماجیتی اس طور پر اپنا ظہور کیا ہے۔ کہ ہر جگہ دو صدیوں پر مشتمل ہے۔ صرف کسی ایک صدی تک میری پیدائش اور ظہور ختم نہیں ہوئے۔ غرض جہانتک مجھے علم ہے۔ میری پیدائش اور میرا ظہور ہر ایک مذہب کی صدی میں صرف ایک صدی پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ دو صدیوں میں اپنا قدم رکھتا ہے۔ پس ان معنوں سے میں ذوالقرنین ہوں۔ چنانچہ بعض احادیث میں بھی مسیح موعود کا نام ذوالقرنین آیا ہے۔ ان حدیثوں میں بھی ذوالقرنین کے یہی معنے ہیں۔ جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اب باقی آیت کے معنے پیشگوئی کے لحاظ سے یہ ہیں۔ کہ دنیا میں دو قومیں بڑی ہیں جنکو مسیح موعود کی بشارت دیگئی ہے۔ اور مسیحی دعوت کے لئے پہلے انہیں کا حق ٹھہرایا گیا ہے۔ سو خدا تعالیٰ ایک استعارے کے رنگ میں اسجگہ فرماتا ہے کہ مسیح موعود جو ذوالقرنین ہے۔ اپنی سیر میں دو قوموں کو پائیگا۔ ایک قوم کو دیکھیگا کہ وہ تاریکی میں ایک ایسے بدبودار چشمے پر بیٹھی ہے۔ کہ جسکا پانی پینے کے لائق نہیں۔ اور اس میں سخت بدبودار کیچڑ ہے۔ اور اسقدر ہے۔ کہ اب اسکو پانی نہیں کہہ سکتے۔ یہ عیسائی قوم ہے۔ جو تاریکی میں ہے۔ انہوں نے مسیحی چشمہ کو اپنی غلطیوں سے بدبودار کیچڑ میں ملا دیا ہے۔ دوسری سیر میں مسیح موعود نے جو ذوالقرنین ہے۔

ان لوگوں کو دیکھا جو آفتاب کی جلتی ہوئی دہوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور آفتاب کی دھوپ اور انمیں کوئی اوٹ نہیں۔ اور آفتاب سے انہوں نے کوئی روشنی تو حاصل نہیں کی۔ اور صرف یہ حصہ ملا ہے۔ کہ اس سے بدن انکے جل رہے ہیں۔ اور اوپر کی جلد سیاہ ہوگئی ہے۔ اس قوم سے مراد مسلمان ہیں۔ جو آفتاب کے سامنے تو ہیں۔ مگر بجز جلنے کے اور کچھ فائدہ ان کو نہیں ہوا۔ یعنی انکو توحید کا آفتاب دیا گیا۔ مگر بجز جلنے کے آفتاب سے انہوں نے کوئی حقیقی روشنی حاصل نہیں کی۔ یعنی دینداری کی سچی خوبصورتی اور سچے اخلاق وہ کھو بیٹھے اور تعصب اور کینہ اور اشتعال طبع اور درندگی کے جلن انکے حصہ میں آگئے + خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس پیرایہ میں فرماتا ہے۔ کہ ایسے وقت میں مسیح موعود جو ذوالقرنین ہے آئیگا۔ جبکہ عیسائی تاریکی میں ہونگے۔ اور انکے حصہ میں صرف ایک بدبودار کیچڑ ہوگا۔ جسکو عربی میں حمأ کہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ صرف خشک توحید ہوگی۔ جو تعصب اور درندگی کی دہوپ سے جلے ہونگے۔ اور کوئی روحانیت صاف نہوگی۔ اور پھر مسیح جو ذوالقرنین ہے۔ ایک تیسری قوم کو پائیگے۔ جو یاجوج ماجوج کے ہاتھ سے بہت تنگ ہوگی۔ اور وہ لوگ بہت دیندار ہونگے اور انکی طبیعتیں سعادتمند ہونگی۔ اور وہ ذوالقرنین سے جو مسیح موعود ہے۔ مدد طلب کرینگے۔ تا یاجوج ماجوج کے حملوں سے بچ جائیں۔ اور تا وہ انکے لئے سد روشن بنا دیگا۔ یعنی ایسے پختہ دلائل اسلام کی تائید میں انکو تعلیم دیگا۔ کہ یاجوج ماجوج کے حملوں کو قطعی طور پر روک دیگا۔ اور انکے آنسو پونچھیگا۔ اور ہر ایک طور سے انکی مدد کریگا اور انکے ساتھ ہوگا۔ یہ ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے۔ جو مجھکو قبول کرتے ہیں۔ یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ اور اسمیں صریح طور پر میرے ظہور اور میرے وقت اور میری جماعت کی خبر دیگئی ہے۔ پس مبارک وہ جو ان پیشگوئیوں کو غور سے پڑھے۔ قرآن شریف کی یہ سنت ہے۔ کہ اس قسم کی پیشگوئیاں بھی کیا کرتا ہے۔ کہ ذکر کسی اور کا ہوتا ہے۔ اور اصل منشاء آئندہ زمانہ کیلئے ایک پیشگوئی ہوتی ہے۔ جیساکہ سورت یوسف میں بھی اسی قسم کی پیشگوئی کیگئی ہے۔ یعنی بظاہر تو ایک قصہ بیان کیا گیا ہے۔ مگر اسمیں یہ مخفی پیشگوئی ہے۔ کہ جسطرح یوسف کو اول بھائیوں نے حقارت کی نظر سے دیکھا۔ آخر وہی یوسف انکا سردار بنایا گیا اسجگہ بھی قریش کیلئے ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رد کرکے مکہ سے نکالدیا۔ مگر وہی جو رد کیا گیا تھا انکا پیشوا اور سردار بنایا گیا + بڑا تعجب کا مقام ہے۔ کہ اسقدر بار بار مسیح موعود یعنی اس عاجز کی نسبت قرآن شریف میں پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں مگر پھر بعض......

مقدمات - ۶ ستمبر کو محمد جی کی شہادت ختم ہوئی ۷ کو شیخ علی احمد صاحب وکیل گورداسپور اور ۸ کو منشی عزیز الدین صاحب تحصیلدار دینانگر اور میاں حسین بخش صاحب پنشنر پٹیالہ کی شہادت ہوئی ۹ کو مقدمہ سماعت نہیں ہوا۔ ۱۰ ستمبر کو ڈاکٹر محمد الدین صاحب گواہ مستغیث میڈیکل پریکٹشنر لاہور حاضر عدالت ہوئے خواجہ صاحب نے اول واقعات مقدمہ سے اونکو آگاہ کیا اور پھر شہادت ہوئی۔ ۱۱ ستمبر کو ڈاکٹر صاحب کی شہادت ختم ہوئی اور چودھری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ کا بیان ہوا مگر جرح محفوظ رہی +

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپنے ۳ ستمبر کی صبح کو لاہور مین اپنی زبان مبارک سے فرمائی

مین آپ سب صاحبون کا شکر کرتا ہون۔ کہ آپنے نہایت صبر اور خاموشی کے ساتھ میرے لیکچر کو سنا۔ مین ایک مسافر آدمی ہون۔ اور کل صبح انشاء اللہ چلا جاؤن گا۔ لیکن میں اس شکر اور خوشی کو ساتھ لیجاؤن گا۔ اور یاد رکھون گا کہ باوجود اختلاف رائے کے (کہ جسکی وجہ سے عموماً جوش پیدا ہو جایا کرتا ہے) آپنے نیکی اور نیک اخلاق اور آہستگی سے میرے مضمون کو سنا۔ میں یہ جانتا ہون۔ اور خود محسوس کرتا ہون۔ کہ مدت کے خیالات جو دل و دماغ مین جمے ہوئے ہون کو چھوڑنا سہل اور آسان نہیں خواہ کتنے ہی غلط کیون نہ ہون۔ یہ محض اللہ تعالے کے فضل پر موقوف ہے۔ کہ انسان اپنے اندر علمی یا عملی تبدیلی کر سکے۔ لیکن جو اخلاق آپنے آج دکھلائے ہین۔ وہ نہایت قابل تعریف ہین۔ اور مین دعا کرتا ہون۔ کہ جیسے اللہ تعالے نے عام طور پر صورتون کا یہ اجتماعی رنگ دکہلایا ہے۔ وہ ایسا وقت اور زمانہ بھی لاوے۔ کہ دلون مین بھی ایسا ہی اتحاد اور اجتماع ہو۔ اس ملک کو تفرقہ نے بہت نقصان پہنچایا ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ اس ملک کے ہندؤن اور مسلمانون مین بہت بڑا اتحاد اور اتفاق تہا۔ اور باوجود اختلاف مذاہب کے انمیں قابل قدر میل ملاپ تھا۔ مگر اس زمانہ مین فرق آگیا۔ خدا کرے۔ کہ یہ دور ہو جاوے۔

یاد رکھو۔ کہ یہ تنگدلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے۔ کہ انسان اختلاف مشرب و مذہب کی وجہ سے اخلاق کو بھی چھوڑ دے۔ اختلاف رائے اور چیز ہے اور اخلاق اور شے۔ یہ انسانی نور اخلاق کی خوبی اور کمال ہے۔ کہ باوجود اختلاف رائے کے اخلاقی کمزوری نہ دکھائے۔ آج کے جلسہ نے مجھے ایک تازہ امید دی ہے۔ اور اگر اللہ تعالے کا فضل ہوا۔ تو یہ میل جول ترقی کریگا۔ مین خوب جانتا ہون۔ کہ صبر اور خوش خلقی سے ایک مخالف رائے کو سن سکے۔ وہ ایسی رائے کو سن کر چپ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے یہ خاموشی اور صبر مجھے امید دلاتا ہے۔ کہ اچھے نتیجے پیدا ہونگے۔ یہ بھی خوبی کی بات ہے۔ کہ جب مخالف رائے کو سنے تو فوراً جواب دینے کو تیار نہ ہو جاوے۔ کیونکہ یہ تو محض نفسانیت کی خواہش ہوگی۔ لیکن اس رائے کے صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لیے اس پر صبر سے فکر کرنا چاہیئے۔ اس سے علم و حکمت پیدا ہوتی ہے۔ اور علم و حکمت ایک ایسا خزانہ ہے۔ جو تمام دولتون سے اشرف ہے۔ دنیا کی تمام دولتون کو فنا ہے۔ لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں ہے۔ پس جو جلدی نہیں کرتا۔ بلکہ فکر کرتا۔ اور اللہ تعالے سے دعا کرتا ہے۔ کہ اے اللہ اگر مین غلطی پر ہون۔ تو مجھے بصیرت اور معرفت عطا کر۔ وہ اس حکمت کے خزانہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ پس مین چاہتا ہون۔ کہ آپ صاحبان اس خزانہ کے حاصل کرنے اور محفوظ رکھنے کی کوشش کرین۔

مین آپ صاحبون کی خدمت میں ادب عجز اور تواضع سے عرض کرتا ہون۔ کہ یہ جو کچھ سنایا گیا ہے۔ آپ اس پر توجہ کرین۔ تاکہ میری محنت ضایع نہ ہو۔ جو کچھ میری قلم سے نکلا ہے۔ اور میرے دوست مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑہا ہے۔ مین اللہ تعالے کی قسم کہا کر کہتا ہون۔ کہ کسی کی دل آزاری یا استخفاف مذہب کی نیت سے نہیں لکھا۔ بلکہ خدا گواہ ہے۔ اور اس سے بہتر کون گواہ ہو سکتا ہے۔ کہ مینے سچے دل سے لکھا ہے۔ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لیئے لکھا ہے۔ اور مین جانتا ہون کہ ؎

سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

چونکہ فرصت کم ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض تک آواز بخوبی اور صاف نہ پونچی ہو۔ اس لیئے مینے اُسے چھپوا دیا ہے۔ اور بشرط گنجائش ملسکتا ہے۔ پس اس کو پڑھ کر توجہ کرین۔ اور مذہبی اختلاف کو مخالفت کا ذریعہ نہ بناوین۔ مذہب تو اسلیئے ہوتا ہے۔ کہ اخلاق وسیع ہون۔ جیسے خدا کے اخلاق وسیع ہین۔ کوئی ہزارون گالیان اُسے دے۔ وہ اُس پر پتھر نہیں برسا دیتا۔ پس اسی طرح حقیقی مذہب والا تنگ ظرف نہیں ہو سکتا۔ تنگ ظرف خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی وہ دوسرے بزرگون کو بھی بدنام کرتا ہے۔ میں اس سے منع نہیں کرتا۔ کہ اختلاف مذہب بیان نہ کرو۔ بے شک نیک نیتی سے اختلاف بیان کرو مگر اس کو تعصب اور کینہ کا رنگ نہ چڑھاؤ

ہندؤں اور مسلمانون کے تعلقات دو چار سال سے نہین۔ بلکہ صدہا سال سے چلے آتے ہین۔ اس لیئے میری آرزو ہے۔ کہ اب بھی بہت سے دلون میں خدا جوش ڈالدے۔ کہ وہ ان تعلقات کو دور نہ ہونے دین۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ مذہب صرف قیل و قال کا نام نہیں۔ بلکہ جب تک عملی حالت نہ ہو۔ کچھ نہیں۔ خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔ جسقدر بزرگ اسلام میں یا ہندؤن میں اوتار وغیرہ گذرے ہین۔ انکے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے اپنے عمل سے ان سچائیوں کو جن کا وعظ کرتے تھے۔ ثابت کر دکھایا تھا۔ قرآن شریف مین بھی یہی تعلیم ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں ہے وہ اگر صرف زبان سے کام لیگا۔ اور عمل سے اس کا نمونہ نہ دکہلاویگا۔ تو وہ مذہب کو بچون کا کھیل بنا دے گا۔ اور حقیقت میں ایسے ہی مصلحون سے ملک کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی زبان پر تو منطق اور فلسفہ جاری رہتا ہے۔ مگر اندر خالی ہوتا ہے خدا تعالے خوب جانتا ہے۔ کہ مین نہایت خیر خواہی سے کہہ رہا ہون۔ خواہ کوئی میری باتون کو نیک ظنی سے سنے۔ یا بد ظنی سے مگر مین کہونگا۔ کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے۔ اُسے چاہیئے کہ پہلے خود روشن ہو۔ اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے۔ پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ تب ہی تو تم کو روشنی بخشتا ہے۔ اور چاند اول خود روشنی سورج سے حاصل کرتا ہے۔ پھر تم کو دیتا ہے۔ لیکن جب خود تاریک ہوتا ہے۔ تو تم کو بھی تاریکی میں چھوڑتا ہے۔ یہ اس بات پر دلیل ہے۔ کہ جب تم خود روشن نہ ہوگے۔ دوسرے کو ہرگز روشن نہ کر سکوگے۔

میں یقیناً سمجھتا ہون۔ کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے۔ لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے۔ لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے۔ کہ قوم کی اصلاح کرے۔ اور خیر خواہی کرے۔ وہ اسکو اپنی اصلاح سے شروع کرے قدیم زمانہ کے رشی اور اوتار جنگلون اور بنون میں جا کر اپنی اصلاح کیون کرتے تھے۔ وہ آج کل کے لیکچرارون کی طرح زبان نہ کھولتے تھے۔ جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالے کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے۔ جو جھگڑے پیدا کرتا ہے اور جس کپڑے پر پڑتا ہے۔ اسے پلید کرتا ہے۔ لیکن جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے۔ وہ بارش کیطرح ہے۔ جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔ اس وقت میری نصیحت یاد رکھیں۔ آج کے بعد آپ مجھے یہان نہ دیکھینگے۔ اور مین نہیں جانتا۔ کہ پھر موقعہ ہو۔ یا نہو لیکن ان تفرقون کو مٹانے کی کوشش کرو۔ میری نسبت خواہ آپ کا کچھ ہی خیال ہو۔ لیکن یہ سمجھ کر کہ ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ٭ ور نوشت است پند بر دیوار

میری نصیحت پر عمل کرو۔ جو شخص خود زہر کھا چکا ہے۔ وہ دوسرون کی زہر کی کیا علاج کرے گا۔ اگر علاج کرتا ہے۔ تو خود ہی مریگا۔ اور دوسرون کو بھی ہلاک کریگا۔ کیونکہ زہر اسمیں اثر کر چکا ہے اور اسکے حواس چونکہ قایم نہیں رہے۔ اس لیئے اس کا علاج بجائے مفید ہونے کے مضر ہوگا۔ غرض جسقدر تفرقہ بڑہتا جاتا ہے اُس کا باعث وہی لوگ ہین۔ جنہون نے زبانون کو تیز کرنا ہی سیکھا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ میرا یہ مذہب نہیں۔ کہ اسلام کے سوا سب مذاہب کی اصل جھوٹی ہے۔ خدا سب پر نظر رکھتا رہا ہے۔ یہ نہیں ہوا۔ کہ وہ ایک ہی قوم کی پرواہ کرے اور دوسرون پر نظر نہ کرے۔ ہان یہ سچ۔ کہ حاکم کے دورے کی طرح کبھی کسی قوم پر وہ وقت آجاتا ہے۔ اور کبھی کسی پر میں کسی کیلیئے نہیں کہتا۔ خدا تعالے نے مجھپر ایسا ہی ظاہر کیا ہے۔ کہ راجہ رام چندر اور کرشن جی وغیرہ بھی

حضرت مسیح موعود کا نزول لاہور میں

گذشتہ اشاعت سے آگے

دوسرے دن ۲۱ر اگست کو مولوی مبارک علی صاحب احمدی سیالکوٹی نے وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات پر ایک جامعہ وعظ فرمایا۔ جس سے ناظرین کو محظوظ ہوئے۔ آج کی ظہر کی نمازمین خود حضور علیہ السلام شریک ہوئے۔ مفتی محمد صادق صاحب نے امامت کرائی۔ اور ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں قصر اور جمع کرکے ادا ہوئیں۔

زائرین اور احمدی احباب کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ اور یہ ترقی اسی طرح ۲۸ر تاریخ کی صبح تک رہی جو کہ لیکچر کے پڑھے جانے کا دن تجویز ہوا تھا۔ لیکن چونکہ انتظام کے لئے وقت بہت کم تھا۔ اس لئے متعلقہ حکام وقت کے مشورہ سے اسکی تاریخ اول یکم ستمبر اور بعد ازان ۳ ستمبر مقرر ہوئی۔ جب احباب کو یہ علم ہوا۔ تو ۲۸ر کو قریب بیرونجات کے کل احباب رخصت ہوگئے۔ اور ۲ ستمبر کو پھر قریب ڈیڑھ ہزار کے جمع ہوگئے۔ بعد ادائیگی نماز کے لاہور کی احمدی جماعت نے ایک کرسی مہیا کی۔ اور حضرت سے اس پر جلوہ افروز ہونے کی درخواست کی گئی۔ چونکہ خود حضور کے غلامون اور نیز دیگر ناظرین کا ایک کثیر مجمع موجود تھا۔ اس لئے مناسب موقعہ دیکھ کر آپنے ایک جامع تقریر فرمائی۔ جسمیں بتلایا۔ کہ صرف بیعت کے الفاظ کی تکرار پر نجات کا مدار مت رکھو۔ بلکہ ہر ایک لفظ اور قول کو عملی لباس پہناؤ۔ تب نجات پاؤ گے۔ اور ضمناً ان آزاد منش نئی تہذیب اور روشنی کے دلدادون کو بھی نصیحت فرمائی۔ جنہوں نے قومی عروج اور ترقی کا مدار عورتون کی بے پردگی پر رکھا ہے۔ اور جماعت کو تاکید کی۔ کہ باہمی مصالحت اور اتفاق کی کوشش کریں۔ اور بعض کی اس عادت پر بہت ہی افسوس اور ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ جو کہ ادنے ادنے سی فروگذاشت اور باتون پر دلون مین بغض اور کینہ پیدا کر لیتے ہین۔ اور ایک دوسرے پر غالب آنا چاہتے ہین۔ نیز خُلق کی تعریف کرتے ہوئے آپنے بتلایا۔ کہ خلق اور خلق میں سے خُلق ایسی شے ہے۔ کہ جس کی اصلاح ہوسکتی ہے حالانکہ خَلق میں اگر کوئی کمی ہو۔ تو اسکی اصلاح اور تکمیل محال ہے جیسے کسی کا ہاتھ چھوٹا پیدا ہو۔ تو وہ بڑا نہیں کر سکتا۔ حالانکہ باطنی قولے۔ یعنے اخلاق میں کمی بیشی پر ادسے اختیار دیا گیا ہے۔ یہ تقریر اپنے موقعہ پر درج اخبار ہوگی ؛

اثنائے تقریر میں کوئی وزیر آبادی مولوی۔ جو کہ مسیح موعود کے منکرون میں سے پرانے متعصب تھے۔ خلاف آداب جلسہ و بلا اجازت منتظمان جھٹ بول اُٹھے۔ اور انکی ترکش مین جو کند اور شکستہ تیر تھے۔ ان کو بلا کسی دیکھ بھال کے چلانے لگے۔ اور جس میدان [illegible] کی بابت کہ تقریرون اشتہارون اور رسالون کے ذریعہ ایک عرصہ دراز سے مسیح موعود بند کرچکے ہین۔ اسکو وہ پھر کھولنے لگے۔ بار بار سمجھانے پر جب وہ اپنی شرارت اور رخنہ اندازی سے باز نہ رہے۔ تو آخر کار منتظمان جلسہ نے ان کو باہر نکالدیا اس سے حاضرین کو اس لئے صدمہ ہوا۔ کہ جو تقریر حضرت اقدس فرما رہے تھے۔ اس کا ایک بہت سا حصہ باقی رہ گیا۔ اور لوگون کے مختلف [illegible] کے باعث روئے سخن بدل گیا۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ باتین بھی سنت الہی میں داخل ہین۔ کہ جب آدم یا آدم صفت کوئی برگزیدہ اصلاح کرتا ہو۔ تو ابلیس یا ابلیس صفت اپنی رخنہ اندازی کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ شور و شر کے فرو ہونے کے بعد حضور علیہ السلام تشریف لیگئے۔

۲۲ر تاریخ کو جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس دہلوی مصنف کتب شہادت آسمانی وغیرہ و ایڈیٹر و پروپرائیٹر رسالہ المنصور احمدی جماعت کے اون موجودہ احباب کا فوٹو (عکسی تصویر) لیتے رہے۔ جن کے اسمائے گرامی ضمیمہ انجام آتھم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کی تکمیل کی تقریب پر درج ہے۔ اور جن کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب بدر سے تشبیہ دی ہے۔ یہ فوٹو آپنے اس غرض سے لئے۔ کہ المنصور رسالہ کے ساتھ ان کی ایک ایک کاپی ہدیہ ناظرین کی جاوے۔ ہماری رائے میں بہت مناسب ہوگا۔ کہ اگر مشاہیر احمدیہ کے عنوان کے ماتحت اون میں سے بعض اصحاب کے سوانح مختصر بھی دئے جاوین۔

میرے مکرم اور محترم حضرۃ مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب معہ اہل بیت کے حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب کی شان میں عام طور پر غیر از جماعت لوگون کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے وہ لو صاحب مرزے کا خلیفہ آگیا ہے۔ اس کی اصل حقیقت کا علم تو اللہ تعالے کو ہے۔ لیکن ہمنے اس لئے ذکر کر دیا ہے۔ کہ جب اللہ تعالے کسی کی رفعت چاہتا ہے۔ اور اُسے قبول کرتا ہے۔ تو کس طرح لوگون کے زبان پر اس کا ذکر جاری ہوجاتا ہے ؛

حضرت حکیم نورالدین صاحب کی تشریف آوری سے عوام الناس کو یہ فائدہ ضرور ہوا۔ کہ اس سے قبل حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات کیلئے جو لوگ ڈانواڈول اُدھر سے اِدھر اور اِدھر سے اُدھر پھر رہے تھے۔ وہ دل جمعی سے آپکے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے اور اس شمع نوری کی روشنی مین اپنے متاع دین کے بکھرے ہوئے موتی ٹٹولنے لگے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اس کے دوسرے دن عالی جناب نواب محمد علی خان صاحب۔ رئیس مالیر کوٹلہ تشریف لائے۔ لیکن آپنے قیام کو ایک خاص کوٹھی مین فرمایا۔ اور روزانہ دو وقت حضور کیخدمت مین ملاقات کیلئے حاضر ہوتے رہے

مہمانداری

[illegible] حضرۃ اقدس کی لاہور مین تشریف آوری کی خبر دور نزدیک پہونچ چکی تھی۔ اور مختلف اطراف سے خدامون کی جماعتیں آرہی تھیں۔ اس تقریب پر لاہور کی احمدی جماعت کو اگرچہ یہ علم تو تھا۔ کہ ایک مجمع کثیر جمع ہونیوالا ہے۔ جس کی مہمان نوازی کا بوجھ اس محدود جماعت پر پڑیگا۔ لیکن چونکہ حضور علیہ السلام کی آمد اچانک تھی۔ اس لئے کافی وقت جیسے کہ بعض اعلے منتظمون کی زبانی معلوم ہوا۔ انتظام اور مشورہ کیلئے نہ ملا تاہم اس عرصہ مین جو کچھ سامان آسائش اور طعام کا ان لوگون کیطرف سے ظہور میں آیا۔ وہ غنیمت تھا۔ اور متواتر دو ہفتہ تک جو ماحضر اسقدر کثیر تعداد مہمانون کے آگے پیش ہوتا رہا ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ علو حوصلگی کو مدنظر رکھ کر بڑے شکریہ سے قبول کیا جاوے۔ اور حقوق اخوۃ کو نگہ رکھتے ہوئے اون خفیف فروگذاشتون پر توجہ نہ کی جاوے۔ جو بعض نا تجربہ کار منتظمون سے ظہور میں آئیں۔ آخر اسقدر مجمع کا انتظام بھی تو کچھ شے ہی تھا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارادہ پنجاب کے بڑے بڑے امصار اور بلاد میں اتمام حجت کی نیت سے جانے کا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اسی طرح کے واقعات ان مقامون کی جماعت کو پیش آجاویں اور بعض مقامات اسی قسم کے ہیں۔ کہ وہاں چند آدمی جماعت کے ہین۔ جو کہ کسی طرح اسقدر عظیم الشان گروہ کی مہمان نوازی کے بوجھ کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ اس لئے ہماری رائے میں بہت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے مواقعہ پر مہمانداری کا بوجھ ان مقامی جماعتون پر ہرگز نہ ڈالا جاوے۔ اور ہر ایک ممبر اور ہر ایک جماعت جو ایسی تقریبون پر شامل ہو۔ وہ کافی زاد راہ کا انتظام اپنے ساتھ رکھے۔ اور پھر مشترکہ طور پر یا الگ الگ ہو کر

باقی آئندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مجی مکرمی اخویم فی اللہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) جناب پر روز روشن کیطرح یہ امر واضح ہوگا۔ کہ فی زمانہ حال اخبار اور رسائل بھی کسی مقدس جماعت کیلئے خداتعالی کے ادنی انعامات میں سے ہیں۔ جنسے وہ جماعت منکرین پر اتمام حجۃ اور تبلیغ کی خدمت بجا لاتی ہے۔ اور نیز خود انکے وجود کے قیام سے رشد اور خیر کا ایک کثیر حصہ حاصل کرتی ہے۔ اور اسی لئے حق اور حقیقت سے پرورش پانے والی روحیں ان ذرائع کی دل وجان سے قدردان ہو کر ان کے قیام میں کوئی دقیقہ سعی کا فروگذاشت نہیں کرتیں۔ اور علاوہ اس خاص فائدہ کے عام طور پر عام اسباب میں بھی اخبار اور رسائل ایک قوم کی ارتفاع وجاہت اور قومی ہمدردی کے اندازہ کرنیکا ثبوت ہوا کرتے ہیں۔

(۲) البدر کی عمر اسوقت ایک سال ۱۰ ماہ کی ہو چکی ہے۔ اور اس خوردسالی میں حتے الوسع جس دیانت اور امانت سے اس نے ناظرین کی خدمت کی ہے۔ اسکا ایک بدیہی ثبوت یہ ہے۔ کہ باوجود بے قاعدہ اشاعت وغیرہ کے جو عام طور پر احمدیہ پبلک کی رنجیدگی اور آزردہ دلی کا باعث ہوتی رہی اس قلیل عرصہ میں اسنے پانصد سے زیادہ احمدی احباب کو اپنا گرویدہ بنا لیا اور یہی بات اس امر کیلئے کافی دلیل ہے۔ کہ اسکا وجود جماعت کیلئے مفید اور ضروری ہے

(۳) بروقت اجرا اسکی بنیاد نہ کسی مستقل سرمایہ پر تھی۔ اور نہ اب تک ہے۔ حضرت امام الزمان کی خدمت میں رہ کر روحانی فیض حاصل کرنے کیلئے چونکہ کسی دینی شغل میں مصروفیت ضرور تھی۔ اسلئے محض توکل علے اللہ اس عظیم الشان کام کو ہاتھ میں لیا گیا اور الحمدللہ کہ آجتک مختلف احباب کے عارضی سہاروں سے اسنے پرورش پائی ہے۔ لیکن چونکہ عارضی انتظام عارضی نتائج پیدا کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ مستقل انتظاموں کا پیش خیمہ ہوا کرتے ہیں سو اسلئے آخر دسمبر ۱۹۰۴ء تک کا حساب کرنیسے معلوم ہوا ہے۔ کہ کارخانہ کو قریب [illegible] روپیہ کے نقصان ہے۔ جسکا اصل باعث ظاہر اسباب میں قلت اشاعت ہے۔ اور جو کہ خود عارضی انتظاموں کا نتیجہ ہے۔ اور اندازہ اگر یہ بھی پتا لگا ہے۔ کہ اگر اس کی اشاعت ہژدہ صد ہو جاوے تو اسیقدر سالانہ منافع بھی اس میں سے ہو جاتا ہے۔

(۴) اخوت کے میدان میں محبت ہمدردی اور وفاشعاری کی بازی میں گوئے سبقت لے جانے والی قوم کی شان کے یہ ہرگز شایاں نہیں ہے۔ کہ وہ ایک دینی مجاہد اور جاں نثار اور وفادار خادم کو ناکامی اور مایوسی کا نشانہ بنکر اضحوکہ اغیار بننے دے لہذا ایک درد سے بھرے ہوئے دل کو لیکر میں اپنے سابق بالخیر احباب سے ملتجی ہوں۔ کہ وہ اس دینی اور قومی خادم کارخانہ البدر کو قائم اور برقرار رکھنے کیلئے اپنی پوری ہمت اور توجہ سے کام لیکر مفصلہ ذیل تجاویز کو عملی لباس پہنا دیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

ا۔ یہ ہر ایک خریدار انشراح صدر سے اجازت دے۔ کہ ۱۹۰۵ء کی سالانہ قیمت کے ساتھ ۱۹۰۶ء کی سالانہ قیمت بطور قرض حسنہ کے انہیں ایام میں وصول کی جاوے۔ تاکہ کارخانہ قرضہ کی زیر باری سے سبکدوش ہو کر فارغ البالی سے خدمت کر سکے۔

یہ پیشگی قیمت بشرطیکہ قضاء و قدر کی طرف سے کوئی ناگہانی امر مثل ہماری موت وغیرہ کے پیش نہ جاوے جس سے اسکی ادائیگی سے عاجز رہ جاویں۔ پندرہ سو اشاعت کے پورا ہو جانیپر واپس کردی جائیگی۔

ب۔ اس سال میں آپ اپنی پوری ہمت سے یہ کوشش کریں۔ کہ آپ کے تعارف اور گردونواح میں کوئی ذی مقدرت بھائی اسکی خریداری سے خالی نہ رہ جاوے۔ اور جو متوسط احوال ہیں۔ وہ دو دو اور تین تین ملکر اسے خریدیں یا ہر ایک خریدار کم از کم دو دو خریدار پیشگی قیمت ادا کرنیوالے بہم پہنچا دیں۔ تاکہ مجوزہ اشاعت پوری ہو کر گذشتہ نقصان کی تلافی کر سکے اور فارغ البالی سے خدمت کا موقعہ دیوے

ج۔ جو ذی وسعت احباب کسی جماعت کیلئے اخبار اور رسالوں کی ضرورت کو فی زمانہ حال محسوس کرتے ہیں۔ یا ان کو علم ہے کہ البدر نے دینی خدمت کے ایک بڑے حصے کو نبھایا ہے۔ وہ خصوصیت سے اسکی اعانت اور سرپرستی منظور فرما کر خاص ڈونیشن سے یا ادائگی قرضہ میں امداد فرماویں۔ اور عنداللہ ثواب حاصل کریں۔

یہ صرف کوشش وسعی ہے۔ اور ہر ایک کام اللہ تعالے کے فضل سے پورے ہوتے ہیں۔

خاکسار محمد افضل مینیجر البدر قادیان

ضرور مطالعہ فرمادیں

ضمیمہ البدر مورخہ ۲۴ اگست ۶

مین اس امر کے اعتراف سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ آجتک جو خدمت اس پاک جماعت کی البدر کے ذریعہ میرے ہاتھوں ہوئی ہے۔ وہ میری کسی ذاتی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ یہ تمام برکت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جنکے مبارک قدموں میں زمانہ کی موجودہ روحانی اور جسمانی ظلمتوں سے تنگ آکر مین پناہ گزین ہوا ہون) کی پاک توجہ سے ہے۔ اور محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے اس ادنےٰ خدمت کو لطف و کرم کی نظر سے دیکھا۔ اور اس برائے نام سعی اور ہمت نے اسکی بارگاہ عالی میں قبولیت کا شرف حاصل کیا یہ صرف اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ اسقدر محبان دین نے اخبار کے خریدار بنکر میری عزت افزائی کی ہوئی ہے اور مجھے اس خدمت کا اہل گردانا ہوا ہے۔ ورنہ بذات خود مجھے کب یہ یارا حاصل ہو سکتا تھا۔ کہ دفتروں مین قلم گھسا تا ہوا خدا کی برگزیدہ احمدی جماعت کی اس عظیم الشان خدمت کا بوجھ سر پر لون۔ اور پھر اُسے بقدر وسعت نبھا بھی دون۔ اور اس مولا کریم کے سابقہ فضلوں اور احسانوں کو مد نظر رکھکر میں اسے سخت کفران نعمت خیال کرتا ہون کہ اس خدمت کی بجا آوری سے آیندہ کیلئے مایوس ہو جاؤن۔ اور اس نو آراستہ احمدی گلشن کی خوشنما۔ سرور بخش اور دل و دماغ کو معطر کر کے روح کو ابدی خوشی بخشنے والے نونہال البدر کی سیرابی اور سرسبزی کی تکمیل کیواسطہ باغبانان گلشن اخلاص کو توجہ نہ دلاؤن۔ مبادا میری غفلت اور کسل کا نتیجہ یہ ہو۔ کہ اس نونہال کی کلیان ہی مرجھا جائین اور عندلیبان چمن نغمہ سرائے توحید کو اس البدر کے باغ میں بے موسمی خزان آجانے سے نوحہ سرائی کرنی پڑے۔ اور ہمارے پر جوش اور قومی ضرورتون کو محسوس کرنیوالے احباب اپنی جماعت کے اس وجاہت اور رعب اور عزت مین جو اخبارون اور رسالون سے قایم ہوتا ہے۔ البدر کی عدم موجودگی سے نقص آتا دیکھکر ہمیں اس لئے مطعون کرین۔ کہ حقیقت حال سے ان کو آگاہ کر کے اس عمارت کی تکمیل کے لئے جن مصالح کی ضرورت تھی۔ وہ کیون نہ طلب کیا۔ اور اسی لئے ہمنے دوسرے صفحہ پر ان تمام ضروری امور کو ارباب ملت کے پیش کر دیا ہے۔ جو اسکے مستقل قیام کے لئے ہمارے ذہن میں آئی ہین۔ اور اگر کوئی صاحب اس سے مفید تر کوئی اور تجویز پیش کر سکتے ہیں۔ جس سے غیر موقت اشاعت اور ترتیبی کے عیوب جو اخبار کو لاحق حال ہین۔ رفع ہو سکتے ہین۔ تو ہمیں اُسے سننے اور مفید معلوم ہونیکے بعد عمل درآمد مین لے آنے سے ہرگز دریغ نہیں ہے۔ بلکہ اس سے پیشتر کئی دفعہ آرٹیکلون... کے ذریعہ سے ہمنے درخواست کی ہے۔ کہ جن اکابر ملت کے ذہن اور دماغ ایسی ضرورتون کے رفع کیلئے تیزی سے کام کر سکتے ہین۔ وہ ضرور اسمیں حصہ لیوین۔ اور اپنے عزیز وقت کے چند منٹ ہمارے لئے وقف کرین۔ بلکہ ہمنے ۲۴ مئی کے اخبار مین یہان تک لکھ دیا تھا۔ کہ اگر ہمارے ذی مقدرت اور صاحب وسعت بھائیون میں سے کوئی اس دینی اور قومی خدمت کی سر انجام دہی کیلئے کشادہ دلی سے ہمارے دست بازو ہو جاوین۔ اور جس گرمی اور درد دل سے ہم اس میں ذاتی طور پر مصروف ہین۔ وہ مالی طور پر مصروف ہون۔ اور مشترکہ طور پر جو ثمرات دینی اور دنیوی مولا کریم عطا کرے۔ اس سے مشترکہ طور پر متمتع ہون۔ کیونکہ قومی اور دینی کام اس قسم کے ہوتے ہین۔ کہ بدون باہمی معاونت کے چل نہیں سکتے۔ اور اب ہم پھر اوسی مضمون کیطرف توجہ دلاتے اور اُسے مطالعہ کرنے کی التماس کرتے ہین۔ چونکہ اخبارات کے مہتمم قوم کے افراد کو ہمیشہ قومی خدمات یاد دلا دلا کر امداد طلب کرتے رہتے ہین۔ جس سے اکثر لوگون کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ دینی اور قومی ضرورتون کی آڑ میں یہ لوگ قوم کو لوٹا کرتے ہین۔ اور اگرچہ میرا خیال ہے۔ کہ احمدی قوم کے پاکیزہ دماغ اس قسم کی بدظنیون سے پاک ہونگے۔ لیکن تاہم چونکہ سب افراد کا دل اور دماغ ایک ہی قسم کا نہیں ہوتا۔ اور بعض کمزور طبایع کا ذہن اس قسم کی نکتہ چینیون کیطرف منتقل ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان کو اس قسم کی بدظنی سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم نے اس نقصان کی تعداد بھی تبلادی ہے۔ جو کہ آخر دسمبر ۱۹۰۴ء تک کارخانہ کو ہوتا ہے۔ ایک گاؤن کی رہائش کو جہان اخباری ضروریات کا بہم پونچانا مشکل امر ہے مد نظر رکھتے ہوئے ایک ایسے اخبار کے کارخانہ کیلئے جس کی اشاعت اسوقت پانسو ہے۔ اقل سے اقل ایک ہزار ساڑھے سات سو روپیہ سالانہ سرمایہ کی ضرورت ہے حالانکہ موجودہ اشاعت کے لحاظ سے اسکی آمدنی صرف ایک ہزار ایک سو ستر روپیہ کے قریب ہوتی ہے۔ اس طرح سے چھ سو کے قریب سالانہ خسارہ ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ ہمنے عملہ ارزان اور نامکمل رکھا۔ اور اپنی خدمات کا معاوضہ یعنے ایڈیٹری اور مینیجری کی تنخواہ کامل طور پر کارخانہ سے نہ نکالی۔ اور کچھ بیرونجات سے بھی کام آتا رہا۔ اس لئے ایک معقول رقم کی تلافی ہو کر دو سال مین صرف سات سو روپیہ تک نقصان کی تعداد پونچتی ہے۔ اگرچہ یہ ایک دل شکن اور مایوس کن نتیجہ ہے۔ لیکن الحمد للہ۔ کہ اس کا اثر ہمارے قلب اور دماغ پر مطلق نہیں ہے۔ اور نہ اس سے ہراسان ہو کر ہم کسی قسم کا کسل اپنے اندر محسوس کرتے ہین۔ اور ہمیں کامل اُمید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان تمام مشکلات سے مخرج پیدا کریگا۔ پس جس طرح سے مین اپنی خدمات کی بجا آوری کیلئے مردانہ وار حاضر ہون۔ اُمید ہے۔ کہ میرے پیارے احمدی بھائی اپنی ہمتون کو بلند کر کے پیش کردہ تجاویز پر عمل درآمد کرین گے۔ جنکی طرف بقایا ہے۔ وہ جلد ادا کرین۔ اور جو اصحاب مطبع کے کام مین ہماری مدد کر سکتے ہین۔ وہ اسمیں مدد دین۔ کیونکہ صرف مطبع میں دو سو سے زیادہ کا سالانہ خسارہ ہے۔ اور جب تک اشاعت پندرہ ۱۵۰۰ سو کے قریب ہو۔ یہ اسی طرح رہے گا۔ ساڑھے تین صد روپیہ کے قریب بقایا بذمہ خریداران ہے جسکی ادائگی کیطرف توجہ درکار ہے جو اصحاب اخبار کے بروقت نہ پونچنے کی شکایت کرتے ہین۔ وہ غور سے ان صفحات کو مطالعہ کرین۔ اور تجارتی نظر سے نہیں۔ بلکہ اخوۃ اور ہمدردی اور محسنانہ خیال اور نظر سے ہمارے اور اپنے معاملات رکھین۔ اور جو کچھ چندہ ادا کرتے ہین۔ وہ تو صرف کاغذ اور سیاہی وغیرہ کی قیمت ہوتی ہے۔ حالانکہ ان چند پیسون کے ذریعہ سے بیش بہا خزانہ الہی کتاب کے حقایق اور معارف کا محض خدا کے فضل سے ان کو مل جاتا ہے۔ اور تزکیہ نفوس کی وہ بیش بہا نصائح ان تک پونچتی ہین۔ جو کہ لاکھا روپیہ سے اس موثر پیرایہ کلام مین نہ ملسکتی تھین۔ سو وہ اصحاب ہماری ان فروگذاشتون پر جنمیں ہم واقعی معذور ہین۔ ہمیں ملزم نہ کرین۔ اور ہماری خدمات کو الہی نعمت جان کر الہی قول ان شکرتم لازیدنکم پر نظر رکھیں۔ اور دست نصرت اور رحمت کو دراز کرین۔ اور سب قدرت اور توفیق اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ اور اسی کے فضل سے سب کام چلتے ہین ٭ خاکسار محمد افضل مینیجر البدر

اور ایسے ہی وجوہات سے اخبار کو التوا ہو رہا ہے امید ہے کہ بقایادار کارخانہ کی ضرورت کو محسوس کر کے جلد ادا کرینگے اور وی پی کی وصولی کے لئے تیار رہینگے